بچوں کو نماز کا پابند کیسے بنائیں؟

والدین کے کامیاب تجربات کی روشنی میں

تالیف: هناء الصنيع

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

بسم الله الرحمن الرحيم

کیا آپ کو اپنی اولاد سے یہ شکایت ہے؟

- کہ وہ صرف میری موجودگی میں ہی نماز پڑھتے ہیں... اور جب میں نظر کے سامنے نہ رہوں تو نہیں پڑھتے!
- کئی نمازیں ایک ساتھ جمع کر کے پڑھتے ہیں!
- وہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن پیہم کوششوں اور کافی بحث ومباحثہ کے بعد!
- وہ اتنے ضدی اور سرکش ہیں کہ انہیں مارنا بھی بے سود ہے!
- ایک وقت کی نماز پڑھتے ہیں تو دو وقت کی چھوڑتے ہیں!
- اس کی نیند اتنی گہری ہے کہ میں جگا جگا کے تھک چکا ہوں!
- میرا بیٹا جب نماز کے لئے نہیں جاگتا تو میرے جگر میں درد ہوتا ہے!
- ان کی نماز بہت مختصر اور خشوع وخضوع سے عاری ہوتی ہے!

اگر آپ کو اپنی اولاد سے یہ شکایتیں ہیں تو آپ دوسرے لوگوں کے کامیاب اور کارگر تجربات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجئے۔

هناء بنت عبد العزيز الصنيع

مقدمہ

إن الحمد لله ، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضـــل له، ومن يضـــلل فلا هادي له، وأشـــهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليما كثيرا.

أمابعد:

ہر ماں باپ کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اللہ انہیں نیک وصالح اولاد سے نوازے۔

اللہ برتر وبالا فرماتا ہے:﴿رَبِّ هَبۡ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةٗ طَيِّبَةًۖ إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ٣٨﴾ [سورة آل عمران:38].

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعاء کو سننے والا ہے۔

پاکیزہ اولاد سے سرفراز ہونے کے بعد پہلے مرحلہ ہی میں یہ کتاب آپ کا ساتھ دے گی۔

(نماز کا قیام) آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ ایسی مجلس میں ہیں جہاں والدین اور مربیوں کی ایک بھاری تعداد موجود ہے..... پھر وہ سب یکے بعد دیگرے آپ کو اپنے تجربات سنانا شروع کر دیں گے...

آپ ان تجربات کو دل کے کانوں سے سنیں... تجربہ اور معرفت وآگہی کے پھولوں سے ایک ایسا گلدستہ تیار کریں جس سے اپنے گھر کو سجا سکیں تاکہ ایمان کے ان عطر بیز جھونکوں سے آپ کا گھر معطر ہو سکے جو اس خاص خوشبو سے پھوٹتے ہیں جو آپ کی اولاد کے نماز قائم کرنے سے پیدا ہوتی ہے....

اولیاء اور سرپرستوں کو نماز کا حکم دینے کے معاملہ میں اپنا کوئی اختیار نہیں ہے' بلکہ رب کے حکم کی تعمیل ان پر واجب ہے' اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾﴾ [سورة الأحزاب:36].

ترجمہ: کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا اختیار نہیں رہتا' اللہ تعالی اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ ضرور گمراہی میں پڑے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سرپرست خواہ والدین ہوں یا دادا یا قاضی کی طرف سے متعین کردہ کوئی اور' اس کے اوپر یہ چیز واجب ہے"۔

یہ حکم صرف والدین کے لئے خاص نہیں ہے... اس میں مائیں بھی داخل ہیں"[1]۔

1) ڈاکٹر فضل الہی کی کتاب: الاحتساب علی الأطفال: ۲۰

سپاس نامہ

ہر طرح کا شکر و سپاس اس ذات کے لئے سزاوار ہے جس نے احسان فرمایا' نوازا اور انعام کیا .....وہ میرا خالق و رازق ہے اور وہی میری نعمتوں کا داتا ہے...

ہر قسم کا شکر اس ذات کے لئے ہے جو معاملات کو آسان کرتا اور کائنات کی تدبیر فرماتا ہے... وہ نوازنے والا محسن ہے۔

وہ میرا پروردگار اور ہر ایک چیز کا پالنہار ہے' اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' ہم خالص اس کی ہی عبادت کرتے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار و ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مصداق "جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا" ان تمام لوگوں کی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں میرا تعاون کیا... بہ طور خاص میری وہ دینی بہنیں جنھوں نے مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازنے میں کوئی فرگزاشت اور کوتاہی نہیں کی' اس کا میرے دل پر اچھا اور مثبت اثر پڑا اوور اس سے کتاب کا مواد بھی جلد فراہم ہو گیا۔ یہ ساری بہنیں میرے شکر و احترام کی سزاوار ہیں۔

ساتھ ہی میں ان تمام لوگوں کی خدمت میں بھی ہدیہ تشکر پیش کرتی ہوں جنھوں نے اپنی اولاد کو نماز کی پابند بنانے کے سلسلے میں اپنے تجربات سے مجھے باخبر ہونے کا موقع دیا تاکہ ان

کے تجربات ایک ایسے عمل کی شکل اختیار کرلیں جس سے ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مسلمان مستفید ہوتے رہیں۔ان شاءاللہ

سب سے بہترین اور بلیغ ترین کلمہ جس کے ذریعہ میں ان تمام لوگوں کے لے لئے رب سے دعا کرتی ہوں جنھوں نے اپنے تجربات اور تعاون کے ذریعہ اس کتاب میں اپنی حصہ داری درج کرائی' وہ یہ کہ: جزاک اللہ خیرا / اللہ آپ کو بہتر اجر سے نوازے۔

شروع کرنے سے پہلے کچھ دیر ٹھہر جائیں...

- اس کتاب کا موضوع نماز سے متعلق ایک نیا گوشہ ہے جو اہم ہے لیکن اس پر روشنی نہیں ڈالی گئی ہے... یہ نیا گوشہ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے سلسلے میں جو علمی گفتگو ہوتی ہے اس کا عملی اور تطبیقی پہلو ہے۔ نماز کے اہمیت' اس کے ارکان' شروط اور مبطلات.... وغیرہ کے بارے میں بہت سی کتابوں میں باتیں کی گئی ہیں' اسی لئے نماز کے موضوع سے متعلق ایک زندہ پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے اس کتاب کا خیال ذہن میں آیا' وہ زندہ پہلو ہے:(ان لوگوں کے عملی تجربات جو اپنی اولاد کو نماز کی عادی بنانے میں کامیاب ہوئے)۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے نماز کے بہت سارے فقہی مسائل کو نظر انداز کیا ہے کیوں کہ فقہ کی کتابوں میں شرح وبسط کے ساتھ ان پر بحث کی گئی ہے' اور یہ ان مسائل کی تفصیل بیان کرنے کی جگہ نہیں۔

تاہم میں نے شریعت کے بعض پہلوؤں کی طرف کچھ اشارے ضرور کئے ہیں تاکہ معنی مفہوم مکمل ہو جائے اور راہ ہدایت میں کوئی غبارِ باقی نہ رہے۔

- آپ اپنے اہل خانہ کی نشستوں اور دوستوں کی مجلسوں میں ان تجربات کو پڑھ کر سنائیں یا انہیں ذکر کریں جن کا آپ آنے والے صفحات میں مطالعہ کریں گے' اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو یہ ایک اچھی چیز ہے.. نیز آپ ان تجربات کو اپنے دروس اور لکچرز میں بھی بہ طور استشہاد بیان کر سکتے ہیں تاکہ ان اسلامی خانوادوں کی اصلاح کرنے میں اپنا تعاون پیش کر سکیں جو اپنی اولاد کو

نماز کا حکم دینے میں تساہل کے شکار رہے ہیں جس کی وجہ سے گمراہ ہیں اور نیک اولاد سے محروم ہیں... ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے تدارک مافات کا سامان ہو جائے۔

- جب میں (**آپ کی اولاد یا آپ کے بچوں**) کا لفظ ستعمال کروں تو اس میں (لڑکے اور لڑکیاں) دونوں ہی شامل ہوتے ہیں' نہ کہ صرف لڑکے جیسا کہ اس لفظ سے کچھ لوگ گمان کرتے ہیں۔
- اس کتاب کے مواد کے لئے جو بنیادی آئیڈیا اور خطہ مجھے ملا وہ لوگوں کے آراء سے ملا' سماج کے ایسے مختلف لوگوں کے درمیان کچھ سوالات لکھ کر تقسیم کئے گئے جن کے پاس سات سال یا اس سے بڑے بچے ہیں...

اس سوال نامہ میں ان سے پوچھا گیا کہ: اپنے بچوں (بیٹے اور بیٹیوں) کو نماز کی عادت دلانے کے سلسلے میں اپنے ذاتی تجربات لکھیں۔

آپ کو اس میں کامیابی کیسے ملی؟

خواہ یہ کامیابی آپ کو بچوں کی کم سنی میں ہی مل گئی ہو یا جب وہ بڑے ہو گئے ہوں۔

آپ نے اگر وسائل کا استعمال کیا ہے تو انہیں بھی ذکر کریں۔

اس طریقہ سے مجھے ماں باپ' بھائی بہن اور اساتذہ اور مربیوں کے بہت سے مختلف النوع تجربات حاصل ہوئے' جس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی اور میرے اندر اس موضوع سے متعلق جذبہ اور بڑھ گیا۔

تاہم مجھے کچھ تجربات سے بہت حیرت بھی ہوئی' اس کی وجہ یہ ہے کہ:

ان کے اندر تکرار تھا۔ وضاحت کی کمی تھی۔ انہیں عامی زبان میں لکھا گیا تھا۔ بعض دفعہ جملوں میں باہم ربط بھی نہ تھا۔ بسا اوقات ایسے بھی تجربات سامنے آئے جنہیں مختصر نکات

کی شکل میں لکھا گیا تھا اور انہیں سمجھنے کے لئے تفصیل کی ضرورت تھی۔ جب کہ کبھی ایسے تجربہ سے بھی سابقہ ہوا جس کو بے جان انداز میں لکھا گیا تھا۔

اس کے بالمقابل کچھ ایسے بھی تجربات تھے جنہیں خوبصورت اور دلکش پیرائے میں ذکر کیا گیا تھا اور انہیں کتاب میں شامل کرنے کے لئے مجھے خاص محنت نہیں کرنی پڑی۔

انہی وجوہات کے سبب کچھ تجربات کو از سر نو لکھنا ناگزیر تھا' جب کہ کچھ تجربات میں معمولی ردوبدل ہی کافی تھا۔

لیکن میں نے نہایت مناسب اور دل کش تعبیرات کے ذریعہ تجربہ کے بنیادی نقطہ نظر کو متاثر ہونے سے بچانے اور تجربہ کار کے مافی الضمیر اور منشا کو اجاگر کرنے کے لئے پوری کوشش کی۔

بعض اوقات مجھے تجربات ذکر کرتے ہوئے کچھ معاون جملے لکھنے پڑتے ہیں تاکہ اصل مدعی پورے طور پر واضح ہو جائے... جب کہ بسا اوقات مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تجربہ کی لڑی میں کوئی موتی پرونا چھوٹ گیا ہے جسے تجربہ کار نے بھول کر یا اختصار کی غرض سے چھوڑ دیا ہے! اس موتی کو فکر و استنتاج کے سمندر سے باہر نکالنے کے لئے پوری کوشش کرتی ہوں پھر اسے قلم بند کرتی ہوں تاکہ تجربہ کی یہ لڑی پوری ہو جائے۔ نیز اس تجربہ کو گفتگو کے انداز میں پیش کرتی ہوں تاکہ قاری کے دل میں بہ آسانی اتر سکے...

میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ تقریبا تمام تجربات کے اندر بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے لئے کچھ خاص طریقے اختیار کئے گئے ہیں جنہیں میں بعض دفعہ تکرار کے ڈر سے ذکر نہیں کرتی.... لیکن فائدہ کے لئے میں یہاں ذکر کر دیتی ہوں کہ وہ طریقے یہ ہیں (ترغیب وترھیب۔ بے نمازی کا حکم بیان کرنا۔ اسلام میں نماز کی اہمیت کو واضح کرنا۔ یہ وضاحت

کرنا کہ نماز ہی کافر اور مسلمان کے درمیان حد فاصل ہے۔ انعامات سے نوازنا۔ حوصلہ افزائی اور تعریف وستائش کرنا)۔

بالعموم اس طرح کی مداخلت کرنا ناگزیر تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر تجربہ کے اندر کچھ چیزیں درست تو کچھ غلط تھیں' اس لئے قاری کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان تجربات کے نوک پلک سنوارنا میرے لئے لازم تھا۔

اللہ داتا و محسن سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی توفیق اور کرم سے نوازے اور ان تجربات کو اسلامی بھائی بہنوں کے لئے کارگر اور سود مند بنائے۔

هناء الصنيع

رياض_1426ھ

آپ اپنے بچوں کو نماز کا پابند بناتے ہوئے اللہ سے کس اجر کی امید رکھتے ہیں؟

- آپ بچوں کو نماز کی تلقین کرتے ہوئے یہ نیت رکھیں کہ آپ اللہ کی عبادت اور رب کے حکم کی بجا آوری کر رہے ہیں۔
- یہ نیت رکھیں کہ کل قیامت کے دن اللہ کے سامنے عہدہ بر آ اور بریٔ الذمہ ہو سکیں جب کہ اللہ آپ سے آپ کے ماتحتوں کے بارے میں باز پرس کرے گا کہ تونے ان کی حفاظت کی یا انہیں ضائع ہونے دیا؟
- یہ نیت رکھیں کہ آپ انہیں بدکاری و بے حیائی اور منکرات سے روک رہے ہیں۔
- جب آپ انہیں نماز کا حکم دیں، نماز کے لئے بیدار کریں، ترک نماز پر ان کی سرزنش اور نماز کی پابندی پر نوازش کریں تو یہ نیت رکھیں کہ آپ کو یہ ثواب ملے گا کہ آپ کسی مسلمان کا دینی معاملات بہ طور خاص نماز کے سلسلے میں تعاون کرکے اس کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔
- ایسی نیک اولاد کی امید رکھیں جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے لئے دعا کریں۔
- ایک انسان کو جہنم سے نجات دلانے پر جو ثواب مرتب ہوتا ہے، اس کی امید رکھیں، یہ انسان آپ کا بیٹا یا آپ کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو!
- بھلائی کی رہنمائی کرنے پر جو ثواب ملتا ہے، اس کی امید رکھیں، ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی بھلائی کی رہنمائی کی، اسے بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اس بھلائی کے کرنے والے کو ملتا ہے"[1]۔

---

(1) اس حدیث کو امام مسلم نے کتاب الامارۃ میں باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ کے تحت روایت کیا ہے، حدیث نمبر (١٨٩٣) / (١٥٠٦/٣)۔

- یہ امید رکھیں کہ جنت میں آپ کی اولاد آپ کے ساتھ ہوگی' اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَٰنٍ أَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَآ أَلَتۡنَٰهُم مِّنۡ عَمَلِهِم مِّن شَيۡءٖۚ كُلُّ ٱمۡرِيِٕۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٞ ٢١﴾ [سورة الطور: 21].

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچادیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔

- ایک ایسی نسل کو وجود میں لانے پر ثواب کی امید رکھیں جو ایمان کے دولت سے لیس ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت کی بھی پابند ہو' اللہ سے رشتہ مضبوط رکھتی ہو اور اپنے دین اور اپنی امت کے لئے نفع بخش ہو۔
- انبیاء کی پیروی اور اقتداء پر جو اجر عطا ہوتا ہے' اس کی نیت رکھیں' کیوں کہ اللہ تعالی نے اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں کہا ہے کہ: ﴿وَكَانَ يَأۡمُرُ أَهۡلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرۡضِيّٗا ٥٥﴾ [سورة مريم: 55].

ترجمہ: وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔

انبیاء کی روش پر چلنا اور ان کے کئے ہوئے اعمال انجام دینا بڑے ہی اجر کی بات ہے۔

کسی سلف کا قول ہے کہ: جو شخص اعمال کے اجر وثواب سے نا آشنا رہتا ہے اس کے لئے ہر حال میں اعمال گراں اور دشوار ہی ہوتے ہیں۔

سچ ہے کہ.... ناکام تجربات تکلیف دہ ہوتے ہیں

اور سب سے زیادہ دکھ اس وقت ہوتا ہے جب آپ کو دین کے ستون "نماز" کے سلسلے میں ناکامی ملے۔

لیکن انسان کی اصل ناکامی یہ نہیں کہ اس کا کوئی خسارہ ہو.... اس کی حقیقی ناکامی یہ ہے کہ وہ ہار مان جائے اور سپر ڈالے۔

ہمیں مایوسی سے دستبردار ہو کر اللہ سے ہی مدد مانگی چاہیئے... پھر نیک لوگوں کے تجربات سے اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے گویا ہم انہیں ان کے گھر میں دیکھ رہے ہوں کہ وہ اولاد کو نماز کی پابند بنانے کے لئے محنت اور جتن کر رہے ہیں۔

تجربہ اور تحریک حاصل کرنے کے لئے آپ کو ان کے تجربات سننے پڑ سکتے ہیں... جب آپ دیکھیں گے کہ ایک بھاری تعداد آپ ہی کی طرح بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے لئے محنت کر رہی ہے.... بلکہ ان کی محنت کے سامنے آپ کا مجاہدہ کمتر بھی ہو سکتا ہے... تو اس وقت آپ کو حسرت ہو گی کہ آپ نے وقت گنوا دیا اور پھر آپ سنجیدگی سے اس جانب پیش قدمی کریں گے۔

آپ اپنی اولاد کو دل میں بسائے رکھیں... انہیں جہنم کی آگ اور اللہ جبار کے غضب سے بچائیں... جب آپ ان سے آنکھیں دوچار کرتے ہیں تو ان کی نگاہیں آپ سے مخاطب ہوتی ہیں کہ: ہم آپ کی امانت ہیں امانت، ہمیں ضائع و برباد نہ ہونے دیں۔

آپ ان کو سنوارنے کی پوری کوشش کریں، کیوں کہ اولاد صرف زندگی کی زینت ہی نہیں ہیں!

اولاد آزمائش اور امتحان بھی ہیں!

کیا آپ اس امتحان میں کامیاب ہیں؟

آپ کامیابی کے لئے کوشش کرتے رہیں.... کیوں کہ آغاز سب سے دشوار ہوتا ہے... پھر اس کے بعد راہ ہموار ہوتی جاتی ہے۔

دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا کیا مطلب ہے:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے دماغ کو اپنے دماغ میں سمولیں...اور ان کی زندگیوں کو اپنی مختصر سی زندگی کا حصہ بنالیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا ذہنی افق کشادہ اور آپ کی معرفت وآگہی کا دائرہ وسیع ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان غلطیوں سے بچیں جن کا ارتکاب آپ سے پہلے کے لوگ کر چکے ہیں' آپ اپنے مقاصد کی بجاآوری کے لئے ان بیش بہا تجربات سے فائدہ اٹھایئے تاکہ آپ کا وقت بھی بچے اور زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے۔

یہ تجربات.....زندگی کے مدرسہ میں کامیابی کی تگ ودو کرنے والے جفاکش طلبہ کی مختلف النوع کوششیں ہیں.....کوئی ان میں سے کامیاب ہوتا ہے تو کسی کو ناکامی کا بھی سامنا کرناپڑتا ہے...لیکن ناکامی سے بھی حتمی طور پر یہ فائدہ ضرور حاصل ہوتا ہے کہ کامیابی کا راستہ اسے معلوم ہو جاتا ہے۔

آخری بات یہ کہ کامیاب تجربات ان نشاط آمیز محرکات کی طرح ہیں جو آپ کو عمل پیہم پر آمادہ کرتے ہیں .....اور آپ کو ایسی لیاقت بخشتے ہیں کہ آپ پوری مہارت کے ساتھ ناکامی کے اسباب کو عبور کر جاتے ہیں اور اعتماد ووثوق کے ساتھ کامیابی کی راہ پر گامزن ہو پڑتے ہیں۔

تجربہ:(۱)

اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے لئے میں نے اللہ سے مدد طلب کی...مجھے اللہ داتا و سخی سے اجر عظیم کی بھی چاہت رہی...میری پوری کوشش رہتی کہ میں اپنے بچوں کے دل کی صالحیت اور نیک طبیعت کے لئے دعا کروں....میں تقریباً سات سال کی عمر ہی میں بچوں کو نماز کا حکم دیتی...اللہ نمازیوں کو جو بے پناہ اجر دیتا ہے انہیں اس کا شوق دلاتی..ان کے سامنے جنت اور اس کی نعمتوں کو بیان کرتی...جب بھی کوئی مناسب موقع ہاتھ آتا تو میری کوشش ہوتی کہ دنیا اور جنت کی نعمتوں کے درمیان موازنہ کر کے انہیں سمجھاؤں تاکہ ان کے دل میں لافانی نعمتوں کی طلب جاگزیں ہو جائے اور وہ انہیں پانے کے لئے عمل کریں...نماز کے وقت جب انہیں کھیل میں مصروف دیکھتی تو انہیں نرم انداز اور بلاواسطہ طریقہ سے کہتی کہ: آؤ ہم نماز پڑھ لیں تاکہ ہمیں اللہ اجر و ثواب سے بہرہ مند کرے....کون ہے جو اللہ کی رضا کے لئے سبقت کرے گا؟

اللہ نمازی کو محبوب رکھتا ہے' اور اسے جنت میں تمام کھلونوں سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ چیزیں عطا کرے گا۔

میری بارہ سالہ بیٹی کے ساتھ میرا ایک قصہ ہے...جب وہ ابھی نو سال ہی کی تھی اور میں نے اسے فجر کے علاوہ بقیہ نمازوں کی عادی بنادی تھی' میں نے اسے فجر کی نماز وقت پر ادا کرنے کی پابند بنانے کے لئے کوششیں شروع کر دی تھی...میری بیٹی مجھ سے کہا کرتی تھی: امی مجھے نماز فجر کے لئے جگا دیا کریں۔جب کہ میں اسے جب جگاتی تو وہ سونے کے لئے رونے لگتی...پھر میں اسے چھوڑ دیتی اور جب صبح کو اسے ماجرا سناتی تو وہ کہتی کہ مجھے کچھ پتا ہی نہیں چلا اور پھر سے مطالبہ رکھ دیتی کہ کل وقت پر فجر کی نماز کے لئے مجھے بیدار کردیں...میں اسے جگایا کرتی اور ہر بار اسی طرح کرتی جس طرح پہلی دفعہ کی تھی....پھر میں نے اس کی مدد کرنے کی کوشش شروع کر دی' اسے واش روم لے جا کر پیار سے اس کا

منہ دھوتی' ایسا کرنے پر وہ روتی اور مجھ سے دور بھاگتی... میں اسے کہتی کہ: تم ہی تو کہی تھی کہ نماز کے لئے مجھے جگا دیا کریں!

یہ کہ کر میں اسے چھوڑ دیتی اور وہ بستر پر جا کر سو جاتی... صبح جب بیدار ہوتی اور سورج نمودار ہوتا تو مجھے پھر کوستی کہ فجر کی نماز کے لئے مجھے کیوں نہیں بیدار کی... میں اسے بتاتی کہ میں نے تمہیں جگایا تھا! لیکن پھر بھی وہ کہتی کہ مجھے احساس تک نہیں ہوا!

میں اس سے مایوس نہیں ہوتی بلکہ پھر اگلی رات کو اسے یوں ہی جگاتی اور مسلسل ایسا ہی کرتی رہی یہاں تک کہ وہ نماز فجر کی پابند اور عادی ہوگئی۔ وللہ الحمد

ایک رات کی بات ہے کہ میری بیٹی جلد ہی سو گئی... میں فون پر کسی سے بات کر رہی تھی کہ میری آواز بلند ہوگئی جس سے اس کی نیند ٹوٹ گئی اور اس نے ٹھنڈی کے موسم میں استعمال ہونے والا بڑا سا بیڈ شیٹ لیا جو دو آدمیوں کے حجم تھا... اسے اپنے سر پر لپیٹنے کی کوشش کرنے لگی تا کہ نماز پڑھ سکے...! میں یہ منظر دیکھ کر خوشی سے اچھل گئی! میں نے اس سے کہا: ابھی نہیں.... سو جاؤ' ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا....

میں ہر والدین کو یہ دعوت پہنچانا چاہتی ہوں کہ: بچپن میں ہی اپنے بچوں کو دین کی تعلیمات سکھائیں تا کہ وہ ان پر قائم رہنے میں آپ کا تعاون کریں' آپ کی تذکیر و یاد دہانی کرائیں اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے لئے دعائیں کریں۔

تجربہ:(۲)

اللہ میرے بیٹے کی اصلاح فرمائے' وہ کبھی بھی دینی امور کی پرواہ نہیں کرتا تھا' اپنی دنیا میں مست ومگن تھا' نماز کے لئے کہتی یا جگاتی تو ایک نہیں سنتا' جس کی وجہ سے میں بے حد پریشان اور فکر مند رہتی...اس وقت میں نے اللہ صاحب عزت وجلال سے رجوع کیا اور نماز ودعا کا سہارا لینے لگی۔ قبولیت دعا کے اوقات میں دعائیں کرتی' بہ طور خاص رات کے آخری سہ پہر میں اللہ سے دعا کرتی کہ نماز میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک پیدا کردے۔

میں بارہا یہ دعا کرتی کہ:﴿رَبِّ ٱجۡعَلۡنِي مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِيۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝٤٠﴾ [سورة إبراهيم:40].

ترجمہ: اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی' اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔

میں خشوع وخضوع' صداقت وللّٰہیت اور تواضع وانکساری کے ساتھ بہ کثرت یہ دعا کیا کرتی' بہ طور خاص اس وقت اور دعائیں کرتی جب مجھے یہ خیال آتا کہ میرا بیٹا نماز سے برگشتگی کے سبب جہنم میں ہوگا۔

دو سال گزر گئے اور میری حالت میں ذرا بھی تبدیلی نہ آئی' میں اپنے رب سے اپنے غم واندوہ کے شکوے کرتی رہی یہاں تک کہ وہ دن بھی آیا جب میں نے اپنے بیٹے کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا....بلکہ وہ نماز کا پابند ہوگیا اور لوگوں کو اس کی اہمیت بتانے لگا! اس پر میں نے اللہ کی حمد بیان کی اور مجھے اس حقیقت سے آشنائی ہوگئی کہ یقینا اللہ تعالی ہی سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پریشان حالوں کی دعا قبول کرتا ہے۔

میرے اس تجربہ میں سب سے بڑا ہتھیار اور وسیلہ اخلاص اور الحاح وزاری کے ساتھ دعا تھا۔

محمد بن المبارك الصوری کہتے ہیں:

سعید کی جب جماعت چھوٹ جاتی تو وہ رونے لگتے۔ سعید سے مراد سعید بن عبد العزیز التنوخی ہیں۔

تجربہ:(۳)

میں دس اور بارہ سال کی عمر میں ہی اپنے بچوں کو مسجد بھیجا کرتی تھی ...انہیں مسجد میں نماز پڑھنے پر اصرار کرتی...اس کے لئے انہیں مجبور کرتی اور تساہل اور سستی کا کوئی راستہ نہیں چھوڑتی...خواہ ٹھنڈی کے دن ہوں یا گرمی کے' یہاں تک کہ چھٹی[1] کے دنوں میں بھی انہیں نماز کے لئے بھیجتی....میں نے اپنے بچوں کے ساتھ یہی رویہ برقرار رکھا....جب کہ مجھے پتا تھا کہ ان کی عمر الگ الگ ہے' کوئی بارہ سال کا ہے تو کسی کی عمر اٹھارہ اور کسی کی بیس سال ہے' جب میں انہیں نماز کے لئے جگاتی تو مختلف طریقے اور حیلے اپناتی: ان کے سر کے پاس کھڑی ہو جاتی...ان کے اوپر پانی کے چھینٹے مارتی...جب تک وہ مسجد کے لئے نکل نہیں جاتے تب تک میں اپنی نماز نہیں شروع کرتی...میں کسی کا عذر نہیں سنتی....اور ان سب سے قبل اللہ سے دعائیں کرتی۔

اپنی اولاد کے ساتھ میری یہ ذاتی محنت تھی جس میں ان کے متوفی والد رحمہ اللہ کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ فالحمد للہ وحدہ

فتویٰ: میرے بچوں کی عمر نو سے گیارہ سال ہے اور میں انہیں نماز کے لئے جگاتا ہوں' فجر کے وقت موسم ٹھنڈ ہوتا ہے اور مجھے کسی خطیب نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ اپنے اس عمل پر گناہ گار ہیں' تو کیا واقعی مجھے اس پر گناہ ہوگا؟ اللہ آپ کو جزائے خیر اور عافیت سے نوازے۔

---

(1) سخت گرمی اور کڑاکے کی ٹھنڈی میں بھی والدین اپنے بچوں کو اسکول اور مدرسہ کے لئے یا وقت پر دوائی دینے کے لئے جگاتے ہیں' یہ ان کے خلاف حجت ہے جو نماز کے لئے اپنے بچوں کو جگانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

اگر واقعی صورت حال وہی ہے جو آپ نے ذکر کیا ہے تو آپ کا عمل قابل تحسین ہے‘ اللہ آپ کو اس کا بہتر بدلا عطا کرے۔ اللہ سے امید ہے کہ اللہ آپ کو ثواب سے بے بہرہ مند فرمائے گا اور آپ کو دوسرے صاحب اولاد کے لئے آئیڈیل بنائے گا۔ جس نے آپ کو اس عمل پر گناہگار کہا ہے اس نے غلط کہا ہے‘ اللہ اس کو درگزر فرمائے۔ اصابت رائے کی ہدایت اور اچھے عمل پر حوصلہ افزائی کی توفیق بخشے۔ امام احمد اور ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوں تو انہیں نماز کے لئے مارو اور ان کے بستر الگ کر دو"[1]۔

لوگ عذر تراشتے ہیں کہ میرے بچے چھوٹے ہیں.... وہ نماز اور عبادت کے لائق نہیں ہیں... یہ بچہ اتنا چھوٹا ہے ٹخنہ سے اوپر کیا پہنے.... یہ بچی اتنی کم سن ہے کیا حجاب کرے... بچہ ابھی روزہ رکھنے کے قابل نہیں اور بچی ابھی اتنی بڑی نہیں کہ لمبے کپڑے پہنے.... وغیرہ۔

ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ امام احمد نے ابوالحوراء سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی واقعہ یاد ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب سمیت اس کھجور کو ان کے منہ سے نکالا اور اسے صدقہ کی کھجوروں میں ڈال دیا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ: اے اللہ کے رسول! اس بچہ سے آپ نے آخر کھجور کیوں چھین لی؟ آپ نے فرمایا: ہم آل محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں"[2]۔

---

1) (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: (۶/۲۷-۲۸)

2) (یہ حدیث اس روایت کا ایک ٹکڑا ہے جسے امام احمد نے مسند میں روایت کیا ہے‘ حدیث نمبر: ۱۷۲۷‘ ۱/۱۷۳۔ شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے کہ: اس کی سند صحیح ہے۔

کم سنی کی وجہ سے آپ نے انہیں برائی اور محرمات سے روکنے سے گریز نہیں کیا۔

علماء نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ بچوں کو بھی ان محرمات سے بچنا چاہئے جن سے بڑوں کو اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بچوں کو کم سنی میں نماز کا حکم دینے کی حکمت یہ ہے کہ وہ بڑے ہو جائیں تو ان کے لئے نماز کی پابندی کرنا آسان ہو جائے اور اس میں انہیں مشقت و دشواری نہ ہو۔

امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے پاس تھا' میں نے ان سے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تو مجھے بھی جگا دیں" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دائیں جانب کر دیا' جب میں اونگھتا تو میرا کان پکڑ کر مجھے متنبہ فرماتے' ان کا بیان ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت ناز پڑھی"[1]۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو مسلنے لگے"[2]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سنی کی وجہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کی حالت پہ نہیں چھوڑ دیا بلکہ آپ نے انہیں بھی بیدار کیا اور کان پکڑ کر ان کی نیند بھگائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہونے والے اس بچہ کے ساتھ جو برتاؤ کیا' اس کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور مہربانی جھلک رہی ہے۔ آپ –صلوات ربی

---

(1) صحیح مسلم 'کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ' حدیث نمبر: (۷۶۳)'(۱/۵۷۵)

(2) سابق مرجع: حدیث نمبر: (۱۸۲)'(۷۶۳)'(۱/۵۲۷)۔

وسلامہ علیہ -نے اپنا مبارک ہاتھ ان کے سر پر رکھا' اور ان کے کان کو سہلانے لگے' جس سے آپ کی خوئے مہربانی واضح طور پر نمایاں ہو رہی ہے۔اس قصہ میں غور کرنے والی سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مصروف تھے۔لیکن یہ مصروفیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اصلاح میں رکاوٹ نہیں بنی۔جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی اصلاح کا خاص خیال رکھتے تھے اور انہیں درست بات کی رہنمائی فرمانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔چنانچہ تمام والدین کو چاہئے کہ بچے جب عبادتوں میں کوئی غلطی کریں تو ان کی تنبیہ اور اصلاح کریں اور ایسانہ ہو کہ عبادت میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس پہلو کو نظر انداز کر جائیں[1]۔

جس نے نماز قائم کی اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز ترک کر دی اس نے دین کو منہدم کر دیا ... یہ ایک ایسی عبارت ہے جس پر پورے یقین کے ساتھ میرا ایمان ہے... نماز قائم کرنے کے لئے اللہ کی مدد' صبر اور جہد مسلسل کی ضرورت پڑتی ہے' میرا ذاتی تجربہ یہی ہے کہ میں بچپن سے ہی اپنے بچے بچیوں پر دھیان رکھتی ہوں اور انہیں قرآن اور روز مرہ کے اذکار اور دعائیں یاد کرانے کا اہتمام کرتی ہوں' الحمدللہ میری بیٹیاں یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں... جب کہ میرا بیٹا ابھی سکنڈری کا طالب علم ہے' میں اور اس کے والدین اس کے بچپن سے ہی اس پر توجہ رکھنا شروع کر دئے تھے اور اب تک اس پر نظر رکھتے ہیں... اس کے والد جب نماز کے لئے نکلتے ہیں تو اپنے بیٹے کو نماز کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں: (بیٹا آؤ نماز کے لئے چلیں) اور ساتھ ہی یہ دعائیں دیتے ہیں کہ: اللہ تجھے نیک صالح بنائے' تمہیں ہدایت اور نور بصیرت سے سرفراز کرے۔

میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کا بھی سہارا لیا... جب جمعہ کے خطبہ کا موضوع نماز ہوتا تو میری پوری کوشش ہوتی کہ ہم سب ایک ساتھ اس خطبہ کو سنیں... ان تمام وسائل سے بھی بڑا وسیلہ دعاء ہے'

1((الاحتساب علی الأطفال:۴۸

صرف دعاء اور دعاء یہ کہ (اللہ میری اولاد کو نیک صالح بنا) میں نے ہر حال میں اس دعاء کو لازم پکڑا... سجدے میں، دعاء قنوت میں .... اور جب جب مجھے اپنی اولاد سے کوئی خوشی ملتی یا ان سے کسی تکلیف دہ چیز کا سامنا ہوتا تو میں یہی دعا کرتی۔

تجربہ:(۵)

میرے بچے جب چھوٹے تھے تب ہی سے میں اپنے آپ سے یہ سوال کرتی کہ میں انہیں نماز کا پابند کیسے بناؤں ؟ یہ سوال مجھے اتنا زیادہ فکر مند رکھتا تھا کہ میں نے اپنے پانچ سالہ بچہ (عبد اللہ) کو یہ عبارت یاد کرادی تھی کہ : نماز دین کا ستون ہے ...جب خیمہ کا ستون گر جاتا ہے تو جو آدمی خیمہ کے اندر ہوتا ہے ٗخیمہ بھی اس کے اوپر گر جاتا ہے"۔ابھی عبد اللہ سات سال کا بھی نہیں ہوا تھا کہ میں اسے یہ بتانے لگی تھی کہ عنقریب اس کی زندگی میں ایک خوش کن اور بہت اہم حادثہ رونما ہونے والا ہے اور وہ یہ کہ وہ بڑا ہو گا اور نمازی بنے گا۔میں اسے وقتاً فوقتاً یہ کہتی رہتی کہ :اب صرف اتنا ہی وقت رہ گیا ہے ٗ اس کے بعد ان شاء اللہ تم نمازی بن جاؤ گے۔جب عبد اللہ اس عمر کو پہنچ گیا جس میں نماز کا حکم دیا جاتا ہے تو میں نے اسے سمجھایا کہ نماز کا معاملہ بہت سنگین ہے...ہر چند کہ وہ کچھ سمجھتا نہیں تھا پھر بھی میں اس سے باتیں کرتے ہوئے احادیث رسول کے حوالے پیش کرتی اور اس کی نظروں میں نماز کی عظمت بساتی۔

میں کوشش کرتی کہ اس کے والد اسے اپنے ساتھ مسجد لے جائیں تا کہ وہ نماز کا عادی بن سکے ...جب مین دیکھتی کہ عبد اللہ اپنے والد کے ساتھ مسجد جانے کے لئے آمادہ ہے تو اسے وضوء کے لئے کہتی اور وہ میری بات مان لیتا۔

میں اپنے بیٹے کو نماز کا حکم دیتی ٗنماز پڑھنے پر اس کی حوصلہ افزائی کرتی ٗاپنی سہیلیوں کے سامنے اسے سنا کر اس کی تعریف کرتی....نیز نماز فجر پر زیادہ زور دیتی اور فجر کو خاص اہمیت کے ساتھ ذکر کرتی۔

میری کوشش ہوتی کہ اپنے بیٹے کے سامنے نماز کے پابند لوگوں کے قصے بیان کروں اور انہیں دنیا اور آخرت میں جو بدلا اور انعام ملتا ہے ٗاس کا ذکر کروں ...میں سادہ سلیس انداز میں اسے جنت کی نعمت اور

جہنم کی ہولناکی کے بارے میں بھی بتاتی تا کہ وہ ان چیزوں کو سمجھے اور ذہن میں رچائے بسائے...جب عبد اللہ فجر کی نماز پڑھتا تو میں اسے بتاتی کہ اللہ کی اطاعت سے بالعموم اور نماز فجر سے بالخصوص چہرے پر نور پیدا ہوتا۔ یہ سنتے ہی وہ آئینہ کی طرف لپکتا اور اپنا چہرہ نکھارنے لگتا ہے[1]۔

میں نے یہ بھی فراموش نہیں کیا کہ روزانہ کی زندگی کے واقعات کے ذریعہ اپنے بیٹے کو نماز سے وابستہ رکھوں، مثال کے طور پر جب کسی بچے سے عبد اللہ کی مارپیٹ ہو جاتی یا وہ زور سے گرتا اور اسے درد آجاتا یا اس کی کوئی چیز چوری ہو جاتی یا اسے بدن میں درد ہوتا تو میں ان سب مواقع پر اسے یہ بتاتی کہ ہو سکتا ہے کہ ایسا اس لئے ہو رہا ہو کہ تم نے فلاں وقت کی نماز چھوڑ دی تھی، اس طرح میرے لئے بیٹے کو نماز کی تربیت دینا آسان ہو جاتا، اللہ فرماتا ہے: ﴿وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِيكُمۡ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٍ ۝٣٠﴾ [سورة الشورى:30].

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلا ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔

بعینہ عبد اللہ کے ساتھ جب کوئی اچھا واقعہ اور مسرت آمیز لمحہ آتا تو میں اس موقع کو بھی غنیمت جانتی اور اسے بتاتی کہ سعادت وخوش بختی اللہ کی اطاعت سے ملتی ہے، خاص طور پر نماز کا اس میں بڑا اثر ہوتا ہے، اللہ نمازی کو ہر طرح کی بھلائی اور توفیق سے نوازتا ہے۔ اس طرح وقتاً فوقتاً میں اسے نماز کا پابند بنانے کے لئے اس پر محنت کرتی رہی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل پیرا رہی

---

1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: (نماز نور ہے) مسلم، اس کا مطلب یہ ہے کہ: اس سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور جب دل منور ہوتا ہے تو انسان کا چہرہ بھی نور سے دمکتا رہتا ہے اور اسے انشراح صدر حاصل ہو جاتا ہے۔

کہ: "جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو اسے نماز کے لئے مار کر آمادہ کرو"[1]۔

عبد اللہ ابھی دس سال کا نہیں ہوا ہے.... مجھے اللہ سے امید اور تمنا ہے کہ مجھے اس کو مارنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیوں کہ جو خلوص نیت کے ساتھ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈلوائے، مجھے نہیں لگتا کہ اسے مارنے کی نوبت آئے گی۔ ان شاء اللہ

مجھے یاد ہے کہ میں نے عبد اللہ کو نماز کا پابند بنانے کے لئے اسے ایک ٹیپ رکارڈر اور کچھ خالی کیسٹ دئے جس میں وہ نماز کے اوقات کے علاوہ وقتوں میں اپنی نماز رکارڈ کرتا تھا.... پھر میں نے اسے کہا کہ وہ خطبہ دیا کرے، چنانچہ وہ کپڑے لٹکانے والے اسٹینڈ کو مائکروفون کی طرح اپنے قریب کر لیتا اور خطبہ دیا کرتا... میں نے اس کے لئے ایک جبہ، ایک غطرہ اور ایک مسواک خریدا.... چوں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ جمعہ کے لئے جایا کرتا تھا اور جمعہ کی نماز میں جبہ، غطرہ اور مسواک کا عملی طور پر مشاہدہ کرتا تھا اس لئے یہ چیزیں اپنانا اس کے لئے قدرے آسان تھا۔

میں نے اللہ تعالی کے اس فرمان میں غور کیا: ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَـٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾ ﴾ [سورة طه:132].

ترجمہ: اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جمارہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، آخر میں بول بالا پرہیز گاری کا ہی ہے۔

مجھے اس آیت میں (حکمت اور مشقت) دو چیزیں نظر آئیں، وہ یہ کہ نماز کے لئے بچے یکبارگی تیار نہیں ہو سکتے... بلکہ بار بار اس کے لئے آمادہ کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ ایک دن میں بھی کئی بار اس کی

---

1) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، حدیث نمبر: (۴۹۰)۔ ۲/۱۱۴

نوبت آسکتی ہے... ساتھ ہی اس پر صبر کرنا اور نتیجہ کے لئے جلدبازی سے گریز کرنا بھی ضروری ہے... پہلے بیٹا کے بعد میرے لئے معاملہ آسان ہو گیا' کیوں کہ عبد اللہ جب نماز کا پابند ہو گیا تو دوسرے بچوں کو نماز کا عادی بنانے میں مجھے کافی سہولت ہوئی' مجھے ان کے ساتھ وہ مشقت نہیں اٹھانی پڑی جو میں نے عبد اللہ کے معاملہ میں اٹھائی تھی۔

میرا بیٹا عبد اللہ اپنے بھائیوں کو سکھانے لگا' گھر میں ان کے ساتھ جماعت کرتا... اپنے بھائیوں کو ویسے ہی سمجھاتا جیسے میں اسے سمجھایا کرتی تھی' یہ الگ بات ہے کہ اس کے انداز پر بچپنہ غالب آجایا کرتا تھا... تاہم اس کی کوششیں بہت پیاری تھیں... جن سے مجھے دلی خوشی ملتی تھی اور مجھے محسوس ہوتا تھا کہ نماز کی عادت دلانے کے سلسلے میں اپنے بیٹے کے ساتھ میں نے جس قدر صبر وشکیبائی سے کام لیا۔ الحمدللہ اس کے بہترین نتائج سامنے آرہے ہیں۔

دعا کے اندر عجیب راز اور بڑا مضبوط اثر پنہاں ہے.... میں نے بے شمار بار اللہ سے یہ دعاء کی کہ:

﴿رَبِّ ٱجْعَلْنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾﴾ [سورة إبراهيم:40].

ترجمہ: اے میرے پالنے والا! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی۔ اے ہمارے رب میری دعاء قبول فرما۔

میں بیت اللہ کے طواف اور قبولیت دعاء کے اوقات میں یہ دعا کیا کرتی تھی... یہاں تک کہ اللہ نے مجھے یہ منظر بھی دکھادیا کہ میری چھوٹی بیٹی بیشتر اوقات میں بغیر کچھ کہے مصلی لے کر نماز پڑھنے لگ جاتی ہے! حالانکہ وہ بہت نٹ کھٹ بھی ہے... لیکن اللہ نے صرف اپنے فضل اور توفیق سے اس کا معاملہ میرے لئے آسان کردیا۔

تجربہ:(٦)

میرے شوہر –اللہ ان کو برکت دے– میرے بیٹوں کی دیکھ ریکھ اور سرپرستی کرتے تھے' وہ نماز کے معاملہ میں ان پر خاص توجہ رکھتے تھے اور مسجد کے علاوہ کہیں اور نماز کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ جب میرے بچے تقریباً سات سال کے ہوگئے تو ہمیں کچھ حالات اور ظروف کی وجہ سے ان کے والد سے دور کسی دوسرے شہر کو منتقل ہونا پڑا' میرے بیٹے اپنی عمر کے اہم اور سنگین مرحلہ میں تھے اور زیادہ تر نماز سے جی چرانے لگے تھے۔ میں نے اللہ سے لو لگائی کہ میرے پروردگار! تو میری مدد فرما اور میری اولاد کو نیک صالح بنادے... میں نے ان سے منت سماجت کی اور اصرار کیا کہ وہ نماز میں کوتاہی نہ کریں.... میں ان کے سامنے روئی بھی تاکہ میرے آنسو اور میری سچی نیت کو دیکھ کر ان کا دل پسیج سکے... میں انہیں بددعا نہیں دعائیں دیا کرتی تھی..ان سب کے ساتھ ان پر پورا توجہ بھی رکھتی کہ وہ واقعی نماز کے لئے جا رہے ہیں یا نہیں.... میں اسی طریقہ کار پر کاربند رہی تاآنکہ میرے بچے اس سنگین مرحلہ کو تجاوز کر گئے اور نماز کی پابندی کرنے لگے' میں اب بھی انہیں نصیحت اور یاددہانی کرتی رہتی ہوں۔ میں اس ڈر سے کبھی کسی رشتہ دار کے یہاں رات کو نہیں ٹھہرتی کہ کہیں میرے بچے نیند سے مغلوب ہو کر نماز نہ چھوڑ دیں اور انہیں جگانے والا کوئی نہ ہو۔

رہی بات میری بیٹیوں کی تو بچپن سے ہی میں ان کا پورا خیال رکھتی ہوں اور ان کے حرکات پر میری پوری توجہ رہتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑی ہوئیں تو نماز کی محبت ان کے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ میں ان کے ساتھ ایک بہن کی طرح رہتی اور پوری کوشش کرتی کہ دنیاداری اور مارکیٹنگ وغیرہ سے وہ لاتعلق رہیں' چونکہ گھر میں خادمہ نہیں تھی اس لئے وہ گھر کے کاموں میں مشغول رہتیں...اس طرح ان کے لئے احکام الہٰی کی پاسداری اور نماز کی پابندی آسان ہوتی چلی گئی...وہ میرا کہا مانتی تھیں اور میری

مرضی کو مقدم رکھا کرتی تھیں..یہ میرے رب کی نعمت ہے جس پر میں اپنے پروردگار کی شکر گزار ہوں۔

شب وروز کے اوقات کا کتنا فیصد حصہ نماز میں صرف ہوتا ہے؟

زیادہ سے زیادہ دن بھر کا صرف ۶٫۲۵٪ وقت نماز میں لگتا ہے' نماز جیسی عظیم المرتبت اور جلیل الشان عمل میں صرف کیا جانے والا یہ وقت ہمارے شب وروز کا نہایت مختصر سا حصہ ہے' اس عمل کے جو اثرات انسان کی زندگی پر ظاہر ہوتے ہیں اور اس کی قبر اور حشر میں رونما ہوں گے' وہ قابل ستائش ہیں۔

تجربہ:(۷)

اپنی بیٹی کو نماز کی عادی بنانے کے ذمہ داری صرف میری نہیں تھی' بلکہ میرے خاوند نے بھی اس میں میرا ساتھ دیا.... میری بیٹی جب سات سال کی ہوگئی تو میں اسے کہا کرتی تھی کہ:(ان شاء اللہ ہمارا رب تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور تمہیں چاکلیٹ اور لذیذ کھانے جیسی ہر وہ چیز دیگا جو تم چاہتی ہو....یقیناً اللہ پاک نے ہمیں مسلمان بنایا ہے... ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کا شرف بخشا ہے اس لئے ہمیں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھنی چاہئے...جب ہم اللہ سے محبت رکھتے ہیں تو ہمارے اوپر واجب بنتا ہے کہ ہم اس کی خاطر نماز پڑھیں تاکہ وہ ہمیں اپنا محبوب بنالے اور ہمیں جنت سے سرفراز فرمائے....) میں اسے بارہا یہ باتیں کہتی .... کبھی کبھار وہ نماز سے غفلت برتتی تو میں اس پر خفا ہو جاتی اور وہ دس سال سے چھوٹی تھی تب بھی اسے مار پیٹ کر نمازی بنانا چاہتی لیکن میں مارنے سے گریزاں ہی رہی اور خود پر ضبط کر کے صبر کا دامن تھامی رہی اور دل ہی دل میں کہتی کہ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾﴾ [سورة البقرة:153]. (یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔ابھی میری بیٹی بارہ سال کی ہو چکی ہے' تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جس کی اعانت و مدد سے وہ نماز کی پابند بن سکی ... اللہ تعالی کے فضل کے بعد سب سے بڑا سہرا اس کے والد کے سر جاتا ہے جنہوں نے اس معاملہ میں میری بھرپور مدد کی۔

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الصلاۃ" میں لکھا ہے کہ:

(اس سے بچو کہ اللہ سے تمہاری ملاقات اس حال میں ہو کہ تمہاری نظر میں اسلام کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو' جس قدر تمہارے دل میں نماز کی قدر و قیمت ہوگی اسی کے بہ قدر تمہارے دل میں اسلام کی اہمیت بھی جاگزیں ہوگی)

تجربہ:(۸)

نیکیاں وہ محرکات ہیں جن کی تابناکی ماند نہیں پڑتی اور ان کے فائدے ختم نہیں ہوتے ...میں اپنے بچوں کو گاہے بگاہے یہ یاد دہانی کراتی رہتی ہوں کہ اللہ تعالی نمازیوں کو اجر اور بڑے ثواب سے نوازتا ہے' جس کا فائدہ یہ ہوا کہ (ان کو نماز کا پابند بنانے میں) میرا تجربہ کامیاب اور آسان ہوگیا۔وللہ الحمد

بچوں کو نماز کا پابند بنانے کا منصوبہ میں نے بہت شروع ہی میں بنالیا تھا...دو سالہ بیٹا مصلی پر جب میرے پہلو میں آکر بیٹھ جاتا تو میں اسے ڈانٹتی نہیں بلکہ اس کے لئے جگہ بناتی یا اسے دوسرا مصلی دیتی ...کبھی کبھار اسے پیار سے نماز کے لئے بلاتی کہ کیا تم میرے ساتھ نماز پڑھوگے ؟ یا کہتی کہ آؤ نماز پڑھتے ہیں... کبھی وہ نماز پڑھتا اور کبھی دوڑ کر کھیلنے چلا جاتا' ایسے میں اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتی جو بھی چاہے کرے کیوں کہ وہ بچہ تھا... میرے ایک بیٹے کو ابتدائیہ کی دوسری جماعت میں جب استاد نے نماز کا طریقہ سکھایا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر آخر خوشی سے پھولے نہیں سمارہا ہے کہ اس نے نماز کا صحیح طریقہ سیکھ لیا ہے...اس موقع پر گھر کا اور بحیثیت ماں کے میرا کردار نمایاں ہوتا ہے کہ میں مدرسہ کا کردار مکمل کروں اور اسے یہ کہوں کہ وہ بلند آواز کے ساتھ میرے سامنے نماز پڑھے تاکہ نماز کے اقوال اور افعال میں اگر کوئی غلطی ہو تو اس کو سدھار سکوں۔

جب مجھے اطمنان ہوگیا کہ میرا بیٹا وضوء کا طریقہ' نماز کے نواقض' طریقہ اور مبطلات جان چکا ہے تو میں نے اس پر توجہ رکھنا شروع کردی....جب میں اسے نماز پڑھتا دیکھتی تو اللہ کی تعریف بیان کرتی اور جب نہیں دیکھتی تو پوچھتی کہ کیا تم نے نماز پڑھی؟ میں مسلسل اس پر دھیان دیتی اور اس کے سامنے نماز کے اجروثواب بیان کرتی...اور یہ بتاتی کہ اللہ اس کے ہر عمل کو دیکھتا ہے' اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾﴾ [سورة العلق:14].

ترجمہ: کیا اسے نہیں معلوم کہ اللہ دیکھ رہا ہے

میں ایسا اس لئے کرتی تاکہ وہ میرے ڈر سے نماز نہ پڑھے اور نہ ہی مجھے خوش رکھنے کے لئے نماز پڑھے، بلکہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے نماز پڑھے۔ میں اسے یہ بھی بتاتی کہ وہ اگر نماز نہیں پڑھے تو جھوٹ بھی نہ بولے کہ اس نے نماز پڑھ لی ہے کیوں کہ جھوٹ بولنا بذات خود ایک کبیرہ گناہ ہے۔

میں اسے کہتی کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں بازپرس ہوگی، اگر نماز درست رہی تو سارے اعمال درست رہیں گے اور نماز میں گربڑی رہی تو دیگر اعمال بھی متاثر ہوں گے... یہ جان کر اس کے اندر نماز کی حرص بڑھ جاتی تاکہ وہ نماز کو ضائع کر کے اپنی دوسری نیکیاں بھی برباد نہ کرلے۔

میرا مشاہدہ بتاتا ہے کہ بچہ جب سات سال کا ہو جائے اور اسے نماز کی عادت ڈلوانے کا مرحلہ ہو تو بسا اوقات مادی محرکات اور عوامل سے وہ نماز کے لئے آمادہ نہیں ہوتا... کیوں کہ وہ ہر روز ٹافیاں کھاتا ہے .... کھلونے سے گھر بھرا ہوتا ہے... اسے نماز کے لئے آمادہ کرنا ہو تو ایسے انعام کی امید دلائیں جو دنیا جہان سے عظیم تر ہے تاکہ اس کا دل آخرت سے وابستہ رہے اور وہ رضائے الٰہی کے لئے عمل کرے .... یہ انعام وہ نیکیاں ہیں جن کے عجیب وغریب اثرات میں نے بہت سی چیزوں میں دیکھا ہے۔

مثال کے طور پر: جب میں اپنی بیٹی سے کہتی کہ یہ چیز راستہ سے ہٹا دو تاکہ اللہ تجھے نیکیاں دے تو وہ فورا میری بات مان لیتی ... لیکن جب میں اسے یہ کہتی کہ یہ چیز راستہ سے ہٹا دو تاکہ ہمارا گھر صاف ستھرا اور مرتب رہے تو وہ بولتی کہ میں نے نہیں بلکہ فلانہ نے یہ گرایا ہے... اسے کہیں کہ وہ آکر اسے ہٹائے .... سبحان اللہ!

خلاصہ یہ کہ بچہ پودا کی طرح ہوتا ہے اگر بچپن سے ہم اس کا خیال رکھیں اور اس کی حفاظت کریں تو وہ کامیاب ہوجاتا ہے اور اگر بچپن میں ہی ہم اس سے غافل اور لاپرواہ ہوگئے تو وہ بگڑ جاتا ہے اور بعد میں اس کی اصلاح اور دشوار ہوجاتی ہے۔

پھر ہم اس کی اصلاح کے کامیاب طریقے لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہیں۔

فتوی: سات سال کے بچہ کو جب نماز کا حکم دیا جائے گا تو کیا ساتویں سال سے مراد یہ ہے کہ وہ چھ سال پورا کرکے ساتویں سال کا آغاز کر رہا ہو یا یہ مراد ہے کہ وہ ساتواں سال پورا کرکے آٹھویں سال میں داخل ہو رہا ہو؟

جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اس کا سرپرست نماز کا پابند بنانے کے لئے اسے نماز کا حکم دے' امام احمد 'ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بچے سات سال کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو انہیں مار کر نماز کے لئے آمادہ کرو اور ان کے بستر الگ کردو"[1]۔

---

1) دائمی کمیٹی کے فتاوے:۶/۲۶

تجربہ:(۹)

دروازے پر کسی نے دیر تک بیل بجایا' میں جلدی سے دروازہ کھولی تو دیکھ رہی ہوں کہ دونوں میرے سامنے چہ می گوئیاں کر رہے ہیں' دونوں کے چہرے پر لڑائی تکرار کے آثار نمایاں تھے' عبد اللہ کے دونوں کان اس کے والد کی انگلیوں کی گوش مالی کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے' عبد اللہ روتے ہوئے مجھے اپنے راستہ سے ہٹایا اور قسم کھا رہا تھا کہ وہ دوبارہ مسجد نہیں ہو جائے گا' اس کے والد مہمان خانہ کی طرف چل پڑے اور اخبار کے صفحات میں اپنا سر چھپا کر بیٹھ گئے' مجھے پتا تھا کہ یہ ایک ناکام تجربہ کی نشانی ہے ...ان کی یہ ضد تھی کہ عبد اللہ کو لے کر جلدی جمعہ کے لئے جائیں جب کہ عبد اللہ ابھی چار سال کا بھی نہیں ہوا ہے' اس کم سن بچہ کے لئے یہ کوئی آسان سی بات نہیں کہ بغیر کسی حرکت کے جامد و ساکت دو گھنٹے تک مسجد میں بیٹھا رہے...جب امام منبر پر چڑھ گئے' لوگوں نے قرآن پڑھنا بند کر دیا اور ذکر واذکار سے رک گئے تب عبد اللہ کا رویہ بدل گیا' تاہم اس کے والد زبان کے بجائے ہاتھ کے اشاروں سے اسے سمجھانے لگے' پھر ان کا ردِ عمل اس چھوٹے بچے کے ساتھ کشتی کی شکل اختیار کرنے لگا' جو بچہ مسجد میں نمازیوں کی بھیڑ دیکھ کر خوشیوں سے پھولا جا رہا تھا' اور جب اپنے ہم عمر بچوں کو دیکھتا تو اس کی خوشی اور دوبالا ہو جاتی۔

میرے شوہر پورے اشتعال میں مجھ پر برسنے لگے: پہلے تو دیر تک مجھے تنگ کرتا رہا پھر جب خطیب آ گئے تو کہنے لگا کہ مجھے حمام لے چلیں... تم خود ہی ذرا پریشانی کا اندازہ لگاؤ..! انہوں نے مزید کہا کہ: بچپن سے ہی میرے بیٹوں کے لئے مسجد کا عادی ہونا ضروری ہے' ورنہ وہ فتنوں کے اس دور میں اپنے دین و ایمان کی حفاظت کیسے کریں گے؟

میں نے ہمت جتائی اور ان کی بات کاٹتے ہوئے عرض کی: آپ نے اپنے رویہ سے شریعت کی مخالفت کی ہے۔

انہوں نے شرارے پھوٹتی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا لیکن میں نے انہیں کچھ بولنے کا موقع نہیں دیا بلکہ ان کے سامنے یہ حدیث پیش کر دی:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں انہیں نماز کے لئے مار کر آمادہ کرو))۔

آپ کا بیٹا ابھی چار سال کا ہی ہے‘آپ کو اچھا لگتا ہے کہ آپ نے اس سے ایسا کہا؟!

کیا آپ نے اس کی بات نہیں سنی کہ:اسے مسجد اچھی نہیں لگتی اور وہ دوبارہ مسجد نہیں جائے گا...؟!

کیا آپ کو لگتا ہے کہ عبادت کی محبت پیدا کرنے کے لئے اس طرح کی شروعات کامیاب ہو سکتی ہے؟!

تربیت یہ نہیں ہے کہ وہ آپ کے ڈر سے عبادت کرنا سیکھے...بلکہ تربیت یہ ہے کہ عبادت کو محبت سے سیکھے۔

میں نے یہ کہہ کر انہیں چھوڑ دیا تاکہ وہ اپنے کئے پر غور کر سکیں اور بھاگتی ہوئی عبد اللہ کے پاس آئی ...اس نوخیز بچہ کے پاس جس کے ساتھ اس کے والد مرد کی طرح برتاؤ کرتے ہیں...اسے اپنے سینے سے لگائی...اللہ کی پناہ کہ میرا بیٹا اللہ کے گھر کو ناپسند کرے‘میں اسے کھلاتی رہی اور لاڈ پیار دیتی رہی اور جب اس کا غم ختم ہو گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مسجد میں اسے کون سی چیز اچھی لگی‘اس پر اس کے خد وخال دمک اٹھے اور وہ مجھے اپنی بچکانی زبان میں بتانے لگا کہ خطیب کی ہیئت اور ان کا لوگوں کو خطاب کرنا کتنا پیارا لگا‘وہ کتنی تمنا کرتا ہے کہ انہی کی طرح لوگوں کو خطاب کرے‘لیکن اسے اپنے والد کے اس اصرار پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ خاموش رہے اور نہ کچھ بولے اور نہ کچھ پوچھے‘اس کم سن بچہ کا یہ تعجب بر محل بھی تھا۔اس کے والد بچوں کی تربیت کی سلسلے میں ہر ایک چیز سے واقف ہیں لیکن تربیت کے اہم ترین ہتھیار سے تہی دست ہیں‘وہ جلد باز ہیں‘ان کی تدابیر کا دائرہ بہت تنگ ہے‘وہ فورا چراغ پا ہو جاتے

ہیں ٗ حقیقت پسندی سے کام نہیں لیتے ٗ سیکھنے کے لئے زیادہ وقت نہیں دیتے ٗ نہ سکھانے کی دشواری برداشت کرپاتے ہیں۔

وہ اس میں بھی یقین نہیں رکھتے کہ اصابت رائے تک پہنچنے سے پہلے خطاؤں کے پل سے گزرنا پڑتا ہے ٗ وہ اپنے رویوں سے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا وہ کامل پیدا ہوئے ہوں اور زندگی میں کبھی ان سے کوئی غلطی نہ سرزد ہوئی ہو.....![1]۔

1(ام عبد اللہ الغزي:مجلۃ الأسرۃ:شمارہ:106ٗصفحہ:72

تجربہ:(۱۰)

﴿رَبِّ ٱجۡعَلۡنِي مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِيۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۞﴾ [سورة إبراهيم:40].

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا اور میری اولاد میں سے بھی اور میری دعاء قبول کر۔

یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاء ہے جو میں بارہا کیا کرتی ہوں۔

جب جب میں اپنے بچوں کو نماز کا بہ طور خاص فجر کی نماز کا حکم دیتی اور انہیں مسجد جانے کو کہتی تو اپنی تجدید نیت کرتی تا کہ اللہ تعالی میرے نامہ اعمال میں نیک عمل اور اپنے تقرب والی عبادت کا ثواب لکھ دے... میں اور ان کے والد نے کوشش کرکے مسجد سے قریب ایک گھر لیا تا کہ ان کے والد گھر پہ نہ بھی ہوں تو بھی وہ بہ آسانی وقت پر نماز کے لئے جاسکیں... میرے اس مشن میں مجھے اس وجہ سے بھی آسانی ہوئی کہ میرا گھر لہو ولعب کے حرام آلات سے خالی ہے۔

میں نے اپنے بچوں کے دل میں نماز کی عظمت رچا بسا دی اور انہیں اس بات کا عادی بنادی کہ وہ نماز کو تمام دنیاوی امور پر ترجیح دیں خواہ حالات جو بھی ہوں اور انہیں ہوم ورک اور مذاکرہ ہی کیوں نہ کرنا ہو۔

ایک مرتبہ میرے بڑے بیٹے نے - جو ابھی سات سال کا نہیں ہوا تھا - مجھ سے کہا کہ میں اس کے لئے ایک مائکروفون خریدوں کیوں کہ وہ اس مشین کو پسند کرتا ہے' وہ اپنے والد کے ساتھ مسجد میں بارہا جایا کرتا تھا اور مسجد کے امام - اللہ ان کو جزائے خیر دے - میرے بیٹے کو یہ اجازت دیتے کہ وہ مسجد کے مائکروفون آن اور آف کیا کرے... جب میں نے اپنے بیٹے کے لئے مائکروفون خرید لی تو نماز کی پابندی میں - اللہ تعالی کے بعد - اس مشین سے اسے کافی مدد ملی' وہ گھر میں اپنے بھائیوں کی امامت کیا کرتا اور انہیں نماز پڑھاتے ہوئے امام کی نقالی کرتا تھا' بہ طور خاص ائمہ حرم کی تقلید کرتا... گویا یہ مشین ہی میرے بچوں کے لئے سب سے بہترین کھلونا تھی... میں اس کھیل کے درمیان انہیں تنبیہ کرتی کہ:

وضوء کر کے اچھے سے نماز پڑھو تا کہ تمہاری نماز صرف ایک کھیل نہ رہے بلکہ اللہ تمہیں اس پر اجر سے بھی نوازے۔

اس مشین کے آنے کے بعد ہم نے دیکھا کہ نماز سے ان کی محبت اور وابستگی بڑھ گئی ہے.... میرے بچوں کی عمر الگ الگ تھی اس کے باوجود الحمد للہ پندرہ سالوں سے اب تک ان سب کا کھلونا ایک یہی مشین ہے۔

وہ اتنے چھوٹے ہیں پھر بھی فجر کی نماز کے لئے جاتے ہیں' یہ دیکھ کر میری زبان سے یہ دعاء نکلنے لگتی ہے کہ: اے اللہ! نماز کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے... اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں' ہمارے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کو دین اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رکھے۔

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "جس نے جان بوجھ کر ایک وقت کی نماز چھوڑی وہ اللہ سے بری ہو گیا اور اللہ اس سے بری ہو گیا"۔(امام مروزی کی کتاب تعظیم قدر الصلاۃ:۲/ ۸۷۹)

تجربہ:(11)

اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے سلسلے میں میرے ذاتی تجربہ کا آغاز کب ہوا، اس کا کوئی متعین وقت تو نہیں ہے، تاہم اس کی ابتدا بہت کم سنی میں ہی ہو گئی تھی جب میں اپنے بچوں کو بتاتی کہ جب اذان کی آواز آئے تو اس کا جواب دینا ضروری ہے.... ان میں سے جو سب سے پہلے اپنی بات روک کر اذان کا جواب دے اس کے لئے میں نے مادی اور معنوی انعامات رکھے... جب وہ مجھ سے جنت اور جہنم کے بارے میں پوچھتے تو میں موقع کو غنیمت جان کر اس سوال کے جواب کو نماز سے جوڑ دیتی اور بتاتی کہ جو نماز پڑھے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں پڑھے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

میں کوشش کرتی کہ انہیں ایسے اسلوب میں جواب دوں جس سے ان کے اندر نماز کی رغبت پیدا ہو اور جہنم کی ہیبت بھی ان کی دل میں اپنی جگہ بنا سکے اور ان کا جذبہ عمل بھی بیدار ہو..... اسی طرح جب ہم گاڑی میں ہوتے اور ان کے والد کسی مسجد میں نماز کے لئے گاڑی روک دیتے تو اس موقع کو بھی غنیمت جانتی اور انہیں نماز کی اہمیت سے باخبر کرتی اور بتاتی کہ وقت پر نماز ادا کرنا لازم ہے ورنہ اللہ سزا دے گا..... یہ اس وقت کرتی جب کہ وہ ابھی سات سال کے نہیں ہوئے تھے... جب وہ سات سال سے بڑے ہو گئے تو میرے رویہ میں حاکمانہ انداز غالب آنے لگا.... میں انہیں نماز کی رغبت دلا کر اور اس پر حوصلہ افزائی کرکے انہیں نماز کا حکم دیتی... اور جب کوئی کوتاہی دیکھتی تو یہ طریقہ اپناتی کہ انہیں کسی پسندیدہ چیز سے محروم کر دیتی.

نیز جب ہمارا خاندانی اجتماع ہوتا اور خاندان کے سارے بچے یکجا ہوتے تو میری کوشش ہوتی کہ سارے بچے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں، ان کا ایک امام ہو، جن کے پیچھے سارے بچے ترتیب وار کھڑے ہوں، پہلے لڑکے پھر لڑکیاں صف لگائیں.... اس طرح جب وہ نماز ادا کر لیتے تو میں ان کی تعریف

کرتی.... اس طرح اجتماعی اور عملی تطبیق کا نہ صرف میرے بچوں پر بلکہ خاندان کے سارے بچوں پر بڑا مثبت اثر ہوتا...

فتوی: کیا بچہ کی امامت درست ہے؟

جب بچہ سمجھدار اور عقلمند ہو اور نماز صحیح طریقے سے پڑھ لیتا ہو تو اس کی امامت درست ہے، کیوں کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عمرو بن سلمہ الجرمی سے روایت کیا ہے کہ میرے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امامت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ یاد ہو۔ لوگوں نے اندازہ کیا کہ کسے قرآن سب سے زیادہ یاد ہے تو کوئی شخص ان کے قبیلے میں مجھ سے زیادہ قرآن یاد کرنے والا انہیں نہیں ملا جب کہ میں ابھی چھ یا سات سال کا ہی تھا" اور ایسا اس لئے بھی جائز ہے کہ آپ کی عام حدیث ہے کہ: " قوم کی امامت وہ کرے گا جسے کتاب اللہ سب سے زیادہ یاد ہو " مسلم (1)

(1) مجموع فتاوی سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ، قسم الطھارۃ والصلاۃ (2/391-393)

تجربہ:(۱۲)

میری بیٹی ضدی...نہایت ذہین... مضبوط شخصیت کی مالک...اور سخت مزاج لڑکی ہے...وہ ابتدائیہ کی چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔

میں نے اپنی بیٹی کو نماز کی اہمیت اور تارک صلاۃ کے حکم پر مشتمل مختلف کیسٹ دیئے...اس میں تارک صلاۃ کے انجام سے متعلق کچھ قصے کافی اثر انگیز ہیں....شروع میں اسے کیسٹ سننے کا شوق دلاتی..ایک قصہ سناتی تو وہ اور سنانے کا مطالبہ کر بیٹھتی' اسے قصے بہت اچھے لگتے تھے...میں نے اس سے کہا: کیسٹ سنا کرو اس میں بہت سے قصے موجود ہیں...اس نے میری بات مان لی۔

میں اپنی بیٹی کے ساتھ یہ اسلوب بھی اختیا کرتی کہ وقتا فوقتا اسے ایمان کے ارکان ستہ کے بارے میں بتاتی..قیامت کی چھوٹی اور بڑی نشانیوں سے متعلق معلومات دیتی..ہر مرتبہ کچھ نئی جانکاری دینے کی کوشش کرتی تا کہ اس کے ایمان میں اضافہ ہو' اور اس کے لئے اللہ اور رسول کی فرمانبرداری اور خصوصا نماز کی پابندی آسان ہوسکے۔

کبھی کبھار جب وہ نماز سے فارغ ہوتی تو میں اسے اپنے سینے سے لگا کر بوسہ لیتی اور کہتی کہ:

((تمہارا چہرا کتنا بارونق ہے۔اس پر اطاعت الٰہی کا نور ہے))

((نماز سے انشراح صدر حاصل ہوتا ہے اور انسان دائمی سعادت وشادمانی سے بہرہ مند ہوتا ہے))

((جو نماز کی پابندی کرتا ہے اللہ پاک اسے ہر ایک چیز میں' اس کی پڑھائی میں اور اس کی پوری زندگی میں اسے کامیابی عطا کرتا ہے))

((میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں کیوں کہ تم نے اللہ کو راضی کر لیا جس کی وجہ سے تمہارے والدین بھی تم سے خوش ہیں))

((نماز کی پابندی کرنے سے اللہ تم سے محبت کرنے لگتا ہے اور جب اللہ تم سے محبت کرنے لگتا ہے تو سارے لوگ تم کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں...والدین، رشتہ دار، سہیلیاں اور معلمات سب کی آنکھوں کا تارا بن جاتی ہو))

میں اسے نماز چھوڑنے اور اس میں کوتاہی برتنے سے ڈرایا کرتی تھی...اگر وہ ایسی کوئی غلطی کرتی تو میں اس کے سامنے اس کا تاثر ظاہر کرتی اور اس سے شفقت اور صدق و محبت کے ساتھ اس موضوع پر بات کرتی اور سنجیدگی کو بحال رکھتے ہوئے اسے عذاب الٰہی سے ڈراتی اور اس طرح کی کچھ باتیں اس کے کان میں بھرتی:

(نماز چھوڑنے سے چہرہ پر تاریکی چھا جاتی ہے، دل میں تنگی پیدا ہوتی ہے، اللہ کی توفیق سے محرومی ہاتھ آتی ہے اور بسا اوقات اس کی وجہ سے انسان کا کام دشوار ہو جاتا ہے)

جب بات اس سے بھی آگے بڑھ جاتی تو میں سخت مزاجی اور متانت کے ساتھ کہتی کہ:((مجھے یہ قطعاً گوارا نہیں کہ اس گھر میں ہمارے ساتھ ایسا آدمی رہے جس کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ہمارے ساتھ ہو، ہم اس کے اوپر خرچ کریں اور اس کی راحت وآرام کے لئے کوشاں رہیں اور وہ نماز چھوڑ کر کفر کا ارتکاب کرتا رہے...))

نیز میں اس کے اوپر جذباتی دباؤ بھی بناتی اور اسے کہتی کہ:

(میں تم سے ہرگز بات نہیں کر سکتی)...(میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی)....(میں تجھے گود نہیں لے سکتی)...(بے نمازی کو میں پسند نہیں کرتی)۔

ساتھ ہی موقع بہ موقع اپنی گفتگو کے دوران اسے اللہ کے عظیم فضل واحسان اور اس کی بیش بہا نعمتوں پر متوجہ کرتی اور بتاتی کہ اللہ کس طرح انسان کو خوش حالی عطا کرتا ہے کہ وہ صحت وعافیت سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہے' یہ اسی کا انعام ہے کہ انسان کھاتا پیتا' سوتا جاگتا اور سانس لیتا ہے' میں اسے کہتی:

(تم جو کھانا کھا رہی وہ اللہ کی دی ہوئی رزق ہے' اسی نے تیرے لئے نوالے کو تر کیا تاکہ حلق سے اتر سکے اور تمہیں اس کی لذت مل سکے' تم اسی کی پیدا کی ہوئی ہوا میں سانس لیتی ہو اور اسی کی زمین پر چلتی ہو... تو پھر اس کا شکر ادا کیوں نہیں کرتی اور اس کی عبادت سے روگردانی کیوں کرتی ہو؟ اس کی نعمتوں سے آخر کیوں کر محظوظ ہو رہی ہو؟....)

میں اسے کہتی کہ: (اگر کوئی مخلوق ایک دفعہ تمہارے ساتھ احسان کرتا ہے تو جب جب اس سے تمہاری ملاقات ہوتی ہے تب تب تم اس کا شکر ادا کرتی ہو' اور اللہ کا احسان تو اس وقت سے تمہارے ساتھ لگا ہوا ہے جب سے تم پیدا ہوئی...) جب مجھے معلوم ہوتا کہ اس نے کوئی نماز ترک کردی ہے یا اسے وقت پر ادا نہیں کی تو میں اسے کہتی کہ: ((اللہ سے استغفار کرو.. استغفر اللہ کا ورد کرو))

یہ میں اس انداز میں کہتی جس سے اسے لگتا کہ اس نے کوئی بڑا جرم کیا ہے..

اس پر وہ کہتی کہ: ((مجھے معاف کریں میں بھول گئی تھی))... میں کہتی: ((اللہ سے سے معافی مانگو نہ کہ مجھ سے' اللہ کی قربت طلب کرو اور اسی سے مغفرت مانگو)) میں ایسا اس لئے کہتی تاکہ میرے بجائے اس کا دل اللہ سے وابستہ رہے اور وہ خلوت وجلوت میں صرف اسی کی اطاعت کرے' اس سے خوف کھائے اور محض اس کی رضا کے لئے عمل کرے۔

الحمد للہ اس کی نماز دن بہ دن بہتر ہوتی چلی گئی... میں اللہ سے اس کے لئے اور ہم سب کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرتی ہوں۔

اب وہ اپنی چھوٹی بہن کو کبھی کبھار نماز کا حکم دیتی رہتی ہے... کبھی جب میں اس کے کمرے سے اچانک گزرتی ہوں تو وہ اپنی بہن کو نصیحت کر رہی ہوتی اور اسے ایمان کے ارکان ستہ کی تعلیم دے رہی ہوتی ہے..!وہ اپنی بہن کے ساتھ ویسے ہی پیش آتی ہے جیسے میں اس کے ساتھ پیش آتی ہوں..!

تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جو نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

تجربہ:(۱۴)

میں' میرے شوہر اور ہمارے مصاحبین ہمیشہ نماز کی پابندی کرتے ہیں...یہی ہمارا خاندانی وطیرہ رہا ہے ...اور اپنے اولاد کو نماز کی تربیت دینے میں ہم نے اسی کو اپنا پہلا حیلہ بھی بنایا ہے۔

جب میرا بیٹا دس سال کا ہو گیا تو وہ اپنے والد کے ساتھ مسجد جانا شروع کر دیا' میں اس پر اس کی حوصلہ افزائی کرتی اور لوگوں کے سامنے اس کی تعریف کرتی کہ وہ نمازی ہے...رشتہ داروں کو خوشخبری دیتی کہ وہ مسجد جاتا ہے... میں اس کے سامنے اور غائبانے میں اس کے لئے دعائیں کرتی۔

جب نماز کا وقت ہوتا تو میرے شوہر تمام بچوں کو نام لے لے کر پکارتے پھر کہتے کہ:(نماز کے لئے چلو۔ نماز کے لئے چلو) الحمد للہ سنتے ہی سارے بچے اٹھ کھڑے ہوتے...

لیکن فجر کی نماز میں قدرے پریشانی ہوتی... میں انہیں کلمہ طیبہ پڑھا کر جگاتی...انہیں پیٹھ پر تھپکی دیتی ...ان کا دل بہلاتی...اگر اس پر بھی نہ جاگتے تو پانی کا ہلکا چھینٹا ان پر مارتی...اورانہیں ڈراتی کہ ان کے والد نماز پڑھ کر لوٹیں گے تو ان کی تاخیر پر غصہ ہوں گے۔

اسی طرح بلاواسطہ طور پر بھی میں ہمیشہ ان کا دھیان رکھتی تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ میرے اور اپنے والد کی غیر موجودگی میں نماز کی پابندی کرتے ہیں یا نہیں..

الحمدللہ میرے بڑے بیٹے کی زندگی میں نماز کو بنیادی اور اہم حیثیت حاصل تھی' اسے اگر کسی وقت کی جماعت فوت ہو جاتی تو اپنے سگے اور چچازاد بھائیوں کے ساتھ وہ دوسری جماعت کرتا...

جب چچازاد بھائیوں کے ساتھ کبھی رات کو جاگتا تو میں دیکھتی کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے' پوچھنے پر بتاتا کہ وہ وتر کی نماز پڑھ رہا ہے...

الحمدللہ میرا بیٹا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند ہو گیا....

بچے مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں' یہ جاننے کے لئے میں نے ایک طریقہ یہ بھی اپنایا کے وہ بچے جو مسجد سے نماز پڑھ کر آتے میں ان سے پوچھتی کہ کیا میرا بیٹا تمہارے ساتھ نماز پڑھا ہے...؟ ان کا جواب اثبات میں ہوتا۔

یہ میرا اور میرے شوہر کا ذاتی تجربہ ہے جس پر ہم اس وقت سے کاربند ہیں جب ہمارے بچے بہت کم سن تھے اور اب تک کاربند ہیں جب کہ وہ جوانی کے دہلیز پر ہیں' اس سلسلے میں میرے اہل خانہ وخانوادہ نے بھی ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے..

ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ اس شخص کو اپنی رحمت سے نوازے جس نے رات کو قیام کیا' نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا' اگر اس نے جاگنے سے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے بیدار کیا' اللہ اس خاتون پر رحم فرمائے جس نے رات کو قیام کیا اور نماز پڑھی' اپنے شوہر کو جگائی اور اگر انہوں نے جاگنے سے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے بیدار کی"[(1)]۔

)1 (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے کتاب الصلاۃ میں باب قیام اللیل کے تحت روایت کیا ہے' حدیث نمبر:(۱۳۰۸)(۲۳/۲)

شوہر اور بیوی کو قیام اللیل جیسی نفلی عبادت کے لئے پانی کے چھینٹے مارنے کی تعلیم دی گئی ہے...!

تو بھلا اس کے ساتھ کیوں نہ ایسا کیا جائے جو فرض نماز چھوڑ کر سورہا ہوتا ہے..؟ ایسے شخص پر پانی کے چھینٹے مارنا زیادہ ضروری اور ناگزیر ہے۔

تجربہ:(۱۴)

شروع میں میری کوشش ہوتی کہ میں اپنے بچوں کے دل میں اللہ رحمن ورحیم اور رسول کریم کی محبت جاگزیں کروں جنھوں نے نماز کا حکم دیا ہے... ہر چھوٹی بڑی چیز کے ذریعہ میں ان کی نظر میں یہ محبت رچانا بسانا چاہتی.... یہ بہت مشکل چیز بھی نہیں ہے.. صرف ایسی صلاحیت ہونی چاہئے کہ معلومات کو آسان اور سہل انداز میں ان کے سامنے پیش کیا جاسکے تاکہ ان کا ذہن انہیں قبول کرنے پر آمادہ ہو۔

سونے سے پہلے قصے سنا کر بھی میں اپنے بچوں کی رگوں میں اس محبت کی خمیر ڈالتی... میں نے قرآن کریم اور سنت نبویہ کے قصوں کا سہارا لیا... مجھے معلوم تھا کہ میرے بچے جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگیں گے تو اللہ کے احکام کو بھی ماننے کے لئے آمادہ رہیں گے بلکہ ان کے اندر فرمان باری تعالی کی بجا آوری کی حرص پیدا ہو جائے گی۔

میں نے کچھ دوسرے طریقے بھی اختیار کئے' جو کہ یہ ہیں:

جب پڑھائی کے دنوں میں اپنے بچوں کو نماز کے لئے جگاتی تو یہ نہیں کہتی کہ:

اسکول کا وقت ہو گیا ہے جاگ جاؤ...بلکہ یہ کہتی کہ: نماز کا وقت ہو چکا ہے بیدار ہو جاؤ...چنانچہ وہ نماز سے فارغ ہو کر خود ہی اسکول کی تیاری کرنے لگتے...

کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور بچے کھیل میں مشغول رہنا ہی پسند کرتے یا اپنی دلچسپی کی کسی چیز میں لگے رہنا چاہتے...اگر وقت میں کشادگی رہتی تو میں انہیں اپنا شوق پورا کرنے دیتی پھر نماز کے لئے کہتی...اور جب وہ اپنی مشغولیت سے فارغ ہو جاتے تو انہیں بتاتی کہ وقت پر نماز پڑھنے کی کیا اہمیت ہے۔

ہمیشہ میں انہیں کہا کرتی کہ (نماز دین کا ستون ہے)...ایک قلم لیتی اور اس کے اوپر کاغذ کا ایک رومال رکھ دیتی پھر قلم کو چھوڑ دیتی... قلم اور اس کے اوپر سے رومال دونوں ہی زمین پر گر جاتے...اس مثال کے ذریعہ انہیں بتاتی کہ کس طرح نماز ترک کر دینے سے دین منہدم ہو جاتا ہے...

میں ان کے ساتھ قرآن پڑھتی اور سلیس و سہل اسلوب میں انہیں تفسیر بتاتی ' ساتھ ہی انہیں یہ سمجھانے کی بھی کوشش کرتی کہ دنیاوآخرت میں اسی کو بہتر اور اچھی زندگی ملتی ہے جو نیک اعمال کرتے ہیں' اور سب نیکیوں میں سب سے اہم نیکی نماز ہے۔

انہیں جب کوئی قصہ سناتی تو اس کا مضبوط کردار وہی شخص ہوتا جو نماز کا پابند ہو۔

جب میرا کوئی بیٹا یہ بتاتا کہ فلاں لڑکا اس کا دوست ہے تو سب سے پہلے میں اس سے یہی پوچھتی کہ: کیا وہ نماز پڑھتا ہے..؟ وہ اطمنان وسکون کے ساتھ نماز پڑھتا ہے یا جلد بازی میں ؟...کیا وہ نماز میں ہنستا بھی ہے ؟...اس کے بعد ہی اسے کے دوسرے اوصاف کے بارے میں کچھ پوچھ گچھ کرتی۔

اپنے بچوں کو کیسے بہ تدریج (مرحلہ وار) نماز کا حکم دیں؟

۱- تعریف: بچوں کو یہ بتائیں کہ مسلمان کا عقیدہ کیا ہونا چاہیئے' انہیں کون سے کام کرنا اور کون سے کام نہیں کرنا چاہیئے۔ اس مرحلہ میں نرمی اور پیار کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔

۲- تنبیہ: جب ضرورت پڑے تو بچے کو تنبیہ کرے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت تنبیہ کی جب انہوں نے صدقہ کی ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لیا۔

۳- ہاتھ سے اصلاح کرنا: ضرورت پڑنے پر اس کی اجازت دی گئی ہے' اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے منہ سے صدقہ کی وہ کھجور خود اپنے ہاتھ سے نکالی۔

۴- مارنا: ضرورت کے وقت یہ طریقہ بھی اپنایا جاسکتا ہے' اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ بچہ جب دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز کا پابند بنایا جائے۔

۵- بے تعلقی برتنا: یہ طریقہ اس وقت اپنایا جائے گا جب یہ یقین ہو کہ اس سے مقصد حاصل ہو سکتا ہے (1)۔

گویا یہ آپ کہ ذمہ داری ہے کہ آپ بچوں کو نماز کی اہمیت سے باخبر کریں اور اس کی کیفیت اور مبطلات کی انہیں جانکاری دیں...

بسا اوقات آپ کو انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے...

کبھی کبھار آپ انہیں واش روم لے جاکر خود سے وضوء کرادیں' اگر بچی ہے تو اسے حجاب لگا کر نماز کے لئے تیار کردیں اور بچہ ہے تو اپنے ساتھ مسجد بھی لے جائیں۔

---

1) (الاحتساب علی الأطفال:۷۳-۷۴

جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو بعض دفعہ اسے مارنے کی بھی نوبت آسکتی ہے۔

نماز سے جی چرانے والے سے قطع تعلق کرنا بھی ایک کارگر اور مؤثر طریقہ ہے بہ طور خاص لڑکیوں اور جذباتی لڑکوں کے ساتھ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"یقیناً آپ پر آپ کی اولاد کا حق ہے"[1] ۔

1(اسے امام مسلم نے کتاب الصیام میں باب النہی عن سوم الدھر کے تحت روایت کیا ہے' حدیث نمبر:(۱۱۵۹)(۲/ ۸۱۴)

تجربہ:(۱۵)

میں یہاں اپنے والد حفظہ اللہ کا وہ تجربہ ذکر کر رہی ہوں جو وہ ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے' وہ مسجد جانے سے پہلے ہم لڑکیوں کو نماز کا حکم دیتے' اور میرے بھائیوں کو فجر سمیت دیگر نمازوں میں بھی اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے.... پھر جب مسجد سے آتے تو ہم سے پوچھتے کہ ہم نے نماز پڑھی یا نہیں...

والد صاحب کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ: وہ وقتاً فوقتاً ہمیں مغرب کے بعد نصیحتیں کرتے...ہمارے اندر اللہ کا خوف پیدا کرتے... اگر میرا کوئی بھائی یہ کہتا کہ: فلاں بچہ نے نماز نہیں پڑھی اور وہ جھوٹ بولتا ہے..

تو والد صاحب کہتے: میں ظاہری چیزوں کا ذمہ دار ہوں اور باطنی چیزوں کا ذمہ دار اللہ ہے...

یہاں تک کہ میرے والد رمضان میں تراویح چھوڑ کر ہماری نگرانی کے لئے گھر آتے اور دیکھتے کہ لڑکے مسجد گئے ہیں یا نہیں اور لڑکیاں نماز پڑھ رہی ہیں یا نہیں... پھر مسجد جا کر تراویح پوری کرتے۔

اگر ضرورت پڑتی تو دس سال کے بچوں کو مار کر نماز کے لئے آمادہ کرتے...ان کی ان کوششوں سے ہم نماز کو اس قدر اہمیت اور اولیت دینے لگے کہ میرا کوئی بھائی جوانی کی وجہ سے یا غصہ میں کوئی غلطی کر بھی جاتا لیکن وہ نماز چھوڑنے کی جرأت نہیں کر پاتا۔

اللہ انہیں ہماری جانب سے وہ بہتر بدلا دے جو ایک باپ کو ان کی اولاد کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ ﴾ [سورة مريم:55].

ترجمہ: وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکاۃ کا حکم دیتا تھا' اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔

یعنی وہ اپنے اہل خانہ کو حکم الہی کا پابند کرنے کے لئے پوری کوشش کرتے تھے' انہیں نماز کا حکم دیتے تھے' اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی کمال ایمان سے بہرہ مند کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے' بہ طور خاص اپنے اہل خانہ کو جو ان کے خواص اور ان کی دعوت کے زیادہ حق دار تھے۔(ابن سعدی رحمہ اللہ)

تجربہ:(١٦)

میرے شوہر ہفتہ کے زیادہ تر دن اپنے کاروبار کے سلسلے میں شہر سے باہر گزارتے ہیں...اگر گھر پر ہوتے بھی ہیں تو صرف فجر کی نماز ہی ہمارے ساتھ ادا کرتے ہیں' باقی نمازیں اپنی جائے عمل پر ہی ادا کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی کی مدد کے بعد میں خود ہی اپنے بچوں کو نماز کی تربیت دیتی...جب وہ سات سال کے ہوگئے تو میں نے انہیں نماز کی چھوٹ نہیں دی کہ کسی وقت کی پڑھ لیں اور کسی وقت کی چھوڑ دیں! ...بلکہ ہر وقت کی نماز پر ان کا محاسبہ کرتی اور کسی کو نماز مؤخر کرنے کی مہلت نہ دیتی...۔

جب میں دیکھتی کہ نماز کے اوقات میں میرے بچے کھیل کود میں مصروف ہیں تو میں انہیں وقت پر متنبہ کردیتی جس کی وجہ سے انہیں یہ عادت ہونے لگی کہ میری تنبیہ کے بغیر ہی کبھی کبھار وقت آتے ہی نماز پڑھ لیتے۔

جب میں انہیں نماز کے لئے مسجد بھیجتی تو وہ سڑک پر جاکر بچوں کے ساتھ کھیل میں لگ جاتے جس سے انہیں ایک دو رکعت فوت ہوجاتی....اور چوں کہ میں ان کا محاسبہ کیا کرتی تھی اس لئے وہ اخیر میں جماعت میں مل جایا کرتے تھے...اس لئے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بچوں کو نمازِ باجماعت کا پابند بنانے کے لئے والد کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔

اب میرے بیٹے بڑے ہوچکے ہیں' بڑا بیٹا ١٣ سال کا ہے اور چھوٹے بیٹے کی عمر ١١ سال ہے' اور الحمد للہ توفیق الٰہی اور اس کے بعد میری کوششوں کے نتیجے میں وہ ٩٠٪ نمازیں از خود ہی پڑھ لیا کرتے ہیں...میرا مشاہدہ ہے کہ میرا چھوٹا بیٹا بڑے کے بالمقابل نماز کا زیادہ پابند ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کا مزاج

مختلف ہے اور قبول کرنے کی صلاحیت الگ الگ ہے' میری آرزو ہے کہ دونوں کی حالت خوب سے خوب تر ہو جائے۔

تجربہ:(۱۷)

میری بیٹیوں کے معاملے میں مجھے بہت آسانی ہوئی..میں جب نماز پڑھتی تو انہیں بھی نماز کے لئے کہتی یہاں تک کہ نوافل بھی وہ میرے ساتھ پڑھتیں..الحمد للہ اس طرح وہ وقت پر نماز پڑھنے کی عادی ہو گئیں...اوراب وہ کسی کے کچھ کہنے سے پہلے خود ہی نماز پڑھ لیا کرتی ہیں۔

میں نے اپنے بیٹیوں کو خوف الہی کی تربیت دی اور ان کے ذہن میں یہ رچایابسایا کہ اللہ انہیں ہمہ وقت اور ہر حال میں دیکھ رہاہے...زیادہ واضح لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ میں نے ان کی تربیت کی بنیاد اللہ کے اس فرمان کو بنایا:﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾﴾ [سورة العلق:14].

ترجمہ: کیاوہ نہیں جانتا کہ اللہ انہیں دیکھ رہاہے۔

رہی بات بیٹوں کی توان کے معاملے میں ہمیں قدرے دشواری ہوئی' بہ طور خاص اس وقت جب ان کے والد گھر پر نہیں ہوتے...میں انہیں وضوء کرکے مسجد جانے کے لئے کہتی اور جب وہ مسجد سے واپس لوٹتے تو میں پوچھتی کہ:

"کتنی رکعت چھوٹی تھی"...جب کہ مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ انہیں کتنی رکعت ملی اور کتنی فوت ہوئی ہے...

ان کے جواب سے واقعی مجھے یہی معلوم ہوتا کہ بچوں کے ساتھ کھیلنے یاکاہلی کرنے کی وجہ سے کبھی انہیں مکمل ایک رکعت تو کبھی اس کے کچھ حصے فوت ہو جاتے....اس موقع پر انہیں اللہ پاک سے ڈراتی اور انہیں سمجھاتی کہ اگر میں انہیں نہ دیکھ رہی تھی تو اللہ ضرور دیکھ رہا تھا' اور یہ کہ جو انسان جماعت کے ساتھ مکمل نماز ادا کرتا ہے اس کو بڑے اجر سے نوازا جاتا ہے...جماعت سے مسجد جاکر سنن ادا کرنے اور جماعت کے بعد مسجد میں ٹھہر کر اذکار کا ورد کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتی .... کبھی کبھی

انہیں مادی انعامات سے بھی نوازتی... ایک بیٹا گیارہ سال اور دوسرا نو سال کا ہو چکا ہے اور اللہ کے فضل سے دونوں ہی نماز باجماعت کی پابندی کرتے ہیں.... اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں ترغیب اور ترہیب دونوں طریقے کارگر ثابت ہوئے۔

فتوی: نیند کے ڈر سے بچوں کا وقت سے قبل نماز پڑھنا کیسا ہے؟

وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے' اس لئے کہ بچے اور بڑے سب کے لئے نماز کا وقت ایک ہی مقرر کیا گیا ہے' البتہ بچوں کو وقت پر عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے ان کے سرپرست ایسی چیزوں سے ان کا دل بہلاتے رہیں جن سے ان کی نیند بھاگ جائے[1]۔

1((فتاوی اللجنۃ الدائمۃ:(۶/ ۱۵۲)

بچوں کو نماز کے لئے کس طرح مارنا چاہئے؟

والدین اور سرپرستوں کے لئے ضروری ہے کہ مرحلہ وار اور تدریج کے ساتھ بچوں کو نماز کی تربیت دیں، سات سال کی عمر میں ہی انہیں مارنے نہ لگیں، اور نہ ہی انہیں بالکلیہ چھوٹ دے دیں کہ دس سال کی عمر میں جب نماز کا حکم دیں تو یکبارگی مارنے کی نوبت بھی آجائے، یہ درست ہے اور نہ ہی وہ... سب سے بہتر طریقہ وہ ہے جو ہمارے لئے بھی موزوں ہو اور ہمارے بچے بھی اسے قبول کر سکیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ٱلنَّبِيُّ أَوۡلَىٰ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنفُسِهِمۡۖ وَأَزۡوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمۡۗ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفۡعَلُوٓاْ إِلَىٰٓ أَوۡلِيَآئِكُم مَّعۡرُوفٗاۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي ٱلۡكِتَٰبِ مَسۡطُورٗا ٦﴾ [سورة الأحزاب:6].

ترجمہ: پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب الہی میں لکھا ہوا ہے۔

میرا رب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی بارش برسائے۔

اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جب مارے تو اذیت رسانی کی حد تک نہ مارے... چہرہ پر مارنے سے گریز کرے... کسی بچہ کو اتنے موٹے ڈنڈے سے نہ مارے کہ ہڈی ہی توڑ دے... اور نہ اتنی ہلکی لکڑی استعمال کرے کہ اس سے تھوڑی چوٹ بھی نہ آئے.. بلکہ متوسط انداز میں مارے.... مارنا ہو تو رانوں پر، پاؤں کے نچلے حصے میں اور ایسی جگہ پر مارے جہاں گوشت پوشت ہو اور وہاں مارنا زیادہ خطرناک نہیں ہو[1]۔

---

1) (الاحتساب علی الأطفال: ۲۴

﴿ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعۡضَهُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖ وَبِمَآ أَنفَقُواْ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٞ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُۚ وَٱلَّٰتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهۡجُرُوهُنَّ فِي ٱلۡمَضَاجِعِ وَٱضۡرِبُوهُنَّۖ فَإِنۡ أَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُواْ عَلَيۡهِنَّ سَبِيلًاۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيّٗا كَبِيرٗا ٣٤﴾ [سورة النساء:34].

ترجمہ: جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں نافرمان عورت کی تادیب کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ: (انہیں مار کی سزا دو) سے مراد یہ ہے کہ انہیں ایسے مارو کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

جب اللہ رب العالمین نے نافرمان بیوی کی سزا کا حکم دیتے ہوئے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اسے تکلیف دہ انداز میں نہیں مارا جائے جب کہ وہ اس لائق ہوتی ہے کہ مار کی تکلیف برداشت کر سکے تو آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بچوں کو مارتے ہوئے کس قدر نرمی برتنا چاہئے....؟

اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جہاں بھی مارنے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بہ طور تادیب مارا جائے نہ کہ بہ طور سزا۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ جب مار میں کوئی دم خم ہی نہ ہو تو ایسی مار سے کیا فائدہ؟

یقیناً اس کا بہت بڑا فائدہ ہے اور وہ یہ کہ جسم کو اذیت پہنچے نہ پہنچے روح کو ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔

مجھے کبھی مارنے کی نوبت ہی نہ آئے گی؟

میری تمنا ہے کہ مجھے مارنے کی ضرورت نہ پڑے' بہ طور خاص جب کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر کاربند رہوں کہ: (اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور وہ جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز کے لئے آمادہ کرو اور ان کے بستر الگ کر دو)۔

((اس کی وجہ یہ ہے کہ سات سال کی عمر میں اسے نماز کا حکم دیا جائے گا اور دس سال سے پہلے تک اسے مارا نہیں جائے گا' تین سال کی اس مدت میں ہم اسے پانچ ہزار مرتبہ نماز کے لئے بھیج چکے ہوں گے...! جو شخص مسلسل تین سالوں تک اس حدیث پر عمل پیرا رہے بھلا اسے پانچ ہزار نماز کے بعد بھی مارنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے....؟! بہت کم والد ایسے ہوں گے جو اس حدیث پر عمل بھی کریں اور انہیں اپنے بچوں کو دس سال کے بعد مار کی سزا بھی دینی پڑے))۔ (1)

سؤال: نابالغ بچہ کی نماز' حج اور تلاوت جیسے اعمال کا ثواب اس کے والدین کو ملتا ہے یا بچہ کے نامہ اعمال میں درج ہوتا ہے؟

جواب: نابالغ بچہ کے نیک اعمال کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کیا جاتا ہے نہ کہ اس کے والدین اور کوئی دوسرا اس کے سزاوار ہیں' تاہم اس کے والدین کو اس کا اجر ضرور ملے گا کہ انہوں نے اس بچہ کو اس کی تعلیم دی' اسے بھلے کام کی رہنمائی کی اور نیک کام میں اس کے معاون ثابت ہوئے' اس کی دلیل صحیح مسلم کی یہ روایت ہے جسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک خاتون ایک بچہ کو اوپر اٹھائی اور بولی کہ: اے اللہ کے رسول کیا اس کا حج درست ہے؟ آپ نے فرمایا: (ہاں درست ہے اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا)

1) عبد الملک القاسم کی کتاب: أبناؤنا والصلاۃ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بچہ کا حج درست ہے اور اس کی ماں کو اس لئے ثواب ملے گا کہ اس نے اپنے بچہ کو حج کرایا۔

اسی طرح والد کے علاوہ بھی جو شخص کسی انسان کو کسی بھلائی کی تعلیم دے اسے اس پر اجر ملے گا مثلا جس کی ماتحتی میں یتیم بچے، رشتہ دار اور خادم وغیرہ ہیں وہ ان کی تعلیم وتربیت پر اجر وثواب سے فیض یاب ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (جس نے کسی بھلائی کی رہنمائی کی اسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نیکی اور پرہیز گاری کے معاملہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ضمن میں آتا ہے جس پر اللہ بندے کو ثواب سے نوازتا ہے[1] ۔(ابن باز رحمہ اللہ)

---

1) (فتاوی اسلامیہ لأصحاب الفضیلۃ العلماء:(۵۲۶/۴) جمع وترتیب: محمد المسند

تجربہ:(۱۸)

ابھی بچے دس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے کہ میں انہیں ان کے والد کے ساتھ مسجد بھیجنے لگی تھی تا کہ وہ نمازیوں کو دیکھ نماز کا طریقہ سیکھ لے۔اور ہم بھی گھر میں نماز کی پابندی کرتے تھے جس کی وجہ سے میرے بچے بچپن سے ہی یہ جانتے ہیں کہ نماز ایک اہم چیز ہے۔

وہ عملا نماز کی پابندی بھی کرنے لگے لیکن بسا اوقات انہیں کچھ نمازیں فوت بھی ہو جاتیں جس پر میں انہیں مارا کرتی لیکن مار کا نتیجہ الٹا سامنے آتا[1] .... جس کی وجہ سے وہ بہت مشکل سے نماز کے لئے تیار ہوتے یا نماز پڑھتے بھی تو جیسے تیسے ...اگر پابندی سے نماز پڑھتے تو صرف مار اور سزا کی ڈر سے پڑھتے اور جب میں اور اس کے والد نظر سے اوجھل ہوتے تو وہ نماز میں سستی کرنے لگتے!....

اس لئے میں نرمی اور مثبت حوصلہ افزائی کا طریقہ اختیار کرنے لگی اور جو درست انداز میں وقت کی پابندی کے ساتھ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا اسے تحفہ یا مالی انعام سے نوازتی....

ان میں سے جو جتنی پابندی کرتا اسی کے بہ قدر اسے تحفہ بھی دیتی...

ان سب پر مستزاد یہ کہ میں وقتا فوقتا انہیں نماز کی اہمیت' اس کے جسمانی فائدے' اس کی پابندی کرنے والوں کے اجر وثواب اور چھوڑنے والوں کی سزا وعقاب کے بارے میں بتایا کرتی...میں ان کے لئے ایک الارم گھڑی لائی اور اسے نماز کے اوقات کے حساب سے سیٹ کرتی رہتی تا کہ وہ نماز میں تاخیر نہ

---

(1) مار کی دو قسمیں ہیں:

۱-سزا کے لئے مارنا' اس کا الٹا اثر ہوتا ہے اور یہ ممنوع بھی ہے۔

۲-ادب سکھانے کے لئے مارنا جس سے نہ زیادہ اذیت ہو اور نہ نقصان' اس کا مقصد صرف تادیب ہوتا ہے' کچھ حالتوں میں شریعت نے اس کا حکم دیا ہے اور اس کے بہتر اور مثبت نتائج سامنے آتے ہیں۔

کیا کریں... چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا' الارم گھڑی بار بار اذان کے کلمات بجانے لگتی اور میرے بچے نیند سے بیدار ہو جاتے۔

میں انہیں اس بات کا بھی پابند بنائی کہ جب نماز کا وقت ہو تو وہ باہم ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کیا کریں...اس طرح میرے سارے بیٹے وقت پر نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں.... تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت ورہنمائی فرمائی اور اگر اللہ کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت یافتگان میں سے نہ ہوتے۔

تجربہ:(۱۹)

جب بچے سات سال کے ہوئے تو میں انہیں نماز کا پابند بنانے کی کوشش کرنے لگی' چونکہ شروعات تھی اس لئے مجھے سخت دشواری کا سامنا تھا' حالانکہ میں نے نماز میں ان کی رغبت بڑھانے کے لئے بہت سے طریقے اپنائی مثلا میں انہیں اس طرح کی باتیں کہتی کہ:(اگر نماز پڑھوگے تو تمہیں پیسے دوں گی...یا تمہارے لئے تحفے خریدوں گی...یا تم کو اپنے ساتھ فلاں رشتہ دار کے یہاں لے جاؤں گی)اس سے ان کے اندر نماز کا شوق بیدار ہو جاتا اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔

کبھی کبھار گھر کے کام کاج میں لگی رہنے کے سبب' یا بیمار ہونے کی وجہ سے' یا کچھ دیر کے لئے گھر سے باہر ہونے پر ان سے غافل ہو جاتی اور گھر آکر جب ان سے پوچھتی کہ کیا تم نے نماز پڑھی؟ تو وہ مجھ سے جھوٹ بولتے کہ:ہاں' پڑھ لی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ فضل الہی اور پھر میری پیہم کوششوں کا ثمرہ ہے کہ اچھے نتائج سامنے آنے لگے ہیں جن کی مجھے اللہ سے توقع تھی' چنانچہ میرا بیٹا آٹھ سال کا ہے اور وہ چار وقت کی نماز مسجد میں با جماعت ادا کرتا ہے۔

رہی بیٹیاں تو ان کی عمر دس گیارہ برس کے بیچ ہے اور وہ نماز کی پابند ہیں' میں اب بھی ساری اولاد کو نماز کی تلقین کرتی اور اس کی اہمیت سے باخبر کرتی رہتی ہوں۔

معذرت... میں یہ بتانا بھول ہی گئی کہ بچوں کو ہلکا پھلکا مارنا بھی نماز کے سلسلے میں ایک کارگر اور مفید ہتھیار ہے' اس لئے کہ جب میں کسی ایک کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مارتی تو دوسرا از خود نماز کے لئے دوڑ پڑتا۔

بہ طور خلاصہ میں اپنے تجربہ کی روشنی میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ: "بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے لئے ایک بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ان پر توجہ رکھی جائے اور ان سے غفلت و بیزاری نہ برتی جائے"۔

تجربہ:(۲۰)

چوں کہ میں ایک ماں ہوں اور ایک نسل کی تربیت کار بھی اس وجہ سے میرے لئے ضروری تھا کہ میں اپنے بچوں کا خیال رکھوں اور بچپن سے ہی انہیں نماز کا پابند بناؤں۔

میں نے اپنی ایک بیٹی کے ساتھ اس کی نوجوانی میں ایک تجربہ کیا،یہ میری تیرہ سالہ بیٹی ہے....وہ نماز سے جی چراتی تھی، میں اسے نصیحت کرتی جو بے سود ثابت ہوتی..... دن بہ دن اس کے حالات ابتر ہوتے جارہے تھے....ایک دن میں اسے اپنے کمرے میں بلائی اور اس سے کہی:

کیا تم اپنی حالت سے خوش ہو...؟

کیا تم کو پسند ہے کہ تیری قبر آگ سے بڑھکے...؟کیا تم اس سے بھی راضی ہو کہ تجھے مرنے کے بعد کسی ریگستان کا لقمہ بنا دیا جائے، نہ تجھے غسل دیا جائے، نہ کفن پہنایا جائے اور نہ تیری نماز جنازہ ادا کی جائے....؟

میں اسے نصیحت کر کے سمجھاتی بھی اور کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر اسے تنبیہ بھی کرتی...

میں نے اس سے کہا:اگر تم نماز نہیں پڑھو گی تو آج کے بعد سے میں تمہیں بیٹی کی طرح نہیں قبول کر سکتی...

الحمد للہ اس سے پہلے کہ وقت میرے ہاتھ سے نکل جاتا اپنی کوشش، پیہم توجہ، مسلسل نصح وخیر خواہی اور زجر وتوبیخ کے ذریعہ میں اسے جادہ حق پر لانے میں کامیاب ہوگئی۔

جنتی جہنمیوں سے سوال کریں گے: ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾﴾ [سورة المدثر:42-48].

ترجمہ: تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی. پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی.

جنتیوں میں سے ایک آدمی اہل جہنم میں سے کسی شخص سے اس کا نام لے کر پوچھے گا اور کہے گا: اے فلاں تجھے کس چیز نے جہنم میں ڈال دیا؟

پھر اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ جہنمی جواب دے گا کہ: (کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے) یعنی ہم ان مومنوں میں سے نہیں تھے جو رضائے الٰہی کی خاطر دنیا میں نماز ادا کیا کرتے تھے.[1]

---

1) (فتح القدیر

تجربہ:(۲۱)

وہ جب جب مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا میرے پہلو میں آکر میری نقل اتارنے لگتا....وہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا ہے جس کی عمر سات سال ہے...اکثر وبیشتر میں اسے نماز کی فضیلت کے بارے میں قصے سنایا کرتی..اور بتاتی کہ ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

میں اس سے ہمیشہ اللہ صاحب عزت وجلالت کے بارے میں باتیں کرتی اور کوشش کرتی کہ اس کے سارے اعمال خالق پاک سے وابستہ رہیں تاکہ توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کے معانی ومفاہیم اس کی زندگی میں رچ بس جائیں اور اس کے نتیجے میں وہ توحید الوہیت کا علم بردار ہو جائے...میں نے ایک دفعہ اس کے لئے ایک چھوٹا سا مصلی اور رنگین وپرکشش برتن خریدا تاکہ وہ اس سے وضوء کیا کرے' میں اس کے سامنے اس کی بہنوں سے کہتی کہ:

یہ معاذ کا مصلی اور برتن ہے جسے صرف وہی استعمال کر سکتا ہے...وہ اس تخصیص سے خوش ہو جاتا۔

جب میں وضوء کرتی تو معاذ کو بھی اپنے ساتھ لے جاتی تاکہ وہ میری نقل کرے' جب وہ درست طریقہ سے وضوء کرتا تو میں پیاری پیاری باتوں سے اس کو حوصلہ دیتی...اس طرح میں اسے اپنے ساتھ نماز پڑھاتی رہی یہاں تک کہ جب وہ بہتر انداز میں نماز ادا کرنے لگا تو میں نے اس کے والد کو بتایا کہ اسے نماز باجماعت کا پابند بنانے کے لئے اپنے ہمراہ مسجد لے جایا کریں....معاذ اور اس کے والد گھر میں نوافل پڑھتے پھر اس کے والد فرض نماز کے لئے اسے اپنے ساتھ مسجد لے جاتے' معاذ اس سے بہت خوش ہوتا کہ وہ اپنے والد کی طرح بنے گا۔

معاذ کے ابا اسے کچھ کھلونے خرید دیتے...اسے انبیاء کے قصے سناتے جو اسے اپنے والد کی زبان سے سننا بہت پسند تھا...اس کے والد نے اسے ایک تعلیمی اور تربیتی ویڈیو کیسٹ بھی لا کر دیا تاکہ انہیں اپنے

مشن میں اس سے مدد ملے... معاذ کے ہم عمر ایک بچہ پڑوس سے لاتے تاکہ دونوں ایک ساتھ یہ ویڈیو دیکھا کریں... دونوں کے کان میں بارہا یہ بات ڈالا کرتے کہ: بہادر مومن وہ ہے جو اذان سنتے ہی مسجد کے لئے نکل پڑے.... تم میں سے جو ہر روز مسجد جاکر تمام نمازیں ادا کرے گا اور کوئی نماز ناغہ نہیں کرے گا اسے میں ایک پسندیدہ اور پیارا سا انعام دوں گا۔

سؤال: جب آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے لیکن وہ اس کی بات نہ مانیں تو کیا وہ اس کے ساتھ رہے یا گھر سے نکل جائے؟

جواب: اگر اس گھر کے لوگ کبھی بھی نماز نہ پڑھتے ہوں تو وہ کفر کے مرتکب' مرتد اور دین اسلام سے خارج ہیں' ان کے ساتھ رہنا جائز نہیں' لیکن اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ انہیں دعوت دیتا رہے' انہیں اصرار کرے اور بار بار نماز کی تلقین کرتا رہے' ہو سکتا ہے اللہ انہیں ہدایت دے اس لئے کہ-اللہ کی پناہ- قرآن وحدیث' اقوال صحابہ اور نظر صحیح کی رو سے تارک صلاۃ کافر ہے[1]۔

1) ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب: حکم تارک الصلاۃ وفتن المجلات

تجربہ:(۲۲)

میں نے اپنے بچے کو خشیت الہٰی کی تربیت دی کیوں کہ معاملہ جنت اور جہنم کا ہے اس لئے کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں....اسی وجہ سے میں نے یہ واجب سمجھا کہ ان کے دل وجان میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں کر دوں....اسی کا نتیجہ تھا کہ میرا بیٹا جب سات سال کی عمر کو پہنچا تو وہ وضوء اور نماز کا طریقہ سیکھ چکا تھا...اس کے والد کبھی کبھی اسے اپنے ساتھ مسجد لے جانے سے انکار کرتے لیکن میں اصرار کر کے اس بات کے لئے تیار کرتی کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔

میں ہر نماز کے وقت اپنے بیٹے کا دھیان رکھتی..یہاں تک کہ نماز فجر کے لئے بھی اسے والد کے ساتھ مسجد بھیجتی....جب دس سال کا ہو گیا اور نماز میں کوئی کوتاہی کرتا تو بعض دفعہ مجھے اسے مارنے کی بھی نوبت آتی۔

اللہ کی توفیق سے میں اپنے بیٹے کو نماز کا پابند بنانے میں کامیاب ہو گئی۔

میں نے اس سلسلے میں جو اہم طریقے اختیار کئے وہ درج ذیل ہیں:

انہیں عذاب الہٰی سے ڈراتی اور یہ بتاتی کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

انہیں سلف کے واقعات سناتی اور ان کے دل میں تقوی کی بیج بوتی...پوری کوشش کرتی کہ وہ جلد سو جایا کریں..اور نماز سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی نماز کی تیاری شروع کر دیں...میں نے ان کے اندر یہ یقین پیدا کر دیا کہ ہر گھڑی اور ہر پل ملک الموت حاضر ہوتے ہیں۔

الحمد للہ اب میرا بڑا بیٹا چودہ سال کا اور چھوٹا نو سال کا ہے...میں نے دونوں کے ساتھ یکساں طریقے اپنائے اور وہ دونوں ہی نماز کے پابند ہیں....اگر کبھی ایسا ہوتا کہ میں اقامت سے پہلے فجر کی نماز کے

لئے جاگتی یا بیمار ہوتی اور میرا بیٹا اکیلا ہی نماز کے لئے مسجد چلا جاتا تو جب چھوٹا بیٹا بیدار ہوتا تو مجھے کوستا کہ مجھے نماز کے لئے کیوں نہیں جگائی...!

میں حیران ہوں

اپنے بچوں کو نماز کا حکم دیتی ہوں لیکن وہ ایک نہیں مانتے...وہ میرے سامنے ہی بس پڑھتے ہیں تو پڑھتے ہیں...جوں ہی نظر سے دور ہوئی وہ نماز نہیں پڑھتے..میری موجودگی میں بھی جب تک کہ کہوں نہیں تب تک نہیں پڑھتے!

پڑھتے بھی ہیں تو بہت سستی و کاہلی اور اکتاہٹ کے ساتھ۔

میں تھک چکی ہوں...مجھے اکتاہٹ ہونے لگی ہے اور میں ہار مان چکی ہوں...اب مجھے ان پر دھیان رکھنے میں بھی کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی۔

آپ حیرت میں نہ پڑیں:

آپ ہر روز انہیں اسکول جانے کے لئے جگاتی ہیں...جب کہ وہ فورا آپ کی بات نہیں سنتے...اگر آپ نہ جگائیں تو وہ خود سے جاگتے بھی نہیں...اگر آپ اسکول نہ بھیجیں تو از خود جاتے بھی نہیں...اگر انہیں سبق یاد کرنے کی تلقین نہ کریں تو یاد کرتے بھی نہیں...وہ یہ سارے کام سستی اور کاہلی کے بعد ہی کرتے ہیں...لیکن آپ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں تھک چکی ہوں..اگر یہ کہ بھی دیں تو ان کی پڑھائی پر توجہ رکھنے سے باز نہیں آتی اور نہ اس میں کبھی سستی کرتی ہیں....یہاں تک کہ آپ انہیں کڑاکے کی ٹھنڈی اور سخت گرمی میں بھی اسکول بھیجتی ہیں۔

آپ دنیاوی معاملات میں حیرتناک صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتی ہیں..! یہ صبر کہاں سے ملتا اور یہ استقامت کہاں سے آتی ہے؟

جب آپ کا بیٹا ایک کلاس پاس کرتا ہے تو آپ چاہتی ہیں کہ وہ دوسری کلاس بھی کامیابی کے ساتھ مکمل کرے۔

کبھی آپ یہ نہیں کہتی کہ: بس کرو، تم نے مجھے تھکا دیا، اب پڑھائی بند کرو، اس لئے کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر اسے دنیا کی کامیابی مل سکتی ہے، وہ نوکری، تنخواہ اور اعلی مناصب حاصل کر سکتا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ کا خوف کھاؤ اور اپنی اولاد کو اس بات کی عادی بناؤ کہ وہ ہر معاملہ میں آخرت کو دنیا پر ترجیح دیں، ایسا نہ ہو کہ ہوم ورک کی وجہ سے وہ نماز ترک کر دیں، یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہ آپ کا بیٹا بڑا عہدہ دار ہو لیکن وہ منافق کی طرح نماز سے جی چراتا ہو یا کافر کی طرح بالکلیہ نماز پڑھتا ہی نہ ہو، آپ کی عزت وافتخار کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھائے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے، اگر دونوں خوبیاں یکجا ہو جائیں تو اس سے بڑی بات کیا ہو گی)[1] ۔

اگر آپ کو یہ پسند نہیں کہ پڑھائی میں آپ کا لڑکا کمزور رہے تو آپ اس سے کیسے خوش ہو سکتے ہیں کہ دونوں جہان کے پالنہار کی نظر میں آپ کا لڑکا بے وقعت ہو جائے...!

یہ منافقوں کی صفت ہے کہ (جب امانت دی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتے ہیں) اللہ کی دی ہوئی امانت میں خیانت نہ کریں...!

(1 أبناؤنا والصلاة

تجربہ:(۲۳)

کچھ مائوں کا حال یہ ہے- اللہ انہیں ہدایت دے-- کہ جب ان کا بچہ سبق یاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا یا اسکول ٹائم پہ جانے کے لئے سویرے نہیں سوتا تو وہ اس پر چیختی چلاتی اور انہیں مارتی پیٹتی ہیں.... لیکن وہی بچہ جب نماز نہیں پڑھتا تو تجاہل برتتی ہیں...!!!

میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ میرا بچہ جب سات سال کا ہو گیا تو میں نے اس پر نہ کوئی دباؤ بنایا اور نہ ہی نماز کے لئے اسے مارا تا کہ وہ نماز سے متنفر نہ ہو.... بلکہ میں اسے نرمی اور پیار سے سمجھاتی کہ:

(اگر نماز نہیں پڑھوگے تو اللہ تعالی خفا ہوں گے... پھر تمہیں اس جنت سے محروم کر دیں گے جس میں تمہاری پسند کی ہر ایک چیز موجود ہے... کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں 'تم' تمہارے والد اور بھائی سب ایک ساتھ جنت میں جمع ہوں؟

اگر یہ چاہتے ہو تو ہم سب کے لئے نماز کی پابندی اور اللہ کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے...)

میں ہر روز اسے یہ بات کہتی... اس کے سامنے جنت کی بہت سے صفات بیان کرتی تا کہ اس کے اندر اس کا شوق پیدا ہو اور وہ نماز کی پابندی کرنے لگے...

الحمد للہ میرا بیٹا جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے کا عادی ہو گیا اور جب بڑا ہوا تو اس کی یہ عادت برقرار رہی...

میں اپنے تمام بیٹے بیٹیوں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتی تھی.....

میں نے یہ باتیں ہر اس ماں کے لئے لکھی ہے جو اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دینے میں کوتاہی اور تجاہل برتتی ہیں، یادرکھیں کہ آپ کی اولاد کی ذمہ داری خود آپ کے کندھوں پر ہے اور کل قیامت کے دن ہمارا پروردگار جب آپ سے ان کی بابت بازپرس کرے گا تو آپ کیا جواب دیں گی؟...

تجربہ:(۲۴)

بچوں کو نماز کی تربیت دینے کا قصہ اس وقت شروع ہوا جب میری بڑی بیٹی سات سال کی اور اس کا بھائی چھ سال کا تھا، میں انہیں اذان سننے پر ابھارا کرتی..

اذان کا کیا مقصد ہوتا ہے..؟

اذان سننے کے بعد ہمارے اوپر کیا واجب ہوتا ہے..؟ معلوم سی بات ہے کہ اذان کے بعد ہمارے اوپر نماز واجب ہو جاتی ہے۔

میں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نماز ادا کرتی... ان کی عملی تربیت کی غرض سے قدرے بلند آواز میں سورہ فاتحہ پڑھتی اور اس کے بعد چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتی ...ہر نماز میں یہی طریقہ اپناتی رہی یہاں تک کہ نماز کے اوقات میں نماز ادا کرنا میرے بچوں کے لئے روزانہ کا معمول سا بن گیا اور وہ اذان سے حد درجہ وابستہ ہو گئے..

کچھ دنوں کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کے اندر نماز کے سلسلے میں کچھ سستی پیدا ہو گئی ہے... میں انہیں کبھی ڈراتی اور کبھی رغبت دلاتی جس کا ان پر بڑا اثر ہوتا.... در حقیقت میں اسے اپنے نفس اور اپنی اولاد کے ساتھ ایسا جہاد سمجھتی تھی جس کے ذریعہ میں اللہ کی رضا چاہتی تھی...رہی بات نمازِ فجر کی تو چھوٹے بڑے کسی پر بھی اس وقت رحم –جو کہ چھوٹی رحمت ہے– نہیں کرتی، بلا مبالغہ میرے گھر کے سارے افراد یک بارگی نماز کے لئے بیدار ہوتے اور پھر اسکول کے ٹائم تک دوبارہ سو جاتے ہیں.... بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے لئے میں نے یہ طریقہ بھی اپنایا کہ ان کے لئے کچھ اثر انگیز آڈیو کیسٹ خریدی... جو حسن خاتمہ اور ہولناک موت جیسی مؤثر موضوعات پر مشتمل تھیں۔

سوال: اس شخص کا کیا حکم ہے جو سرکاری (کام کاج کے) اوقات کے حساب سے الارم لگاتا ہے اور فجر کی نماز اس وقت سات بجے یا ساڑھے چھ بجے ادا کرتا ہے؟ کیا وہ گناہگار ہوگا؟ اور اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اپنے اس عمل میں بے شک گناہگار ہے' اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں' اللہ نے اپنے اس فرمان میں اس پر نکیر کی ہے: ﴿بَلۡ تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓ ﴿١٧﴾﴾ [سورة الأعلى: 16-17].

ترجمہ: لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔

اس کی یہ نماز نہ تو قابل قبول ہے اور نہ اس سے وہ عہدہ برآ ہو سکتا ہے' اسے اللہ کے حضور توبہ کرنا چاہئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا چاہئے۔ اس کے بعد کام کے وقت تک سوئے رہے تو کوئی حرج نہیں[1] ۔ ابن باز رحمہ اللہ

---

[1] فتاوی مہمۃ عن صلاۃ الفجر: ترتیب: سالم الجہنی: صفحہ: ۱۹

تجربہ:(۲۵)

اللہ کا فضل ہے میں اپنے شوہر کے تعاون سے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں کامیاب ہوئی...ہم نے اپنے گھر میں اخلاق سوز چینلز نہیں لگوائے اور نہ ہی گھر کے اندر فحش لٹریچر کے لئے کوئی جگہ اور گنجائش باقی رکھی۔

جب سے میرے بچے اس دنیا میں آئے انہوں نے گھر کے اندر قرآن کریم اور اسلامی تقاریر کے علاوہ کوئی آواز نہیں سنی....احکام الہیہ کی پاسداری اور نماز کی پابندی کے سلسلے میں اس ماحول کا ان پر بڑا اثر پڑا۔

جب جب میں نماز پڑھتی تو میری ننھی منی بچیاں بھی میرے ساتھ نماز پڑھتیں...جب ان کی نماز میں مجھے کوئی غلطی نظر آتی تو میں انہیں متنبہ کرتی تاکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی غلطیاں ختم ہوتی رہیں اور دیر تک باقی نہ رہیں۔

میرے شوہر میرا بہت تعاون کرتے' بچوں کو پیار دلار سے سمجھاتے اور انہیں نماز کی رغبت دلاتے' ان کے لئے ٹافیاں اور کپڑے خریدتے...جو تمام نماز کی پابندی کرتا بہ طور خاص فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا اسے کبھی ایک اور کبھی دوریال بہ طور انعام دیتے...جس کا ان کے دل پر بڑا اثر ہوتا۔

جو وقت پر نماز نہیں پڑھتا اسے یا تو پیسوں سے محروم کر دیتے' یا اسے رشتہ داروں کے یہاں نہیں لے جاتے یا سیر و تفریح کے لئے جاتے تو اسے ساتھ نہ لے جاتے...وغیرہ

سؤال:اس شخص کا کیا حکم ہے جس کی جماعت بچوں کو بیدار کرنے کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہے؟ آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب: میں اسے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اذان سے پہلے بچوں کو جگایا کرے تاکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر سکے، بچوں کو جگانے کی خاطر جماعت چھوڑ دینا جائز نہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ بچوں کو ایسے وقت میں بیدار کرے کہ بچے بھی جاگ جائیں اور جماعت بھی مل جائے، اگر ایسا کرے کہ اذان تک یوں ہی بیٹھا رہے اور جب اذان ہو جائے تب بچوں کو جگانا شروع کرے اور ان کی تعداد زیادہ ہو یا وہ گہری نیند سوتے ہوں جس کی وجہ سے وقت نکل جائے اور جماعت فوت ہو جائے تو یہ اس کی اپنی کوتاہی اور خامی شمار ہو گی۔(ابن عثیمین رحمہ اللہ)

چھوٹا مہمان

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر مہمان بنے، رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے حجرے میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا کہ: کیا انہوں نے نماز پڑھ لی؟

(امام ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: میں ایک شب کو اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھا، جب رات ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا: کیا بچہ نماز پڑھ چکا؟ آپ کو بتایا گیا کہ: ہاں، اس نے نماز پڑھ لی[1]۔

ابن عباس اس وقت ایک چھوٹا سا نابالغ بچہ تھے، اس کی دلیل یہ ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غلام سے موسوم کیا ہے اور غلام کا اطلاق پیدائش سے لے کر بلوغ تک کے بچہ پر ہوتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں اس بات کی دلیل اور رہنمائی ملتی ہے کہ جس کے پاس رشتہ دار کا کوئی بچہ مہمان بنے تو ان کے لئے ضروری ہے کہ بچہ نماز پڑھ رہا ہے یا نہیں، اس کا خیال اور دھیان رکھیں، یہ قابل افسوس مشاہدہ ہے کہ کچھ بچوں کے والدین نماز اور دینی معاملات میں ان پر توجہ رکھتے ہیں لیکن وہی بچے جب اپنی خالہ، ماموں، دادی نانی، پھوپھی، چاچا اور دادا نانا کے گھر جاتے ہیں تو پہنچتے ہی ان کی حالت یکسر بدل جاتی ہے، انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ لا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم

---

[1] اسے امام ابوداؤد نے أبواب قیام اللیل میں باب فی صلاۃ اللیل کے تحت روایت کیا ہے، حدیث نمبر: (۱۳۵۳)(۴/۱۶۳) اور اسے امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے: (صحیح سنن أبو داؤد: ۱/۲۵۳)

اس طرح چند گھڑیوں میں وہ عادت منہدم ہو جاتی ہے جسے ان کے والدین اللہ کے فضل سے مہینوں اور سالوں میں جاں فشانی سے تعمیر کر پاتے ہیں۔ رشتہ داروں –خواہ وہ حضرات ہوں یا خواتین- کو اپنے رشتہ داروں کے بچوں کے سلسلے میں اللہ کا خوف کھانا چاہیے اور ان کی نماز اور دین داری کی بابت اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرز جاں بنانا چاہیے[1]۔

---

[1] الاحتساب علی الأطفال:۲۶-۲۷

تجربہ:(۲۶)

میں کئی لڑکے اور لڑکیوں کی ماں ہوں.... میں نے ان کی تربیت میں جو رویہ اور طریقہ اپنایا اس کی روداد آپ کو سنانا چاہتی ہوں... میں نے اپنی ساری قوت وطاقت پہلی اولاد کی تربیت میں جھونک دی کیوں کہ خواہ وہ نیک ہو یا بد اپنے بھائی بہنوں کے لئے آئیڈیل اور نمونہ بننے والا تھا۔ جب اللہ نے مجھے پہلی اولاد سے نوازا تب سے میں لولگا کر یہ دعاء کرتی کہ اللہ اس کی تربیت میں میری مدد فرما اور اسے نیکوکار اور پرہیز گار بندہ بنا۔ میں ہر نماز میں رورو کر اللہ سے دعاء کیا کرتی... اس سب پر مستزاد یہ کہ اسے بے راہ روی سے دور رکھنے کے لئے میں نے پوری جتن کی.. اپنے گھر میں اخلاق باختہ چینلز نہیں آنے دی.... اور نہ مجھے یہ گوارا تھا کہ گھر کے اندر گانے بجانے اور میوزک کی آواز سنوں.... جب اپنے بیٹے کے ہاتھ میں اس قبیل کی کوئی چیز دیکھتی تو پیار اور دلار سے اس کے ہاتھ سے وہ لیتی اور اسے نفع بخش دینی کیسٹ تھما دیتی... جب اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتی تو اپنے ساتھ کوئی اسلامی کیسٹ رکھ لیتی اور اسے کہتی کہ ہمارے ساتھ اسے سنے۔

ساتھ ہی ساتھ میری یہ بھی کوشش ہوتی کہ وہ ہر وقت کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرے، میں اس کا پورا دھیان رکھتی اور اس کے لئے اسے آمادہ کیا کرتی تھی، حتی کہ موسم سرما کی سخت ٹھنڈ راتوں میں بھی اسے نماز کی پابندی کا حوصلہ دیتی اور اس پر اس کی تعریف کیا کرتی۔

میں اسے یہ بھی رغبت دلاتی کہ وہ حفظ قرآن کے حلقوں میں شریک ہو، ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کرے اور نیک صحبت اختیار کرنے کا جویا رہے۔

میں بیشتر اس کے کانوں میں یہ بات ڈالا کرتی کہ ان شاء اللہ تم جلد ہی اس محلہ کے امام بننے والے ہو، اس کے بعد ان شاء اللہ حرم شریف کے بھی امام بنو گے... اب میرا بیٹا انیس سال کا ہو چکا ہے اور الحمد للہ میں

اسے یہ سمجھتی ہوں اور میں اللہ کے سامنے کسی کا تزکیہ نہیں کرتی کہ وہ ان چنیدہ نوجوانوں میں سے ایک ہے جو وقت پر مسجد کے اندر نماز کی پابندی کرتے ہیں.... ذکر الٰہی کی مجلسوں میں حاضری دینے کے خواہاں رہتے ہیں... اس سے مجھے دوسرے بچوں کو بھی تربیت دینے میں مدد ملی... وہ ہمیشہ اپنے بھائیوں کو نماز کا حکم دیتا اور اپنے ساتھ انہیں مسجد لے کر جاتا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اور اسے اپنی اطاعت وبندگی پر ثابت قدم رکھے۔ وللہ الحمد أولا وآخرا

تجربہ:(۲۷)

یہ میرا اپنا تجربہ ہے اور اپنے شوہر کے ساتھ اب تک اس تجربہ سے گزر رہی ہوں' وہ ایک نیک طبیعت انسان ہیں اور الحمد للہ فجر کے علاوہ تمام نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اس لئے کہ ان کی نیند نہایت ہی گہری ہے' فجر کی نماز کا پابند کرنے کے لئے میں نے ان کے ساتھ درج ذیل طریقے اپنائے:

۱-جلد سونا-------اس سے ان کی نیند اور بڑھ گئی

۲-تھوڑے سے پانی سے ان کے منہ پر چھینٹے مارتی------ایسا کرنے سے وہ بدزبانی کرنے لگتے

۳-چادر چھین لیتی---------اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا کیوں کہ وہ دوبارہ سو جاتے ہیں

۴-مسلسل انہیں جھنجھوڑتی اور آواز دے کر جگایا کرتی-----اس اسلوب سے بھی میں تھک چکی ہوں کیوں کہ جگاتے جگاتے جماعت ختم ہو جاتی ہے پر وہ نہیں جاگتے۔

بالآخر.....میں اس پریشانی کو اب بھی جھیل رہی ہوں اور اپنے شوہر کو نماز فجر کا پابند بنانے کے لئے کوئی فوری حل اور کامیاب طریقہ چاہتی ہوں۔

قارئین بھائیو! میں نے آپ کے سامنے یہ تکلیف دہ تجربہ ذکر کیا ہے حالانکہ میں نے بہت سچی کوششیں کی اور میں اپنے شوہر کی بات کر رہی ہوں نہ کہ اولاد کی' اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب اہل خانہ فجر کی نماز کی بابت اپنے بچوں کو چھوٹ دیدیتے ہیں تو اس کا انجام کیا ہوتا ہے' بچہ اسی عادت کے ساتھ بڑا ہوتا ہے' اس کی شادی ہو جاتی ہے' اس کے بچے ہو جاتے ہیں' پھر بھی وہ نماز کو مؤخر کرنے کی عادت سے باز نہیں آتا.... بھلا ایسا شخص اپنی اولاد کو نماز کی تربیت کیسے دے سکتا ہے جو خود نماز کے وقت خواب میں مست رہتا ہو....؟

اس پر مستزاد یہ کہ اس کی بیوی خود اس کی وجہ سے پریشان رہتی ہے...بجائے اس کے کہ وہ اطاعت الٰہی میں اپنی بیوی کا تعاون کرتا وہ اپنے اور اپنی اولاد کے تعلق سے بیوی پر ایک قسم کا بوجھ بن کر رہ گیا ہے ۔بچوں کو نماز کا پابند کرنے اور وقت پر نماز فجر کا حکم دینے کی ذمہ داری سے وہ مکمل طور پر دستبردار ہو چکا ہے!

اللہ اس خاتون کی مدد فرمائے'میں اسے یہ مشورہ دینا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے شوہر کو کام کے وقت اور آفس کے ٹائم پر بھی نہ جگائے'سوائے اس شرط کے ساتھ کہ وہ فجر کی نماز کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ بیدار ہوں گے۔ شیطان اور اپنے شوہر کے نفس امارہ سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے اس موقف میں سنجیدہ رہے۔کیوں کہ وہ اس کا محبوب شوہر ہے اور کوئی مومنہ خاتون یہ نہیں پسند کر سکتی کہ فجر کی نماز چھوڑ کر سوئے رہنے کی وجہ سے اس کے شوہر کا سر پتھر سے کچلا جائے۔ اس لئے آپ بہ قدر استطاعت ان کا تعاون کیجئے!

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۔بیان کیا کہ: پھر جو چاہتا اپنا خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا، پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئیں تھیں......

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ "فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ: آج رات میں نے عجیب و غریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا: ہم آپ کو بتائیں گے۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا تھا.... "[1]

---

[1] بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، حدیث نمبر: (۶۶۴۰)(۶/۲۵۸۳)

تجربہ:(۲۸)

دادا کا کردار

جب میرا بیٹا پورا ہفتہ تمام نمازوں کی پابندی کرتا تو میں اسے ہفتہ میں ایک علامتی انعام سے نوازتی، مسجد میں میرے بیٹے کو بچوں سے شناسائی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد جانے میں اسے بہت زیادہ حوصلہ ملتا.... میں اس کے وضوء اور نماز پر توجہ رکھا کرتی تھی....وہ جب نماز میں سرعت سے کام لیتا یا وضوء میں کوئی نقص رہ جاتا تو میں فوراً سمجھاتی اور پیار دلار سے نصیحت کرتی تاکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی غلطیاں بھی بڑی نہ ہوتی جائیں۔

رہی بات باجماعت نماز فجر کی تو اس کا سہرا اس کے اہل خانہ کو جاتا ہے، میں اس معاملہ میں ہار مان چکی تھی، لیکن اللہ کا کرنا ہوا کہ اس کے دادا ایک ماہ کے لئے ہمارے گھر قیام پزیر ہوئے، وہ میرے بیٹے کو فجر کی نماز کے لئے آمادہ کرنے لگے، وہ اس کے سر کے پاس کھڑے ہوجاتے اور کہتے: (نماز نیند سے بدرجہا بہتر ہے... شیطان ابھی تم سے کہہ رہا ہوگا کہ: مت جاگو... نیند زیادہ پیاری ہے.....بیٹا آؤ..جاگ جاؤ.....شیطان کو غصہ دلاؤ اور وضوء اور نماز کے ذریعہ اس سے مقابلہ کرو)

وہ اس روش پر قائم رہے یہاں تک کہ میرا بیٹا اپنے والد کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کا عادی ہوگیا۔ وللہ الحمد

اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ يَٰبُنَيَّ أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ﴿١٧﴾ ﴾ [سورة لقمان:17]

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے تو نماز قائم رکھنا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے لقمان علیہ السلام کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا' کیوں کہ نماز ایک بنیادی اور اہم ترین عبادت اور تمام بھلائیوں کا ستون ہے۔

تجربہ:(۲۹)

معلمہ کا کردار(۱)

میری شاگردائیں نو سے دس سال کی ہیں....سب سے پہلے میں ان کے سامنے جنت کے اوصاف اور خوبیاں کرنا شروع کی اور بتائی کہ اس کے اندر ہر طرح کی خوبیاں' بھلائیاں اور لذتیں ہیں....میں نے دیکھا کہ اس عمر کی لڑکیاں اور بچے کھانے پینے کی چیزیں بے حد پسند کرتے ہیں' بہ طور خاص میوہ جات اور ٹافیاں ان کے لئے مرغوب ہوتی ہیں......میں نے انہیں بتایا کہ جنت ان چیزوں سے بھری ہوئی ہیں...اور اس میں اس سے بہتر چیزیں بھی بھرپور مقدار میں موجود ہوں گی....!میں انہیں یہ بھی کہتی کہ:جنت میں صرف نمازی ہی جائیں گے!

اس کے بعد میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ انہیں وضوء خانہ لے جاکر وضوء کراتی...پھر مدرسہ کی مسجد میں جاکر ہم سب لوگ ایک ساتھ ظہر کی نماز ادا کرتے۔

مجھے محسوس ہوا کہ وہ فیلڈ ورک زیادہ پسند کرتی ہیں....چنانچہ میں اس توجہ دینے لگی...ساتھ ہی انہیں نماز کے تعلق سے دلچسپ واقعات سناتی اور اسلام کی برگزیدہ اور نامور خواتین کی نظر میں نماز کی کیا اہمیت تھی...اس سے انہیں روشناس کراتی۔

معلمہ کا کردار (ب)

جب میری بیٹی سات سال کی ہو گئی تو میں اللہ پاک و برتر کے حکم کی بجا آوری اور رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی تابعداری میں اسے نماز کا حکم دینے لگی.... لیکن میری بیٹی ایک وقت کی نماز پڑھتی اور دوسرے وقت کی چھوڑ دیتی تھی....جب میری بیٹی ابتدائیہ کے چوتھے درجہ میں پہنچی تو اس کی دینیات کی استانی کا اس کے اوپر اتنا بڑا اثر ہوا کہ وہ وقت کی پابندی اور تمام تر خشوع و خضوع کے ساتھ ہر وقت کی نماز ادا کرنے لگی...اس کی وجہ یہ ہوئی کہ دینیات کی استانی نے اپنی شاگرداؤں کے سامنے یہ بیان کیا کہ دنیا اور آخرت میں تارک صلوۃ کو کیا سزا ملتی ہے اور اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

والدین یا ان میں سے کوئی ایک ایسا کر سکتے ہیں کہ مدرسے سے رابطہ کریں یا مدرسہ جا کر استاد یا استانی سے بات کریں کہ وہ طلبہ اور طالبات کو نماز کی اہمیت کے بارے میں بتائیں اور خاص طور سے ان کے بچوں پر دھیان رکھیں اور انہیں ہمیشہ نماز کی پابندی کرنے پر ابھارا کریں۔

والدین ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ استاد یا استانی کو نماز سے متعلق کوئی پمفلیٹ یا کتاب بھیجیں اور انہیں کہیں کہ طلبہ کے سامنے یہ کتاب پڑھی جائے' خاص طور سے اس جماعت میں اس کا اہتمام کیا جائے جس میں اس کے بچے یا بچیاں ہوں' اور اللہ سے اس پر اجر کی امید رکھیں کہ دیگر فرزندان اسلام بھی اس سے مستفید ہوں گے۔

تجربہ:(۳۰)

استاد کا کردار

جب میں نماز پڑھتی ہوں تو اپنے ساتھ بیٹے کو بھی کھڑا کر لیتی ہوں تا کہ مجھے دیکھ کر وہ بھی نماز پڑھا کرے..بار بار کوشش کرنے کے نتیجے میں میرا بیٹا اب ہر دن کئی وقت کی نماز پڑھنے کا عادی ہو گیا ہے ...ایک دن ایسا واقعہ پیش آیا کہ اللہ کے شکر سے اس واقعہ نے میری‘میری اولاد اور میرے شوہر کی زندگی کا کایا پلٹ کر رکھ دیا‘ہوا یوں کہ ابتدائیہ کے پانچویں درجہ کے استاد نے شاگردوں سے کہا: جو طالب علم مسجد میں نماز پڑھے گا اسے ایک انعام دیا جائے گا۔

سچائی یہ ہے کہ میں اور میرے شوہر کبھی کبھار اچانک فجر کی نماز پڑھتے تو پڑھتے ورنہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

ادھر میرے بیٹے کی حالت یہ تھی کہ وہ مسلسل روتا رہتا کیوں کہ محلہ کے بچے استاد کو بتاتے کہ وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتا.... لیکن مجھے یہ ڈر بھی ستاتا کہ میرا بیٹا تنہا اندھیرے میں مسجد کیسے جائے گا۔

اسی وجہ سے میں فجر کی نماز کے لئے الارم لگانے لگی اور خود بھی جاگتی اور شوہر کو بھی جگاتی کہ بیٹا کو مسجد لے جائیں...اللہ کا فضل دیکھئے کہ اب ہماری باجماعت نماز فجر فوت نہیں ہوتی۔

بسا اوقات استاد حقیقی باپ سے بھی زیادہ بہتر باپ واقع ہوتا ہے

تجربہ:(۳۱)

مسجد کے امام کا کردار

عام طور پر میں اپنے بیٹے ابراہیم سے کہتی ہوں کہ والد کو نماز کے لئے بیدار کر دے...اس کے والد اسے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بھی ان کے ساتھ مسجد جانا چاہتا ہے.... ابراہیم اس سے خوش ہوا کرتا اور اس کے والد اس شرط پر اسے مسجد لے جاتے کہ وہ ادب کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور دوڑ بھاگ نہیں کرے گا' اگر وہ ادب کے ساتھ نماز پڑھے گا تو وہ اسے ٹافی خرید کر دیں گے۔

ایک دفعہ کی بات ہے کہ ابراہیم مسجد سے آیا تو بہت خوش تھا' اس نے مجھ سے کہا کہ: میں نے مسجد کے امام سے سلام کیا تو انہوں نے مجھے ایک کیسٹ تحفہ دیا....ابو میں ہر روز آپ کے ساتھ مسجد جایا کروں گا۔

مسجد کے امام –اللہ ان کو بہتر بدلا عطا کرے- نے میرے بیٹے سے بات چیت کی اور اس کے سامنے اسے دعائیں دی...اور اس سے کہا کہ دوسری نماز میں بھی ان سے ملے....ان سب کا فائدہ یہ ہوا کہ ابراہیم کو مسجد جانے کا حوصلہ ملنے لگا۔

رہی بات میری شیماء کی تو میں اسے بتایا کرتی کہ تارک صلاۃ کے چہرہ پر اللہ تاریکی پیدا کر دیتا ہے اور جو نماز کی پابندی کرتا ہے اس کے چہرہ کو پر نور کر دیتا ہے....وہ چاہتی کہ تھی کہ نماز

کے نور سے اس کا چہرہ منور ہو جائے اور اسے یہ نہایت ناپسند اور ناگوار تھا کہ اس کا چہرہ گناہوں کی تاریکی سے سیاہ ہو جائے۔

میری نظر میں سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ: بات چیت کے ذریعہ نماز کے لئے آمادہ کیا جائے... تحفے دئے جائیں اور بار بار نماز کی تلقین کی جائے۔

آپ صلی اللہ نے فرمایا: "نماز نور ہے" مسلم

یعنی: دل کا نور ہے، جب دل منور ہوتا ہے تو اس کی روشنی سے چہرہ بھی دمکنے لگتا ہے اور دل کو انشراح حاصل ہوتا ہے، نماز قبر کی بھی روشنی ہے، قبر میں ایسی تاریکی ہوگی کہ انسان سورج اور چاند بھی نہ دیکھ سکے گا، جو انسان نمازی ہوگا اس کی قبر کو نور سے منور کر دیا جائے گا... اسی طرح نماز انسان کے لئے حشر میں بھی نور کا باعث ہوگی... اللہ فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم ﴿١٢﴾﴾ [سورة الحديد:12]. [1]

ترجمہ: قیامت کے دن تو دیکھے گا کہ مومن مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں دوڑ رہا ہوگا۔

[1] ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب: من أحکام الصلاۃ:۵

تجربہ:(۳۲)

پھوپھی کا کردار

میرا بھائی اور ان کے اہل خانہ ہمارے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں' ان کی ایک بیٹی ہے جو ابتدائیہ میں پڑھتی ہے' میں اس کی معلمہ بھی ہوں' وہ عصر کے بعد شعبہ حفظ میں میرے پاس پڑھا کرتی ہے ...ہمارے حلقہ تحفیظ القرآن میں یہ نظام ہے کہ بچوں کو نماز کا طریقہ سکھایا جاتا ہے' جب ہم گھر میں ہوتے ہیں اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں اسے کہتی ہوں کہ وضوء کرے اور نماز کے لئے تیار ہو جائے ....اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ شعبہ حفظ قرآن کی معلمہ بنے گی' بچوں کو نماز پڑھنا سکھائے گی اور ان کی امامت کرے گی تاکہ اس کی ساتھیاں اس کی تربیت میں عملی طور پر نماز کا طریقہ سیکھ سکیں' اس کے لئے میں نے ایک شرط رکھی کہ پہلے وہ خود اپنی نماز درست اور بہتر کرے' وہ اس پیش کش سے بہت خوش ہوئی اور اس کا اہتمام کرنے لگی۔

یہ طریقہ چھوٹی بچیوں کو نماز سکھانے کے لئے کارگر اور مؤثر ثابت ہوا...کیوں کہ وہ یہ زیادہ پسند کرتی ہیں کہ ان کی معلمہ ان کی ہی طرح چھوٹی ہوں...دوسری بات یہ کہ طالبات اپنی نمازیں درست کرنے کی حرص مند اس لئے بھی تھیں کہ ان میں سے جو زیادہ بہتر اور مکمل طریقہ سے نماز ادا کرتی وہ اگلی دفعہ امامت کا فریضہ انجام دیتی تھی....ان سب کے ساتھ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے میں انہیں چاکلیٹ اور کچھ زیورات بھی دیا کرتی تھی۔

وہ تمام لوگ جو بچوں کی سرپرستی و نگرانی اور تربیت پر مامور ہیں' خواہ وہ دادا دادی ہوں یا پھوپھے پھوپھیاں یا ماموممانیاں وہ سب اس بات کے بھی ذمہ دار ہیں کہ ان بچوں کو نماز کا حکم دیں' انہیں بھلائی پر ابھاریں اور برائی سے روکیں' کیوں کہ جو شخص کسی کی نیابت کرتا ہے

اس کے اوپر وہ ساری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو نیابت کئے جانے والے پر عائد ہوتی ہیں۔ ہر انسان بہ قدر استطاعت اپنی ذمہ داریوں کا مسئول ہے۔اس معاملہ میں یتیموں کے اولیاء یکساں ذمہ داری کے حامل ہیں' کیوں کہ وہ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ان کے والدین کے نائب اور جاں نشیں ہیں' اسی طرح بچوں کے اساتذہ اور مربیان بھی اس حکم میں داخل ہیں۔

تجربہ:(۳۳)

بڑے بھائیوں کا کردار

ہر بچہ اپنے بڑوں کی تقلید اور نقل کرنا پسند کرتا ہے...بچوں کے اس فطری رجحان سے مجھے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں مدد ملی اور میں نے اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کیا.....میں اپنی بچیوں کے لئے جائے نماز اور دوپٹے لائی.... ان میں سے جو نماز کی پابندی کرتی اسے مادی اور معنوی دونوں طرح سے سراہتی ...کوشش کرتی کہ ان کے درمیان عبادت میں سبقت کرنے کا ماحول پیدا کردوں' اللہ فرماتا ہے:﴿خِتَٰمُهُۥ مِسۡكٞۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ ٱلۡمُتَنَٰفِسُونَ ٢٦﴾ [سورة المطففين:26].

ترجمہ: جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی'سبقت لے جانے والے کو اسی میں سبقت کرنا چاہئے۔

میں اپنے بچوں کو ہمیشہ بتایا کرتی کہ جو نماز چھوڑتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہے اور کفر کی سزا جہنم ہے۔اللہ کی پناہ

میں وقتاً فوقتاً ان کے کانوں میں یہ بات بھی ڈالتی رہتی کہ میں بہت ساری چیزوں میں تمہارے ساتھ عفو ودرگزر سے کام لیتی ہوں' اگر میرا ذاتی حق ہو تو اس میں کوتاہی اور کمی مقبول ہے'لیکن اللہ پاک کے حقوق میں کسی طرح کی کوئی کوتاہی ہرگز قابل قبول نہیں' اگر رغبت دلانے سے تم نہیں مانوگی تو مجھے تمہاری سزا کے لئے کوئی مناسب طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔

میں نے اپنے بڑے بچوں سے بھی چھوٹوں کو نماز کا پابند کرنے کے سلسلے میں تعاون لیا...میرا بڑا بیٹا چھوٹے کو اپنے ساتھ مسجد لے جایا کرتا۔

میں نے ان کے اندر یہ روح ڈال دی کہ' اگر بڑا سستی کرے تو نماز کے معاملہ میں چھوٹا بھی بڑے کو متنبہ کر سکتا ہے' اگر کوئی نماز میں لاپرواہی کرے تو دوسرا اس کو متنبہ کرے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

ہر وہ انسان جس کی بات سنی اور مانی جائے' اس پر واجب بنتا ہے کہ اپنے ماتحتوں کو نماز کا حکم دے۔ یہاں تک کہ نابالغ بچوں کو بھی نماز کی رغبت دلائے۔ اگر کسی کی سرپرستی میں کوئی یتیم یا کوئی بچہ ہو اور وہ اسے نماز کا حکم نہ دے تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وجہ سے وہ سخت سزا سے دوچار ہو گا۔[1]

---

(1) مجموع الفتاوی: ۲۲/ ۵۰-۵۱

بہن کا کردار:

میں نے اپنے سات سالہ بھائی کو مسجد میں نماز پڑھنے کا عادی بنایا....جب نماز کا وقت ہوتا اور وہ کھیل میں مصروف ہوتا تو میں اسے مسجد جانے کی تنبیہ کرتی...جب انکار کرتا تو اسے دھمکاتی کہ والد صاحب کو بتادوں گی.... کبھی وہ دھمکی سے ڈر کر مسجد جانے کے لئے تیار ہو جاتا اور کبھی بدستور کھیل میں لگا رہ جاتا اور دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کرتا....ایسے موقع پر میں ابو جان کو فون کرکے بتاتی تو وہ اسے تھوڑی ڈانٹ ڈپٹ کرتے تاکہ وہ نماز سے غافل اور متنفر نہ رہے۔ اس کے بعد اگر وہ بات مان لیتا تو میں اسے حوصلہ افزا تحائف سے نوازتی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ بہت کم ہی نمازیں اسے فوت ہوتی ہیں۔ کبھی کبھار کھیل کو دیا نیند کی وجہ سے چھوٹ جایا کرتی ہے ورنہ وہ ہر نماز کی پابندی کرتا ہے۔

بھائی کا کردار:

میرے والد ابو عبد اللہ ستر سال کے ہو چکے ہیں... انہوں نے ہمیں بتایا کہ: ہمیں نوجوانی میں نماز کی پابندی کی تربیت دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہمیں مسجد جانے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی... میرا ایک بھائی سن بلوغ کو پہنچ چکا تھا لیکن جب ہم سب بھائی فجر کی نماز کے لئے جاتے وہ اپنی گہری نیند میں مست رہتا اور جگانے کے بعد بھی بیدار نہ ہوتا! ہمیں یہ پسند نہ تھا کہ ہمارا کوئی بھائی فجر کی نماز میں پیچھے رہے.... میں اس کی نظر میں فجر کی نماز کو محبوب بنانے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔ میں نے اس سے کہا: اگر تم دو ہفتے تک باجماعت نماز فجر کی پابندی کروگے تو تمہیں ایک قیمتی انعام دوں گا۔ وہ میری راست گوئی سے واقف تھا اس لئے ہمارے ساتھ نماز فجر کی باجماعت پابندی کرنے لگا۔

جب دو ہفتے ہو گئے تو میں نے اسے انعام دیا لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور گویا ہوا کہ: میں صرف ایک اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہوں۔ اللہ آپ کو بہتر بدلا عطا کرے کہ آپ نے میرا تعاون کیا۔

اللہ فرماتا ہے: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾﴾ [سورة الماعون:4-5].

ترجمہ: ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی وادی ہے) جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

یعنی ان کے لئے عذاب، ہلاکت وتباہی اور جہنم میں ایک وادی ہے۔

ہر چند کہ اللہ نے انہیں نمازی سے موسوم کیا ہے تاہم نماز کو مؤخر کرنے کی وجہ سے انہیں ویل کی وعید سنائی ہے۔

تجربہ:(۳۴)

میں نے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں اللہ سے مدد و اعانت طلب کی‘ اس کے بعد اپنے شوہر‘ بڑے بیٹوں اور ان تمام افراد کا تعاون حاصل کی جن پر نماز فرض ہو چکی تھی... میں نے اپنے بڑے بیٹوں سے کہا کہ جب نماز کا وقت ہو اور ان کے سات سے دس سال تک کے بھائی سو رہے ہوں تو انہیں جگا کر نماز کے لئے تیار کریں اور انہیں عام حالات میں بھی نماز کی تنبیہ کرتے رہا کریں۔ میرا اپنا عمل یہ رہا کہ میں آیات ور احادیث کی روشنی میں نماز کی فضیلت واہمیت بیان کر کے بچوں کو اس کی رغبت اور شوق دلاتی اور بیشتر ان کے کانوں میں اللہ کی یہ آیت ڈالتی رہتی کہ: ﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلسَّٰبِقُونَ ۝١٠ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝١١﴾ [سورة الواقعة: ١٠-١١].

ترجمہ: جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں اور وہ بالکل نزدیکی حاصل کئے ہوئے ہیں۔

میں ان کے سامنے جنت کے وہ اوصاف بیان کرتی جو سورہ واقعہ اور انسان وغیرہ میں وارد ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے یہ حوصلہ بخش اشعار بھی گنگنایا کرتی تھی:

بني توضأ وقم للصلاة — وصل لربك تكسب رضاه

إذا رضي الله عن مسلم — اتاه السعادة ونال الهناء

ترجمہ: میرے پیارے بیٹے! وضوء کر اور نماز کے لئے کھڑے ہو جا‘ اپنے رب کے لئے نماز ادا کر تجھے پالنہار کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ جب اللہ کسی مسلمان سے خوش ہوتا ہے تو اسے سعادت وکامرانی اور خوشحالی وفارغ البالی عطا کرتا ہے۔

بالعموم میرے بچے دس سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے الحمد للہ نماز کے پابند ہو جاتے ہیں‘ اگر وہ کسی ناگزیر مجبوری کی وجہ سے مسجد نہیں جا پاتے ہیں تو گھر میں ضرور نماز ادا کرتے ہیں... میں پوری کوشش کرتی کہ

ان کی روزانہ کی معمولات اور عام حالات کو اطاعت الٰہی سے وابستہ رکھوں، میں انہیں کہتی کہ: انسان کو جو بھی بھلائی، رزق کی کشادگی اور لوگوں کی عزت و تکریم ملتی ہے وہ سب اللہ کے شعائر کی پاسداری کی (1) بدولت ملتی ہے، اللہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾﴾ [سورة مريم:96].

ترجمہ: بے شک جنہوں نے ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کئے ہیں ان کے لئے اللہ رحمن محبت پیدا کر دے گا۔

﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا ﴿٤﴾﴾ [سورة الطلاق:4].

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔

میرا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ جو لڑکے اور لڑکیاں اور وقت میں نماز ادا کرتے اور جو تاخیر سے نماز پڑھتے ان کے درمیان موازنہ اور تقابل کیا کرتی تھی۔

میں ہمہ وقت یہ دعا بھی کرتی کہ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾﴾ [سورة الفرقان:74].

ترجمہ: اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾﴾ [سورة مريم:96].

---

(1) فتح القدير: ٣

ترجمہ: بے شک جنہوں نے ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کئے ہیں ان کے لئے اللہ رحمن محبت پیدا کر دے گا۔

یعنی: اللہ اپنے بندوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دے گا' انہیں اس محبت کے اسباب بھی اختیار نہ کرنے پڑیں گے... نیز ان کے دشمنوں کے دل میں بھی ان کا رعب پیدا فرمادے گا۔[1]

(1) فتح القدیر:۳:

تجربہ:(۳۵)

نیک صحبت کا کردار

(شعبہ حفظ کے ایک بچہ پر کیئے گئے تجربہ کی روشنی میں)

(أ)

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے یہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے لئے جو وسائل اختیار کئے جاتے ہیں‘ ضروری نہیں کہ وہ سارے وسائل تمام بچوں کے ساتھ یکساں کارگر ثابت ہوں‘ حتی کہ ایک ہی گھر کے مختلف بھائی بہنوں کے ساتھ ایک ہی وسیلہ کارگر نہیں ہوتا....یہی وجہ ہے کہ ہر ایک بچہ اور بچی کے اخلاقی پہلو کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

میرے پاس یتیم بیٹے ہیں الحمد للہ ایک بیٹا بچپن سے ہی والد کے ساتھ مسجد جانے کا عادی ہے اور ہر وقت کی نماز مسجد میں ہی پڑھتا ہے۔ تاہم میری بیٹی اس قدر نماز کی پابندی نہیں کرتی حالانکہ وہ تیرہ سال کی ہو چکی ہے‘ اگر میں پوچھ پاچھ اور تنبیہ نہ کروں تو کبھی کبھار نماز چھوڑ بھی دیا کرتی ہے۔ جب کہ اس کے تمام بھائی الحمد للہ وقت پر نماز کے لئے چلے جاتے ہیں‘ انہیں کچھ کہنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

میں ان اساتذہ کے کردار کو بھی فراموش نہیں کر سکتی جو مدرسہ میں میرے بیٹے کے اندر دینی تعلیمات کی بیج بونے کا نہایت حرص مند رہتے تھے اور اس کی دینیات کا پورا خیال رکھتے تھے۔ یہ ایک بڑا سبب ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ مدرسہ کا کردار بہت مؤثر ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گھر کے کردار سے بھی زیادہ ثر انگیز واقع ہوتا ہے۔ بچہ گھر کے اندر ماں باپ کو دیکھ کر نماز پڑھنا سیکھتا ہے لیکن جب

مدرسہ جاتا ہے تو وہاں کا ماحول[1] نماز کے سلسلے میں گھر ہی کی طرح ہونا چاہیئے تاکہ اس کے دل میں نماز کی محبت جاگزیں ہو جائے۔

نماز چھوڑنے والا لقاء الہی کی نعمت اور اللہ کے دیدار کی لذت سے محروم رہے گا' گناہوں کی معافی اور نیکیوں کی زیادتی کے اہم ترین منبع سے بھی وہ بے بہرہ کر دیا جائے گا۔

[1] والدین مدرسہ سے رابطہ بنا کر یا مدرسہ جا کر استاد یا استانی سے بات چیت کر سکتے ہیں کہ نماز کی پابندی کے لئے ان کے بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(ب)

میں نے اپنے بچوں کو نوجوانی کے بجائے آٹھ سال کی کم سنی میں ہی نماز کی عادت ڈلوانا شروع کر دی تھی ....چونکہ وہ میرے محبوب نظر و جگر ہیں اور مجھے ان کی ذرا بھی اذیت گوارا نہیں' اس لئے میں ان کا مکمل خیال رکھتی اور ان کی راستی و بھلائی کی حرص مند رہتی ...میں نے انہیں فجر کے لئے جگایا کرتی اور اگر وہ نہیں جاگتے تو ان کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی تھی....جو نماز میں پیچھے رہتا اس کے بارے میں ان کے والد کو کبھی کبھار خبر دیتی' ان کے والد نماز کے معاملہ میں بہت سخت اور سنجیدہ واقع ہوئے تھے اور انہیں اس بابت کوئی کوتاہی گوارا نہ تھی۔

جب بچے سن بلوغ کو پہنچ گئے تو میں نے انہیں الحمدللہ حفظ قرآن کے حلقات میں داخلہ کرا دیا۔اس کے بعد ان کی نگرانی کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی بلکہ ان کے بڑے چھوٹوں کا خیال رکھنے لگے اور انہیں نماز کے لئے آمادہ کرنے لگے۔

اب وہ بڑے ہو چکے ہیں' مجھے ان پر ناز ہے' ان میں کچھ مسجد کے امام تو کچھ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گزار ہیں۔

اخیر میں خواتین اسلام کو میں یہ نصیحت کرنا چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ ہار کی لڑی ٹوٹ جائے اور وہ ندامت کے آنسو بہانے پر مجبور ہوں' اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ نماز کے معاملہ میں سستی اور کوتاہی نہ برتیں۔

((اے والدین! اپنی اولاد کو نیک صحبت میں رکھنے کے حرص مند رہیں کیوں کہ بچپنہ اور کم سنی میں انسان جلدی اثر قبول کرتا ہے' اس کی طبیعت شہوت کی طرف مائل ہوتی ہے' اگر وہ کسی کو شہوت پسندی میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا دل بھی اس کی طرف کھنچنے لگتا ہے' انجام کار اسے شرافت پسند اور قابل

احترام لوگوں سے وحشت ہونے لگتی ہے' اہل علم سے وہ بغض و نفرت رکھنے لگتا ہے' اور فاسق وفاجر اس کے محبوب ہو جاتے ہیں' غلط کاریوں سے وہ دل لگانے لگتا ہے' بدتر اور کمتر لوگوں کی صحبت میں اسے خوشی ملتی ہے اور اس کی طبیعت پر بیہودگی اور لغویات غالب آجاتی ہیں...))[1] ۔

(1) نضرۃ النعیم:۹/ ۳۷۵۲

تجربہ:(۳۶)

اذان سنتے ہی ان تمام چیزوں کو میں اپنی اولاد کی نظر اور دسترس سے دور کر دیتی ہوں جو انہیں نماز سے غافل کر سکتی ہیں' جب آپ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دیں تو ان کے لئے مناسب ماحول بھی فراہم کریں' جس کا طریقہ درج ذیل ہے:

کھانا: نماز کے وقت انہیں کھانا نہ دیں بلکہ نماز کے بعد دیں یا نماز سے قبل۔

سونا: آپ کا بچہ نماز کے بعد سوئے نا کہ نماز سے پہلے۔

سبق یاد کرنا: اگر اپنے بچہ کو سبق یاد کرنے کہیں تو اسے نماز کے لئے بھی اتنی مہلت ضرور دیں کہ وہ وقت پر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز مکمل کر سکے۔ اگر نماز کی وجہ سے سبق یاد کرنے میں تاخیر ہو تو اسے یہ طعنہ نہ دیں کہ وہ پڑھائی سے جی چراتا ہے یا وہ لاپرواہ ہے تاکہ اسے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی عادت رہے۔ آپ اسے بتائیں کہ آپ اسے نماز اور عبادت سے نہیں روکتے بلکہ اس کے لئے کفایتی وقت دیتے ہیں۔

گھر سے نکلنا: پیاری ماں... جب آپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ کہیں جانا چاہیں تو انہیں اتنا وقت ضرور دیں کہ وہ خشوع و انابت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں...کچھ مائیں اپنی بیٹیوں سے کہتی ہیں کہ (جلدی نماز پڑھو... تاخیر کرو اور اچھے کپڑے پہن لو) تاخیر کے ڈر سے بیٹی جھٹ پٹ نماز پڑھ لیتی ہے۔

پیاری ماں! آپ کو جنت کی سبقت کرنے کی فکر ہونی چاہئے نا کہ گھر سے نکلنے کے لئے بے تاب رہنا چاہئے' آپ کی توجہ اطاعت الٰہی میں جلدی کرنے پر ہونی چاہئے نا کہ اس سے چھٹکارا پانے کے لئے آپ کو فکر مند رہنا چاہئے۔ اس لئے کہ آپ نہیں جانتی کہ گھر سے نکلنے کے بعد آپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ واپس آ بھی پائیں گی یا نہیں.... اس لئے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے حسن خاتمہ کی حریص رہیں!

تجربہ:(۳۷)

اس کا ہتھیار بہت مضبوط تھا...یہ دعاء کا ہتھیار تھا.... آیئے ہم اس کے تجربہ کو سنیں...وہ کہتی ہیں کہ: تمام تعریفات دونوں جہان کے پالنہار کے لئے ہے جس نے میری دعاء قبول فرمائی اور میری اولاد کو نماز کی ہدایت دی۔ میں نے ان کی کم سنی میں ان پر بہت محنت کی' انہیں نماز کے بارے میں بتاتی اور اس پر ابھارا کرتی تھی....ساتھ ہی ان کے لئے ہمیشہ ہدایت اور راستی کی دعاء کیا کرتی اور اس بات کی حرص مند وخواہاں رہتی کہ وہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں حاضر ہوا کریں...میں انہیں نماز فجر کے لئے جاگنے کا بھی عادی بناتی ...الحمد للہ میں اس میں کامیاب بھی ہوئی اور میری کاوشیں رائگاں نہیں گئیں ...اب صورت حال یہ ہے کہ وہ مجھے دعائیں سکھاتے' قرآن کی سورتیں یاد کراتے اور مجھے احادیث نبویہ پڑھ کر سناتے ہیں....میں اپنی اسلامی بہنوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتی ہوں کہ رات کے آخری پہر میں دعاؤں کا اہتمام کیا کریں کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اس وقت اپنی مشیئت سے ہر بندے کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾﴾ [سورة الفرقان:74].

ترجمہ: اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

((والدین کی بلند ہمتی انہیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صالحیت اور نیک طبیعت کے لئے دعائیں کریں' کیوں کہ یہ خود ان کی اپنی ذات کے حق میں بھی دعا ہے' اس لئے کہ اولاد کی صالحیت اور نیک طبیعتی کا فائدہ ان کے والدین کو بھی ملتا ہے۔ اس لئے اللہ نے اس دعا کو ان کے لئے ھبہ قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں کہ "ہمیں ھبہ عطا فرما" بلکہ ان کی دعاؤں سے عام مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں کیوں

کہ اولاد جب نیک صالح ہوتی ہے تو بہت سے ایسے لوگوں کی صالحیت کا بھی سبب بنتی ہے جن سے اس کے تعلقات ہوں اور جن سے وہ اخذ واستفادہ کرے۔))[1]

(1) تفسیر سعدی:٥٣٦

موبائل کے ذریعہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں

جب آپ کا بچہ پڑھائی کی وجہ سے یا کسی کے یہاں مہمانی کے سبب یا دوسری سرگرمیوں کی بنا پر گھر پر نہ ہو تو نماز کے وقت موبائل سے رابطہ کرکے اس کی خبر لیں...اگر موبائل نا ہو تو ان لوگوں سے رابطہ کریں جن کے یہاں وہ مہمان ہے تاکہ وہ انہیں نماز کے لئے کہیں۔ میں آپ کو یہ بھی مشورہ دیتی ہوں کہ آپ اسے نماز کی یاددہانی کرانے کے لئے کوئی پیارا سا پیغام ارسال کریں اور اسے اپنے موبائل میں محفوظ رکھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر اس کا استعمال کرسکیں۔

اپنے بچوں کو اس قسم کے پیغامات ارسال کرسکتے ہیں:

- موت سے پہلے نماز قائم رکھو
- مجھے خوشی ہوگی کہ تم نے ظہر کی نماز ادا کرلی ہو
- میرے عزیز نماز کا وقت ہوچکا ہے
- نماز کی پابندی کے ذریعہ اپنے دل اور چہرہ کے نور کو محفوظ رکھو
- میرے بیٹے! مغرب کی نماز پڑھ لو' ہوسکتا ہے اللہ ہمیں جنت میں یکجا کردے۔
- میرے گھر کے مرد آہن! نماز پڑھنا نہ بھولنا
- میرے گھر کے ستارہ! نماز کو فراموش نہ کرنا
- نماز میں سستی و کاہلی نہ کرو کہ اللہ تمہارے دل پر مہر لگادے۔
- میری پیاری بیٹی! نماز ادا کرو تاکہ تمہارا خاتمہ بہتر انداز میں ہو۔
- نماز چھوڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان اللہ کی توفیق سے تہی دست ہے اور برے انجام سے دوچار ہے.... آپ ایسا نہ بنیں!

- بے نمازی انسان اللہ سے دور ہوتا ہے اور لوگ بھی اس سے بغض ونفرت رکھتے ہیں۔ اللہ ہمیں ترک صلاۃ سے محفوظ رکھے
- میری پیاری بیٹی! میری تم سے محبت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تم نماز کی پابند ہو۔
- میرے بیٹے میں یہ نہیں چاہتی کہ نماز میں تمہاری سستی کی وجہ سے ہماری محبت کم ہو جائے۔
- ایک پاؤں اٹھاؤ اور دوسرا رکھو' ابھی مسجد جا کر نماز پڑھو اور بشارت وخوش خبری قبول کرو۔
- یہ کون ہیں جو تم پر سبقت کر چکے ہیں.... یہ مسجد میں نماز کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں' ان سے جا ملو!

یہ پیغامات نماز کے اوقات میں بھیجے جانے چاہئے' رشتہ داروں (بھائی بہنوں' پھوپھے پھوپھیوں اور ماموممانیوں وغیرہ) کو بھی اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے تاکہ بھلائی کے کام میں ان کی حصہ داری بھی درج ہو سکے۔

چھوٹے چھوٹے تجربات

(۱)

میرے سارے بچے تیرہ سال سے کم عمر کے ہیں‘ میں نے انہیں نماز کا پابند بنایا ہے اور ان کے اندر یہ احساس پیدا کیا ہے کہ اللہ کے سامنے اپنی ذمہ داریوں کے وہ خود مسئول ہوں گے..... میں انہیں کہا کرتی تھی کہ (میں نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے.... محاسبہ اور پوچھ گچھ تم سے ہونے والا ہے ... مجھے تمہارے سلسلے میں جہنم کا خوف لگا رہتا ہے)

(۲)

جب ہم سیر و تفریح یا ڈِنر کے لئے گھر سے نکلتے تو میری کوشش ہوتی کہ جلد گھر لوٹ جائیں تاکہ بچے جلدی سو جائیں اور فجر کی نماز وقت پر پڑھنے میں اس سے مدد ملے۔ پاؤں پیادہ چل کر مسجد جانے سے جو نیکیاں حاصل ہوتی ہیں‘ میں اپنے بچوں کو ان کی یاددہانی کراتی‘ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اندھیرے میں چل کر مسجد جانے والوں کو قیامت کے روز ملنے والے نور تمام کی بشارت دے دیں"۔ مسلم

(۳)

میں نماز کے معاملہ میں نہایت سنجیدہ اور پر عزم واقع ہوا ہوں‘ اس بارے میں کوئی کمی کوتاہی گوارا نہیں کر سکتا‘ میں اپنی بیوی کو بھی ابھارتا ہوں کہ وہ بچوں کو نماز کی تربیت دینے کے لئے میرے شانہ بشانہ کھڑی رہے‘ میں نے سب سے نمایاں طریقہ یہ اختیار کیا کہ جب میرا بیٹا نماز پڑھتا تو میں اس سے مسکرا کے ملتا‘ اسے یہ احساس دلاتا کہ میں اس سے خوش ہوں.... اپنے پڑوسیوں کو کہا کرتا کہ

وہ میرے بیٹے کو سراہیں‘ اس سے سلام کرکے اس کی تعریف کیا کریں‘ اس کا شکریہ ادا کریں اور نماز کی پابندی کے لئے اسے دعائیں دیں۔

(۴)

میرا جو بیٹا نماز پڑھتا میرے نزدیک اس کی قربت و منزلت بڑھ جاتی، میں اسے اپنے ساتھ لے کر باہر جاتا ....کچھ معاملات میں اس سے مشورہ لیتا، اس کے جائز اور معقول مطالبات کو پوار کرتا....اور گھر کے اندر اسے ایک نمایاں مقام دیتا.....اس طرح کی خوبیوں سے میرے بچوں کو نماز کی پابندی کا حوصلہ ملتا ہے۔

(۵)

جیسے مؤذن "اللہ اکبر" کہتا میں اپنے بچوں سے کہتی کہ جو کچھ بھی ان کے ہاتھ میں ہے وہ انہیں چھوڑدیں اور نماز کی تیاری میں لگ جائیں....میں انہیں بتاتی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کا حکم تمام چیزوں سے عظیم تر ہے...اگر میرے بچے نماز پڑھنے میں جلد بازی سے کام لیتے تو میں انہیں کہتی ہیں کہ:(نماز میں خشوع و خضوع کو ملحوظ رکھنا چاہئے)...اگر میری کوئی بیٹی نماز چھوڑتی تو میں اسے کہتی کہ:(اگر تم نماز نہیں پڑھتی ہو تو قرآن یاد کر کے کوئی فائدہ نہیں)اس کی وجہ یہ ہے کہ الحمدللہ میری بیٹیوں کو قرآن کے کچھ حصے یاد ہیں۔

(٦)

میں اپنے بچوں کو قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر سنایا کرتی جن میں ایسے لوگوں کو سخت عذاب الٰہی کی وعید سنائی گئی ہے جو اطاعت الٰہی میں کوتاہی کرتے ہیں....اور انہیں بتاتی کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی نشانی ہے....اور منافقین جہنم کی نچلی تہ میں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾﴾ [سورة النساء:142].

ترجمہ: بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلا دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو یوں ہی سی برائے نام کرتے ہیں۔

((منافقوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ جب نماز جیسی عظیم ترین عملی عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کی حالت میں بوجھل قدموں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور اکتاہٹ کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز میں سستی وہی کرتا ہے جو دل کی رغبت سے نماز نہیں پڑھتا.... اگر ان کے دل اللہ کی رغبت و اشتیاق، اس کی نعمتوں کی چاہت اور ایمان کی دولت سے خالی نہ ہوتے تو ان کے اندر سستی و کاہلی بھی نہ پائی جاتی))[1]۔

---

[1] تفسیر سعدی: ۱۷۴

(۷)

جب میرے بچے اپنے والد کو گھر کے اندر سنتیں ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس کی بڑی اہمیت ہے.... اسی طرح وہ مجھے بھی دیکھتے ہیں کہ خواہ جس قدر بھی مشغول رہوں اذان سنتے ہی سب کچھ چھوڑ کر نماز کی تیاری میں لگ جاتی ہوں تاکہ انہیں محسوس ہو سکے کہ نماز زندگی میں سب سے اہم چیز ہے۔

میں اس سے بالکلیہ احتراز کرتی ہوں کہ اپنے بچوں کا موازنہ دوسروں کے بچوں سے کروں تاکہ ان کے اندر احساس کمتری نہ پیدا ہو اور ہمیں منفی نتائج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(۸)

اولاد کے تئیں اپنے آزمودہ تجربات کے بارے میں کسی کا کہنا ہے کہ:

اپنے بچوں کو نماز کا پابند کرنے کے لئے میں نے جن اہم ترین اسباب ووسائل کا سہارا لیا وہ درج ذیل ہیں:

۱- میں ان کے اندر مقابلہ اور مسابقہ کی روح پھونکتا اور کہتا کہ: تم میں سے کس کو جنت کا زیادہ شوق اور تڑپ ہے؟

۲- میں انہیں اللہ سے ڈراتا اور بتاتا کہ اللہ انہیں ہر حال میں دیکھ رہا ہے

۳- ان سے وضوء کی فضیلت بیان کرتا اور بتاتا کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۴- میں خود کو ان کے سامنے ایک نیک صالح آئیڈیل اور نمونہ کے طور پر پیش کرنے کا حرص مند اور خواہاں رہتا

۵-انہیں نماز کے لئے جگاتا اور بہ طور خاص فجر کی نماز کا اہتمام کرتا اور لڑکوں کو اپنے ساتھ ہی مسجد لے جاتا۔

٦-میری بیٹیوں کو ان کی ماں گھر کے اندر نماز کی عادی بنانے کی کوشش کرتی اور اس کی حریص رہتی۔

اللہ فرماتا ہے: ﴿قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ١٥﴾ [سورة الأحقاف:15].

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

جب انہوں نے اپنے لئے صالحیت اور نیک طبیعتی کی دعا کی تو اپنی اولاد کے لئے بھی دعا کیا کہ اللہ ان کی حالتیں درست فرمائے۔ اللہ نے ذکر فرمایا کہ اولاد کی صالحیت و نیک مزاجی کا فائدہ ان کے والدین کو بھی پہنچتا ہے، کیوں کہ فرمایا: (میرے لئے-میری اولاد کو-صالح بنا)[1]۔

---

(1) سابق مصدر: ٤٢٦

(۹)

جب میں اپنے بچوں کو نماز کے لئے جگاتی ہوں تو ہر ایک کو ہاتھ پکڑ کر بستر سے اٹھاتی ہوں اور وضوء خانہ تک لے جاتی ہوں' باہر دروازے کے پاس کھڑی انتظار کرتی ہوں... پھر اس کے بعد جب وہ وضوء کر کے تازہ دم ہو جاتے ہیں تو انہیں نماز کا حکم دیتی ہوں۔

(۱۰)

میری دو بیٹیاں ہیں' ایک کی عمر چار سال ہے اور دوسری کی سات سال' جب میں نماز کا ارادہ کرتی ہوں تو ان کے سامنے اپنا مصلی بچھا دیتی ہوں پھر انہیں آواز دیتی ہوں اور نماز کے لئے آمادہ کرتی ہوں' کہتی ہوں کہ: تم میں سے کون میری طرح نماز پڑھنا جانتی ہے...؟ عین اسی وقت ان کے لئے بھی دو مصلے بچھاتی ہوں' انہیں دوپٹے دیتی ہوں جو میں نے خاص ان دونوں کے لئے الگ الگ رنگ کے خریدے ہیں.... ایسا کرنے سے وہ نماز کی طرف خوشی خوشی سبقت کرتی اور کبھی کبھار کچھ کہے بنا ہی وضوء کر کے نماز پڑھنے لگ جاتی ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رات کے آخری پہر میری ایک بیٹی مصلی پر میرے قریب بیٹھ کر نماز پڑھنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی زبان سے استغفار کے کلمات جاری ہونے لگے اور وہ اس دعا کا ورد کرنے لگی کہ: اے میرے پروردگار! مجھے جنت عطا فرما.... اے میری پالنہار! مجھے جنت سے سرفراز کر!

یہ صرف فضل الہی کا نتیجہ ہے اور اس کے بعد اس کا ثمرہ کہ وہ مجھے بارہا نماز پڑھتے دیکھا کرتی تھی۔

(۱۱)

میں اٹھارہ سال کی عمر تک نماز نہیں پڑھا کرتی تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے گھر والے اس سلسلے میں کوتاہی اور بے توجہی کے شکار تھے.. یہی وہ سب سے بڑی پریشانی ہے جس کا مجھے سامنا کرنا پڑا... اس لئے میں اپنی اولاد کو ہر وقت تاکید کے ساتھ نماز کا حکم دیا کرتی ہوں اور ان پر سختی کرتی ہوں تا کہ ایک ہی مصیبت سے دوبار مجھے دوچار نہ ہونا پڑے۔

میری خواہش رہا کرتی کہ میں نماز کی پابندی کروں اور میرے بچے بھی میرے ہمراہ وقت پر نماز کا اہتمام کریں۔

الحمدللہ اب میرے بچے مسجد جا کر نماز ادا کرنے لگے ہیں۔

(۱۲)

میں پانچ بچوں کی ماں ہوں' الحمدللہ میرے سارے بیٹے مساجد کے امام ہیں.. میرے تجربہ کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے بچے چھوٹے تھے تو ترغیب وترہیب' سزا و سرزنش اور انعام ونوازش جیسے مشہور طریقوں سے میں انہیں نماز کے لئے آمادہ کرتی تھی.. میرے شوہر' اللہ انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے' نے بھی میرا بھرپور تعاون کیا.. اگر میں کسی بچہ پر سختی کرتی تو وہ بھی میرا ساتھ دیتے اور اگر کسی کے ساتھ نرمی برتتی تو وہ بھی اس پر مہربان ہوتے' اللہ انہیں میری طرف سے اور میری اولاد کی طرف سے بہتر بدلوں سے نوازے.... میرے بچے اس بات کو سمجھتے تھے کہ ہم دونوں کا موقف ایک ہی ہوتا ہے جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوتا...

ایک دوسری ترکیب یہ بھی اپنائی کہ جو نماز میں کوتاہی کرتا اس سے بات نہ کرتی اور اسے غیرت وندامت کا احساس دلانے کے لئے دوسرے سے گفتگو روا رکھتی... میں اسے گود لینے سے بھی گریزاں رہتی.... دس سال کے بعد ضرورت پڑنے پر مارتی بھی تھی....

(۱۳)

شیر خوارگی سے ہی میں اپنے بچہ کے سامنے شہادتین کے کلمات دہراتی رہتی اور اس سے پوچھا کرتی کہ اللہ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا...؟ پھر یہ فرمان باری تعالی اس کے گوش گزار کرتی کہ:﴿وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾﴾ [سورة الذاريات:56].

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

میں اکثر و بیشتر اسے جنت کے بارے میں بتایا کرتی...ہر وہ چیز جو اسے محبوب اور پسندیدہ ہو' میں اسے بتاتی کہ وہ جنت میں موجود ہے' جب بھی وہ آگ دیکھتا یا کوئی گرم چیز چھوتا تو میں اسے عذاب الہی اور جہنم کی یاد دلاتی...میں اسے یہ بھی کہتی کہ: (اگر تم نماز چھوڑو گے تو کافروں کے ساتھ تمہارا حشر ہو گا) ..ادھر میں اپنی بات پوری کرتا اور ادھر وہ وضوء کرکے تیار ہو جاتا اور کہتا: نماز کا وقت کب ہو گا۔

(۱۴)

میرا بیٹا گیارہ سال کا ہے اور اب بھی مسجد جانے سے انکار کرتا ہے....حالانکہ میں سات سال کی عمر سے ہی اسے نماز پر ابھارتی آئی ہوں۔

میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارا نہیں تھا کہ اسے اصرار کرتی، دھمکی دیتی، ڈراتی اور اس کی پسندیدہ چیزوں سے محروم کردینے کی چیتاونی دیتی....انجام کار وہ نماز کے لئے مسجد جانے لگا ہے لیکن اسے یاددہانی اور تذکیر کرنی پڑتی ہے۔

(۱۵)

میرا چھوٹا بیٹا ہمیشہ مجھ سے پوچھتا رہتا ہے کہ: آپ نماز کیوں پڑھتی ہیں..؟

جب میں نماز کے لئے کھڑی ہوتی تو اسے بھی ساتھ کھڑا رکھتی اور وہ مجھے دیکھ کر رکوع اور سجدہ کیا کرتا...جب بھی وہ مجھ سے نماز کے بارے میں پوچھتا میں اسے اپنی زندگی کے دلائل اور شواہد کی روشنی میں حقیقت پسندانہ جواب دیتی...میں اسے بتاتی کہ اللہ ہی ہمارا خالق اور رزق رساں ہے، وہی زندگی اور موت کا مالک ہے...وہی تمام تر عبادتوں کا حقیقی حقدار ہے. اسی لئے ہم اس کی رضا کی خاطر نماز ادا کرتے ہیں، ہمارے معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں، وہی ہمیں سعادت وکامرانی سے نوازتا ہے، ہمیں روزی عطا کرتا ہے، اور ہماری بگڑی سنوارتا ہے۔ میں حالت حاضرہ کے دلائل وشواہد کی روشنی میں اسے بتاتی کہ اللہ عظمت شان والا ہے، ہم اس کی عبادت وبندگی کے محتاج ہیں...وہ ہم سے بے نیاز ہے، ان سب تفصیلات سے آشنائی کا نتیجہ ہے کہ میرا بیٹا نماز کی پابندی کرنے لگا ہے۔

(۱۶)

ایک مدت تک میرا بیٹا نماز کی پابندی کرتا رہا، اس کے بعد قدرے سستی اور کاہلی کا شکار ہوگیا، میں نے اس کے لئے ایک مناسب سزا تجویز کی...اس کے سامنے یہ شرط رکھی کہ اگر ظہر... مغرب اور عشاء کی نماز اسے فوت ہوگی تو اس کے خرچ میں سے ایک متعین رقم لے لوں گی....اور اگر فجر یا عصر کی نماز فوت ہوئی تو اس کا دوگنا رقم لوں گی...اس لئے کہ ان دو نمازوں میں عام طور سے لوگ کوتاہی کرتے

ہیں.....الحمدللہ مرورزمانہ کے ساتھ میرا بیٹا نماز کا پابند ہوگیا اور اب گھر میں (کسی مجبوری یا تاخیر کی وجہ سے) نماز ادا کرنا اسے نہایت ناگوار گزرتا ہے....!

(۱۷)

نماز کی تربیت کے لئے میں نے یہ طریقے اختیار کئے:

۱-جو فجر کی نماز نہیں پڑھتا اس سے میں پوا دن بات نہیں کرتی۔

۲-جب میرے بیٹے نماز کے لئے نہیں جاگتے اور میری بات نہیں سنتے تو میں ان کے کمرے کی اے سی بند کرتی جس سے انہیں گرمی محسوس ہونے لگتی اور وہ نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔

(۱۸)

میری بیٹی سن بلوغت کو پہنچنے والی ہے' میں اس سے بلند آواز میں بات نہیں کرتی..نہ ہی اسے مارتی ہوں اور نہ اس کے سامنے فحش الفاظ استعمال کرتی ہوں...بلکہ اسے بوسہ لیتی...اس سے پیاری اور اچھی باتیں کرتی اور اسے دعائیں دیتی ہوں۔

(۱۹)

میں بیشتر اپنے بیٹوں کو اپنے ساتھ مسجد لے جایا کرتا ہوں تاکہ انہیں نماز کی عادت ہوسکے' انجام کار جب بھی کسی کام سے میں گھر سے نکلنے لگاتا ہوں تو میرا سات سالہ بیٹا مجھ سے پوچھنے لگتا ہے کہ: کیا آپ مسجد جارہے ہیں؟

وہ بھی میرے ساتھ مسجد جانا چاہتا ہے۔

بچوں کے مسجد میں آنے کا کیا حکم ہے؟

بچوں کو اپنے سرپرستوں کے ساتھ مسجد آنے سے نہیں روکا جائے گا' اگر وہ سن تمیز یعنی سات سال یا اس سے زائد کو پہنچ چکے ہوں تو انہیں تنہا بھی مسجد آنے کی اجازت ہے' تاکہ مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: (۶/۲۷۵)

کیا آپ تارک صلاۃ کا حکم جانتے ہیں؟

- وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے' اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی' اگر اس نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا قتل واجب ہو گا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے اپنا دین تبدیل کیا اسے قتل کر دو)[1] ۔
- کسی مسلمان خاتون سے اس کی شادی درست نہیں ہو گی' اگر وہ شادی کے وقت نماز پڑھتا ہو لیکن شادی کے بعد ترک کر دیا ہو تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔
- اس کی ولایت وسرپرستی کالعدم ہو جائے گی' نہ وہ اپنی کسی بیٹی کا ولی رہے گا اور نہ اسے یہ اختیار ہو گا کہ اپنی بیٹیوں کی شادی کرائے۔
- اس کا ذبیحہ حلال نہ ہو گا' کیوں؟...

اس لئے کہ (نماز چھوڑنے کے سبب اس کا ذبیحہ) حرام ہو گیا' کوئی یہودی یا نصرانی کوئی جانور ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ کھانا ہمارے لئے حلال ہے' لیکن تارک صلاۃ کے ذبیحہ کو یہودی ونصرانی کے ذبیحہ سے بھی زیادہ خبیث قرار دیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ

- مکہ اور حدود حرم میں داخل ہونا اس کے لئے جائز نہیں۔
- نہ تو وہ کسی رشتہ دار کا وارث ہو گا اور نہ کوئی رشتہ دار اس کا وارث ہو گا' اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (نہ تو مسلمان کافر کا وارث ہو گا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہو گا)۔

---

(1) اسے امام بخاری نے کتاب الجہاد میں باب لا یعذب بعذاب اللہ کے تحت روایت کیا ہے (۲۸۵۴)(۳-۱۰۹۸)

○ اولاد کی سرپرستی اس پر سے ختم ہو جاتی ہے' وہ انہیں گود نہیں لے سکتا ہے' اس لئے کہ نماز چھوڑ دینے کی وجہ سے اس کی بیوی سے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور جو بچوں کو گود لیتی ہے وہ اس کی ماں ہے' اور اس لئے بھی کہ کافر کسی مسلمان کو اپنی تربیت اور سرپرستی میں نہیں لے سکتا۔

○ وہ ایسے کفر کا مرتکب ہے جو اسے دین متین سے خارج کر دیتا ہے' نہ تو اس کا روزہ اسے فائدہ دیتا ہے' نہ صدقہ و خیرات اس کے لئے سود مند ہوتے ہیں' نہ اس کے حج کا کوئی معنیٰ رہ جاتا ہے اور نہ کوئی نیکی اسے کام آتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُواْ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾﴾ [سورة الفرقان:23].

ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔

○ اگر اس کی موت ہو جائے تو غسل نہیں دیا جائے گا...نہ کفن پہنایا جائے گا...نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی....اور نہ اسے مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

ہمیں اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟

اسے ریگستان میں گڈھا کھود کر کپڑے سمیت دفنا دیا جائے گا کیوں کہ اس کی کوئی حرمت نہیں رہتی۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کسی کے یہاں کوئی میت ہو جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ وہ بے نمازی ہے تو اس کے لئے جائز و روا نہیں کہ مسلمانوں سے اس کی نماز جنازہ پڑھوائے۔

- اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا کیوں صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ: "آپ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا' پتھر لڑھک کر دوسری جگہ چلا جاتا' کھڑا شخص اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئیں تھیں" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں فرشتوں سے دریافت کیا تو فرشتوں نے بتایا کہ وہ شخص قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا۔ (بخاری)
- وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف جیسے کفر کے سرغنوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جنت میں داخل نہیں ہو پائے گا۔

اس کے اہل خانہ میں سے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرے' اس لئے کہ کافر اس چیز کا مستحق نہیں ہوتا' اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ ١١٣﴾ [سورة التوبة:113].

ترجمہ: پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔

○ تارک صلاۃ مجرموں کے ساتھ جہنم میں ہو گا... اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾﴾ [سورة المدثر: 38-43].

ترجمہ: ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے مگر دائیں ہاتھ والے کہ وہ بہشتوں میں بیٹھے ہوئے گناہ گاروں سے سوال کرتے ہوں گے تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا' وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔

○ اہل وعیال اور مال ودولت کے چھن جانے سے بھی بڑا خسارے اور گھاٹے میں مبتلا ہوتا ہے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (جسے عصر کی نماز فوت ہوتی ہے گویا اس کے اہل وعیال اور مال ودولت دم بریدہ ہو جاتے ہیں)[1]۔ ایک وقت کی نماز چھوڑنے والے کی وعید اس قدر شدید ہے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جسے ہر وقت کی نماز فوت ہوتی ہو اس کا کیا حشر ہو گا؟

○ اسے قیامت کے دن ہلاکت اور برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا' اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾﴾ [سورة مريم: 59].

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے' سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آیت میں وارد "غیّا" سے مراد کیا ہے؟

---

[1] اسے امام مسلم نے کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ کے اندر باب فی التغلیظ من تفویت صلاۃ العصر کے تحت روایت کیا ہے (۶۲۶) (۱/۴۳۵)

یقیناوہ جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جو بہت گہری ہوگی' اس میں ریم اور خون کا خبیث اور بدبودار کھانادیاجائے گا۔

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: نماز ضائع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے نماز کو بالکلیہ ترک کر دیا' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے نماز کو اصل وقت سے مؤخر کر دیا...

سعید ابن المسیب کہتے ہیں کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ظہر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھے' عصر کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھے' مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھے عشاء کی نماز فجر کے وقت میں پڑھے' اور فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے' جو شخص اپنی اس عادت پر مصر رہے اور اسی حالت میں اس کی موت ہو جائے اور وہ توبہ بھی نہ کرسکے تو اللہ نے اسے "غیّ" نامی جہنم کی وادی کی وعید سنائی ہے۔)

- تارک صلاۃ کا گناہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا ہے کہ وہ کسی کی جان لے یا کسی کا مال ہڑپ کرلے یازنا کرے اور شراب پیئے' وہ اللہ کی سزا' ناراضگی اور دنیاوآخرت کی رسوائی سے دوچار ہوگا۔[1]

((جو اس دنیا میں اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہے وہ قیامت کے دن بھی سجدہ کرسکے گا اور جو یہاں سجدہ ریز نہیں ہوتا وہ قیامت کے روز بھی سجدہ نہیں کرپائے گا' اللہ تعالی فرماتا ہے:(يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلا يستطيعون) القلم:42

[1] شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب کتاب:(حکم تارک الصلاۃ وفتن المجلات) اور ڈاکٹر صالح الفوزان رحمہ اللہ کی کتاب:(الصلاۃ أهميتها وفضلها)

ترجمہ: اور جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدہ کے لئے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کی اس عاجزی کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ:(وقد كانوا يدعون إلى السجود و هم سالمون) ترجمہ: انہیں سجدہ کے لئے بلایا جاتا تھا جب وہ صحیح سالم تھے۔ جب انہوں نے صحت وعافیت اور سلامتی کے باوجود دنیا میں نماز کو ترک کر دیا تو اس کی سزا آخرت میں یہ ملے گی کہ اسے سجدہ کرنے کی قدرت سے ہی محروم کر دیا جائے گا' جو بھی دکھاوا' شہرت' ناموری اور غلط بیانی کے لئے اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہے قیامت کے دن اس کی پیٹھ کو تختہ کی طرح کر دیا جائے گا' جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو سر کے بل گر پڑے گا[1]۔

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: قیامت کے دن جب اللہ اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے آئے گا' اپنی پنڈلی مبارک کھولے گا جس کے مشابہ کوئی چیز نہیں' بندے اللہ کی ناقابل بیان عظمت وجلالت کا عینی مشاہدہ کریں گے' اس وقت انہیں اللہ کا سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی' وہ مومن بندے جو دنیا میں اپنی رضامندی اور اختیار سے سجدہ کیا کرتے تھے وہ رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور منافقین اور فجار سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن نہیں کر سکیں گے))[2]۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر

[2] تفسیر ابن سعدی رحمہ اللہ: ۸۱۶

خاتمہ

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾ ﴾ [سورة آل عمران:200].

ترجمہ: اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں تمہیں جو پریشانیاں اور مصیبتیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرو..... پوری قوت وہمت اور بلند حوصلگی کے ساتھ صبر کا دامن تھامے رہو اور اللہ سے اجر کی امید رکھو اور اکتاہٹ اور ملال کو اپنے پاس پھٹکنے بھی نہ دو... اسلامی احکام پر کاربند رہو اور اس راہ میں جو مشقتیں آئیں انہیں برداشت کرو.... اپنے نفس کو اطاعت الہی کا تابع اور محرمات سے گریزاں رکھنے کے لئے تمہیں جو جاں فشانی کرنی پڑتی ہے اس پر صبر سے کام لو۔ صبر ہر بندہ مسلم کے لئے ضروری ہے' اس کے بغیر نہ تو ثابت قدمی ممکن ہے اور نہ حکم الہی کی بجاآوری)[1]۔

یہ تجربات آپ کو اپنے عمل پر ہیشگی برتنے اور صبر کرنے کی تحریک دیتے ہیں..... اس لئے کہ اگر آپ کا بچہ نماز میں سستی وکاہلی کرنے کا عادی ہو جائے تو یہ اس کے لئے ایک بڑا خطرہ ہوگا!

بری عادت پر اگر شروع میں ہی آپ نے نکیل نہیں لگایا تو یہ آپ کے بچہ پر حاوی ہو جائے گی... کیوں کہ یہ بوڑھی عورت کی طرح ہے جو چلتی تو ہے لاٹھی کے سہارے لیکن بالآخر منزل پر پہنچ جاتی ہے!

اگر آپ نے اس عادت سیئہ پر قدغن نہیں لگایا تو آپ کے بیٹے بیٹیاں بے نمازی رہ جائیں گے۔ اللہ کی پناہ

---

(1) صفوة الآثار والمفاهيم من تفسير القرآن العظيم: ۴/ ۵۱۴

جان رکھئے کہ انجام کار اسی کا بھلا ہوتا ہے جس کے اندر برداشت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنے بچوں کی تربیت کا بوجھ برداشت نہیں کریں گے تو بھلا کون کرے گا؟

سیڑھی چڑھنے کے لئے زینہ بہ زینہ گزرنا پڑتا ہے....تب انسان بلندی تک پہنچ پاتا ہے...چڑھنے کا ہنر سیکھیئے اور چھلانگ لگانے سے اجتناب کیجئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی گریں اور آپ کے ساتھ آپ کے بچے بھی۔

کسی حکیم نے اپنے دوست سے کہا: (یقیناتم ایک بڑا سا اونٹ کھاسکتے ہو' بشرطیکہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور ہر روز ایک ٹکڑا کھاؤ)۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے بچے کی زندگی کے ہر ایک مرحلہ کے لئے مرحلہ وار منصوبہ بنایئے اور اس مرحلہ میں آپ جو مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں متعین کر لیجئے۔

آپ کوشش کیجئے کہ آپ کی بلند ہمتی جواب نہ دے کیوں کہ زندگی میں کوئی بھی بڑا کام بغیر جذبہ کے نہیں کیا جاسکتا ہے...اور آپ کی کوشش ہونی چاہئے کہ آپ کے بچے نماز کے پابند رہیں جو کہ آپ کی اور ان کی زندگی کی ایک عظیم ترین چیز ہے۔

آپ کو صرف وقت اور صبر کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ دونوں ہی بہت سرگرم اور کارگر ہتھیار ہیں۔

نیز آپ کے ہر بچہ کے اندر جو انفرادی فرق پایا جاتا ہے اس کی رعایت کریں' اس سے وہ آپ کی بات ماننے میں تاخیر نہیں کریں گے۔

راہ حیات میں کہیں نشیب وفراز ہے... کہیں کشادگی ہے تو کہیں تنگی ہے.... کہیں ہمواری ہے تو کہیں کجی۔

اسی طرح ان لوگوں میں بھی تنوع پایا جاتا ہے جن سے آپ کا تعامل ہوتا ہے اور جن کے بیچ آپ رہتے ہیں' اور ان میں سب سے اہم آپ کی اولاد ہیں۔

ان کی نفسیات اور مزاج کے تنوع کو جاننے کی کوشش کریں اور ان کے دل میں اترنے کا سہل ترین راستہ ڈھونڈیں' ساتھ ہی کسی شرعی حکم کی پامالی بھی نہ کریں.... ہو سکتا ہے کہ آپ کو اللہ کی مدد حاصل ہو اور آپ کے بچے کے دل خیر و بھلائی کے لئے منشرح اور آمادہ ہو جائیں۔

اللہ تعالی آپ کی اولاد کو آپ کے لئے باعث برکت اور انہیں آپ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جس نے توفیق اور ہدایت سے نوازا....

اس کتاب میں جو درست بات آئی ہے وہ صرف اللہ کی طرف سے ہے' وہی اپنے بندوں پر فضل واحسان کی بارش برساتا ہے' اس کتاب میں اگر کوئی غلطی درآئی ہے تو وہ میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه وسلم[1].

---

[1] اس کتاب کے اندر جن تجربات کا ذکر آیا ہے ان کا خلاصہ میں نے قارئین کی سہولت کے لئے ایک کتابچہ میں رقم کر دیا ہے جسے (بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے ۹۲ طریقے) سے موسوم کیا ہے' اس کتاب کے تجربات میں جو اہم نکتے تھے انہیں بعض اضافوں کے ساتھ اس کتابچہ کے اندر جمع کر دیا گیا ہے' اس موضوع پر مزید معلومات کے لئے اس کتابچہ کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مصادر

- قرآن کریم
- الاحتساب علی الأطفال' ڈاکٹر فضل الہی' مؤسسۃ الجریسی' ریاض' ط۱' ۱۴۱۹ھ
- أبناؤنا والصلاۃ' عبد الملک القاسم' دار القاسم' ریاض (ط۔د)' (ت۔د)
- أفکار من ذھب' ڈاکٹر کفاح فیاض' شائع شدہ از: برین پاور سنٹر متحدہ عرب امارات' ط۱' ۲۰۰۱ء
- تفسیر القرآن العظیم' اسماعیل بن کثیر القرشی' دار القلم' بیروت' ط۲' (ت۔د)
- تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان' عبد الرحمن بن سعدی' بیروت' مؤسسۃ الرسالۃ' ط۲' ۱۴۱۷ھ
- حکم تارک الصلاۃ وفتن المجلات' محمد بن صالح العثیمین' مکتبۃ الضیاء' (م۔د)' (ط۔د)' (ت۔د)
- صفوۃ الآثار والمفاھیم من تفسیر القرآن العظیم' عبد الرحمن بن محمد الدوسری (م۔د)' (ط۔د)' ۱۴۰۴ھ
- الصلاۃ أھمیتھا وفضلھا' عبد اللہ بن سعد الفالح' المکتب التعاونی للدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات' ضرماء' ط۲' ۱۴۲۰ھ
- فتاوی مھمۃ عن صلاۃ الفجر' سالم بن محمد الجھنی' دار الصمیعی للنشر والتوزیع' ریاض' ط۱' ۱۴۱۲ھ

- فتاوی وأحکام خاصۃ بالطفل، یوسف بن محمد العتیق، دار الصمیعی للنشر والتوزیع، ریاض، ط ۱، ۱۴۱۹ھ
- فتح القدیر، محمد بن علی الشوکانی، دار الفکر، بیروت۔ (ط۔ د)، (ت۔ د)
- المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ترتیب: محمد فؤاد عبد الباقی، دار الحدیث، قاھرۃ، ط ۱، ۱۴۰۷ھ
- الملخص الفقہی، تلخیص: ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان، دار ابن الجوزی، دمام، ط ۸، ۱۴۱۹ھ
- من أحکام الصلاۃ، محمد العثیمین، دار المسلم للنشر والتوزیع، ریاض، ط ۱، ۱۴۱۳ھ
- منزلۃ الصلاۃ فی الإسلام، سعید بن علی القحطانی، جھاز الإرشاد والتوجیہ بالحرس الوطنی، ریاض، ط ۱، ۱۴۲۲ھ
- موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، اعداد: متخصصین کی کمیٹی، زیر اشراف: ڈاکٹر صالح بن عبد اللہ بن حمید، جدہ، دار الوسیلۃ، ط ۱، ۱۴۱۸ھ
- مجلۃ الأسرۃ
- مجلۃ المجتمع